زندگی زندہ دلی کا نام ہے + مردہ دل خاک جیا کرتے ہیں۔

المزاح فی الکلام کالملح فی الطعام

حصہ ہفتم

کارخانہ پیسہ اخبار کے خادم التعلیم سٹیم پریس لاہور طبع ہوا

۱

استاد: کرم چند کیا باعث ہے تم اس قدر شرارتیں
۔ اندر یہ تیسری بار ہے کہ میں تمہیں سزا دینے لگا ہوں
ایک روز کہہ رہے تھے کہ نیک لڑکے چھوٹی عمر ہی
وعدہ کر لیا ہے کہ میں چھوٹی عمر میں نہ مروں گا۔

۲

خالہ نے ایک طوطا پال رکھا تھا جو خالہ کے مرنے

۳

جوان خاکی وردی پہنے پٹیاں باندھے پریڈ کر رہے
دیکھ رہے تھے۔ آخر ان میں سے ایک نے دوسرے

ن پڑے ہوئے پاجاموں میں ٹانگیں کیونکر داخل

۴

آخر میری طبیعت بہت خراب ہوتی جا رہی ہے۔

ہوتی ہے۔"
حکیم: "بہت اچھا پھر وہ گولیاں کھانا بند کر دو جو میں نے تمہیں دی کیا تھا۔"
مریض: "لیکن میں نے تو ابھی انہیں کھانا شروع ہی نہیں کیا۔"
حکیم: "خیر تو پھر اب کھانا شروع کر دو۔"

۵

لازم ملزوم: واقعی یہ دنیا بڑی سخت ہے لوگوں کو ظاہر داری کا یہانتک خیال ہے کہ جب تک کسی شخص نے اچھا سوٹ نہ پہنا ہوا ہو اسے کام ہی نہیں مل سکتا۔
م۔ یہ تو ٹھیک ہے۔ لیکن یاد رکھو کہ انسان کے ہاتھ میں جب تک کوئی کام نہ ہو وہ سوٹ ہی خرید نہیں سکتا۔

۶

عجیب ترکیب ایک شکاری: "میں نے اس خرگوش کا ایک عجیب طریقہ پر شکار کیا تھا۔"
دوست: "کیونکر؟"
شکاری: "میرا آخری کارتوس ختم ہو چکا تھا۔ جب میں نے اسے دیکھا لیکن میں اسے حاصل ہی ضرور کرنا چاہتا تھا۔ آخر ایک تجویز میرے ذہن میں سمائی خرگوش بھاگ کر ایک درخت کے تنہ سے جا لگا۔ میں نے اپنے بوٹ سے ایک کیل نکالا اور اسے بندوق میں رکھ کر چلایا وہ اس کے کان میں لگا اور وہ درخت سے لگ گیا اس کے بعد میں نے اسے باسانی پکڑ لیا۔

۷

عجیب خط: انگلستان میں ایک لڑکے کی ماں نے اس کے استاد کے نام مندرجہ ذیل معذرت کی چٹھی لکھی تھی:۔
"معذرت خواہی کے بعد میں آپ کی توجہ اس امر کی طرف دلاتی ہوں کہ آپ نے ہمارے بچے کا دایاں کان اس قدر کھینچنا شروع کر دیا ہے کہ وہ بائیں

سے لمبا ہوتا جا رہا ہے۔ مہربانی سے اب آپ کچھ مدت کے لئے اس کا دایاں کان کھینچا کریں۔ تاکہ دونوں برابر ہو جائیں "

۸

حوصلہ افزائی! **عاشق** :۔ "تم نے شاید سنا ہو گا کہ بوسہ لینا اور دینا سخت خطرناک ہے "

معشوقہ :۔ "ہاں لیکن میں ایک ایسے خاندان سے تعلق رکھتی ہوں جو دلیری کے لئے ہمیشہ سے مشہور چلا آیا ہے۔

۹

یہ بھی ایک فایدہ ہے! **قرضخواہ** :۔ "میں اب زیادہ انتظار نہیں کر سکتا اگر آپ روپیہ ادا کرنے کا جلد فکر نہ کریں گے تو میں ہر روز مکان پر آ کر تنگ کیا کروں گا "

مقروض :۔ "واہ اس سے بہتر اور کیا ہو سکتا ہے اس سے تو یہ ہو گا کہ ہم دونوں میں دوستی کا رشتہ مستحکم ہو جائیگا اور آپ میرا زیادہ لحاظ کرنے لگیں گے"

۱۰

تریاچرتر :۔ وہ ایک ٹوپی خریدنا چاہتی تھی اس لئے اس نے نئی پوشاک کیلئے تقاضا کرنا شروع کر دیا۔

خاوند :۔ "نئی پوشاک! واہ مجھ میں اس قدر توفیق نہیں ہے کہ میں تمہیں نئی پوشاک خرید دوں۔ البتہ اگر دستانوں یا ٹوپی کی ضرورت ہو تو مضایقہ نہیں"

بیوی :۔ "پیارے اس قدر گھبرائے کیوں جاتے ہو؟ میں تو ہر طرح تمہاری متابعت پر رضامند رہتی ہوں۔ خیر اگر سردست تم پوشاک بنوا کر نہیں دے سکتے تو نئی ٹوپی ہی لے دو۔

۱۱

بہترین حفاظت رکھتے :۔ "تمہارے ہاں چوکیداری کی کون کونسی خاص

قابلیتیں ہیں؟"

چوکیداری کا امیدوار:- جناب میں ذراسی آہٹ سنکر جاگ اُٹھتا ہوں۔

۱۲

محبت میں سب کچھ روا ہے:- میری شادی ہوئی کو ابھی تھوڑا ہی عرصہ گذرا تھا کہ میں نے معلوم کیا کہ میری بیوی کو بھی اور عورتوں کی طرح قدرت نے مادہ استعجاب عطا کیا ہے۔ ایک دن جبکہ میں باہر گیا ہوا تھا تو اسے میرے ڈکس کا تالہ کھولنے کا موقع ملگیا۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ اس نے کس توقع پر ایسا کیا۔ لیکن اُسے ڈکس کھولنے پر نا اُمیدی تو ضرور ہوئی ہوگی کیونکہ یہ صرف بسکٹوں سے پُر تھا۔ جس وقت میں شام کو گھر واپس آیا تو اُسے کہا کہ جارج وہ تمام بسکٹ جو میں نے آج تمہارے ڈکس میں دیکھے ہیں کس مقصد کے لئے رکھے ہیں۔ جواب دیا چونکہ اس وقت میری اور تمہاری شادی ہو چکی ہے۔ اس لئے مجھے تمہیں بالکل سچ سچ بتا دینا چاہیئے۔ اصل یہ ہے کہ زمانہ کورٹ شپ میں جس وقت میں تمہارے سامنے جھوٹ بولا کرتا تھا جو اکثر حالتوں میں ضروری تھا۔ تو میں اس کا زبانی نوٹ کر لیا کرتا تھا۔ اور جس وقت میں گھر واپس آتا تو ایک بسکٹ اپنے ڈکس میں گرا دیتا یعنی فی جھوٹ ایک بسکٹ اگر میں نے دن میں تمہارے سامنے چھ دفعہ جھوٹ بولا تو میں نے چھ بسکٹ ڈکس میں ڈالدیئے۔ پس ان بسکٹوں سے جس قدر جھوٹ میں نے کورٹ شپ کے عرصہ میں بولے اُن کی تعداد معلوم ہو سکتی ہے۔

اس نے اس پر جواب دیا کہ کیا ہی خوب ہوتا اگر میں اس سے پہلے ذرا بھی خیال کرتی اور میں بھی ہر جھوٹ کے لئے چھوٹا سا پنیر کا ٹکڑا اُٹھا رکھتی تو ہماری آئندہ زندگی کے لئے ہمارے پاس کافی پنیر اور بسکٹ جمع نہ ہو جاتے۔

۱۳

اُلٹی آنتیں گلے پڑ گئیں:- ایک چالاک نوجوان آدمی ریلوے اسٹیشن کے

یٹ فارم پر ادھر ادھر اسباب کی تلاش میں پھر رہا تھا کہ اسے کوئی خالی
اڑی ایک پریس میں جو روانہ ہونے ہی والی تھی ملجائے لیکن جب کہیں جگہ
ملی تو وہ افسرانہ شکل بناکر سب سے پچھلی گاڑی کی طرف روانہ ہوا۔ اور
ٹیشن والوں کے لہجہ میں مسافروں سے مخاطب ہوکر بولا۔ تم اس گاڑی کو خالی
ردو۔ یہہ نہیں جائیگی۔ تمام مسافر آپس میں کانا پھوسی کرنے لگے۔ لیکن آخر
ار انہوں نے گاڑی کو چھوڑدیا۔ اور نزدیک والی دوسری گاڑیوں میں جا بیٹھے
وجوان گاڑی میں آرام سے بیٹھکر خوشی سے مسکرایا۔ اور اپنے آپ کہنے لگا۔
ہ آہ میرے لئے یہ کیا ہی عمدہ بات ہے۔ کیا اچھا ہو گاڑی جلدی سے روانہ
ہوجائے۔

ر اس اثناء میں سٹیشن ماسٹر نے اپنا سر کھڑکی میں ڈالا۔ اور کہنے لگا۔ میرے خیال
میں شاید تم ہی وہ چالاک آدمی ہو جس نے مسافروں سے کہا ہے۔ کہ یہ گاڑی
نہیں جائیگی۔

ہ ہوشیار نوجوان نے مسکراکر جواب دیا۔ ہاں سٹیشن ماسٹر نے دانت پیسکر کہا۔
خوب۔ پورٹر نے تمہیں لوگوں کو گاڑی چھوڑنے کے لئے کہتے ہوئے سنا تھا۔ اس
لئے اس نے گاڑی کو کاٹ ڈالا ہے۔ کیونکہ اس نے تمہیں ڈائرکٹر خیال کیا
اور اب یہ گاڑی واقع میں نہیں جائیگی۔

۱۴

خالی نجانے پائے ۔۔ ایک جگہہ نیلام ہو رہا تھا۔ ایک راہگیر بطور باش
اندر جانے لگا۔ دروازہ جو شکستہ حالت میں تھا اتفاقاً اس سے اٹک کر گرپڑا
اور راہگیر کے سخت چوٹ آئی۔ مالک جونہی آواز سنکر اندر سے نکلا۔ تو راہگیر
جھنجلاکر بولا۔ دیکھو تم نے ایسا پورانا اور خراب دروازہ رکھ چھوڑا ہے کہ میں
اس سے پھنسکر گرپڑا۔ اور میرے چوٹ آئی۔ میں تم پر ہتک کا دعویٰ کرونگا
مالک ۔۔ لیکن تم نے جو میرا کواڑ توڑ ڈالا پہلے ہرجانہ تو دلوائیے۔

قصور کس کا تھا ایک افیونی سفر کر رہا تھا۔ رستہ میں رات ہو گئی اور اُسے ایک بڑھیا کے مکان پر رہنا پڑا۔ کہانے سے فارغ ہو کر اُس بڑھیا سے کہنے لگا۔ کہ مجھے چار بجے صبح اُٹھا دینا۔ اتفاق سے اُس رات ایک سپاہی بھی بھولا بھٹکا اُسی بڑھیا کے مکان پر آ پہنچا۔ اور اُسکو بھی وہیں رات بسر کرنی پڑی۔

بڑھیا نے افیونی کو چار بجے جگا دیا اور وہ اندہیرے میں سپاہی کی پگڑی سر پر رکھکر چل دیا۔ راستہ میں جب دن کا اُجالا ہوا اور افیمی کو اپنے سر پر سپاہی کی پگڑی رکھی ہوئی معلوم ہوئی اور دیکھا کہ لوگ اُسپر سپاہی کا شبہ کر رہے ہیں۔ تو آپ ہی آپ غصہ میں جھنجھلا کر کہنے لگا "دوسری کو کہا تھا صبح جگا دینا۔ جگا دیا سپاہی خاوند کو"

۱۶

کیا خدا غلطی کر سکتا ہے ایک پادری کی چھوٹی لڑکی جسکا نام فینی تھا اپنے باپ کے کمرہ میں جو اتوار کی شام کے وعظ کے لئے بائبل میں سے تیاری کر رہا تھا۔ شام ہونے سے پیشتر کھیلتی ہوئی داخل ہوئی۔ اس نے خطبہ کی جانب کچھ دیر تعجب سے دیکھا۔ بعد ازاں اپنے باپ سے مخاطب ہو کر بولی "اچھے باپ کیا خدا تمہیں بتاتا ہے کہ یہ لکھنا۔"

پادری صاحب نے جواب دیا۔ یقیناً بیٹا خدا ہمیں بتاتا جاتا ہے۔

تب فینی نے پوچھا کہ پھر کس لئے تم اس کو اتنا کاٹتے اور درست کرتے جاتے ہو کیا خدا غلطی بھی کر سکتا ہے۔

۱۷

بہترین اصول میڈیکل کالج کے ایک پروفیسر نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ اگر کوئی تندرست آدمی جو اپنے آپ کو بیمار خیال کرتا ہو تمہیں اپنے مکان پر بلا بھیجے تو تم کیا کرو گے۔

ایک طالب علم نے اٹھکر جواب دیا کہ میں اُسے بیمار بنانے کی کوئی دوائی دیدونگا
اور بعدازاں اُسے دوا دیدونگا۔
اس پر پروفیسر صاحب بولے۔ پھر یہاں پر زیادہ وقت نہ ضایع کرو بلکہ فوراً اس
اصول پر عمل شروع کردو

۱۸

خاوند کا درجہ۔ ایک آدمی نے دوسرے سے اثناء گفتگو میں کہا۔ کہ تم کہتے ہو۔ کہ تم اپنی بیوی کے تیسرے خاوند ہو۔ اس نے جواب دیا کہ نہیں میں اپنی بیوی کا چوتھا خاوند ہوں۔ پہلے نے جواب دیا۔ خدا کی پناہ پھر تم خاوند نہیں بلکہ اس کے لئے بمنزلہ پوشاک ہو۔ کیونکہ وہ ایک اتارتی اور دوسرے کو پہنتی ہے

۱۹

دونو برابر۔ ایک زمین بیچنے والے ایجنٹ نے بہت سے خریداروں کو جو اس وقت موجود تھے مخاطب کرکے کہا کہ تمہیں روئے زمین پر ایک ہی جگہ تانبا ٹین۔ لوہا۔ روئی۔ سن۔ اناج وغیرہ وغیرہ سوائے اس جگہہ کے اور کہاں نصیب ہو سکتے ہیں۔
گروہ میں سے ایک نے جواب دیا کہ میرے بیٹے کی جیب میں یہ تمام اشیائے موجود ہیں۔

۲۰

مفت پر بھی مہنگا ہی۔ ایک صاحب کسی قصبہ میں بہت سے مکانوں کے مالک ہیں۔ انہیں سے ایک میں اُنکا شادی شدہ بیٹا رہتا ہے جو اپنے بخل کے لئے مشہور ہے۔ اس کے بخل کی حد یہاں تک بڑھ گئی تھی کہ اس کے باپ کو چند سال تک کرایہ کا ایک پیسہ بھی نہ مل سکا۔ چونکہ اس کا باپ اپنے بیٹے سے برخلاف کوئی سختی نہیں کرنی چاہتا تھا۔ اس لئے وہ بذات خود ایک روز صبح کے وقت اس کے پاس گیا۔ اور کہنے لگا۔ کہ دیکھو برخوردار میں تم

سے اس مکان کا کرایہ لینے کی فضول کوشش نہیں کرتا۔ کیونکہ میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ وہ مکان میں تمہیں دیدونگا۔
بیٹے نے کہا۔ مگر میں اسے نہ لونگا۔ متعجب باپ نے بیٹے سے پوچھا کہ کیوں نہیں لوگے بیٹے نے نہایت موزون طور سے جواب دیا کہ میں اس مکان کے محصولات کو ادا نہ کرسکوں گا۔ اور خدا جانتا ہے۔ کہ اس شہر میں محصولات بہت ہی زیادہ ہیں۔

۲۱

حساب نہیں آتا۔ مسز وگلی ”دیجو گلدستوں کی بہت شائق تھی، یہ گلدستے کتنے کے ہیں“

گلدستہ فروش ”ایک عدد ایک پنس کو اور چھ کے واسطے چار پنس“

مسز وگلی ”تو اچھا ۲ پنس کے ۲ گلدستے دیجاؤ“

گلدستہ فروش۔ اگر آپ چھ سے کم لیں گے تو فی گلدستہ ایک پنس کے حساب سے ملیگا۔ اس سے کم نہیں۔

مسز وگلی ”کیا تم حساب نہیں پڑھتے اور تمہیں لسنت کے قاعدہ سے جذر نکالنا بالکل نہیں آیا۔

۲۲

فرق کیا تھا؟ یوسف ”میں نے تمہیں ہزار دفع منع کیا ہے کہ شراب پیا کرو۔ کیونکہ منشی اشیاء اخلاق اور صحت کے لئے مضر ثابت ہوئی ہیں۔ تم آج پھر متوالے نظر آتے ہو۔ **جبات:**۔ مگر آج تو میں نے مفت کی پی خریدی نہیں۔

۲۳

بدلے لیا؟ خاوند گھبراہٹ کے لہجہ میں، ذرا ادھر آنا میں نے جو بسکٹ کتے کے لئے لا کر رکھے تھے ان میں سے چند ایک بچہ نے بھی کھا لئے ہیں“

بیوی! ؛ اطمینان کے ساتھ مضایقہ نہیں۔ کتا ہی تو کئی بار اس کا کھا

ہین کر کہا جا چکا ہے۔

۲۴

شاعری کی سزا اسسٹنٹ ایڈیٹر۔ ایک شخص نے یہ نظم بھیجی ہے جو پانچ سال کیلئے پورٹ اینڈ کے جیل میں سزا بھگت رہا ہے۔
مینجنگ ایڈیٹر:۔ اس کو اپنے اخبار میں ایک لمبے نوٹ کے ساتھ جس سے تمام معاملہ معلوم ہو جائے چھاپ دیجیے تاکہ دیگر شعرا کو اس سے تنبیہ ہو جائے۔

۲۵

بدلشیہ کی وجہ۔ عزیز الدین نے رلیارام پر روپیہ کا دعویٰ کیا ہوا تھا۔ ایک روز آپس میں دونوں کی جھڑپ ہو گئی۔ عزیز الدین نے رلیارام سے اطمینان بخش لہجہ میں کہا کہ آپ تسلی رکھیں اور میرے وعدہ پر اطمینان کریں میں آپکا روپیہ ایک ہفتہ کے اندر اندر معہ سود وغیرہ ادا کر دونگا۔ اور تمہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ میں اپنے وعدہ کا ایسا دیانتدار ہوں جیسے کہ دن لمبا ہے۔ اس پر لالہ رلیارام صاحب نے جواب دیا کہ ہاں میں نے سنا ہے کہ آپ دیانتدار ہیں۔ لیکن آج کل دن بہت چھوٹے ہوتے جاتے ہیں۔

۲۶

دولت کی چاہ:۔ نوجوان آدمی لڑکی کے باپ کے پاس گیا جو نہایت ظریف طبع تھا۔ اور دلیر ہو کر اس سے کہا۔ جناب میں آپ کی لڑکی کے ہاتھ کے لئے آپ سے درخواست کرتا ہوں۔ اس پر بڈھے آدمی نے نہایت اطمینان بخش لہجہ میں کہا۔ کونسا ہاتھ۔ میرے خیال میں وہی جس سے وہ چیکوں پر دستخط کیا کرتی ہے۔

۲۷

حس چینبر کی ضرورت ہے! ایک گنجا آدمی جس کے سر پہ بال نام کو نہ تھے ایک نائی کی دوکان میں داخل ہوا۔ اور ایک کرسی پر بیٹھکر نائی کو ہدایتیں دینے لگا۔ نائی نے ایک لمحہ اس کی طرف تعجب سے دیکھا اور آخر کار

اس سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔ کیوں صاحب آپکو نائی کی کیا ضرورت ہے۔ آپکو تو صرف روغن کرنے والے کی ضرورت ہے۔ جو آپ کے سر کو چمکا دے۔

۲۸

سردی کی شدت کا ثبوت: ایک نوجوان لیڈی جو نیوزیلینڈ میں شادی کرنے جا رہی تھی ۔حصہ ویسٹ اینڈ میں ایک درزی کی دوکان پر اپنی شادی کی پوشاک سلوانے گئی درزی نے بتایا کہ پوشاک کے لئے گرم کپڑا درکار ہے۔ نوجوان لیڈی نے کہا کیوں۔ نیوزیلینڈ کی آب و ہوا تو نہائت معتدل ہے۔ اسپر درزی نے جواب دیا کہ میم صاحب میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ آپ غلطی پر ہیں۔ کیونکہ یہ تو وہ جگہ ہے۔ جہاں سے منجمد گوشت آتا ہے

۲۹

نمایاں فرق۔ ایک ماسٹر نے ایک لڑکے سے پوچھا کہ جزیرہ اور جزیرہ نما میں کیا فرق ہے۔ لڑکے نے جواب دیا کہ ایک پانی اور دودھ کا گلاس لیجئے اور ایک مکھی پکڑ کر پانی میں چھوڑ دیجئے۔ یہ ایک جزیرہ ہو گا۔ کیونکہ یہ چاروں طرف سے پانی سے گھری ہوئی ہے۔ اور مکھن کو دودھ میں ڈالنے سے آپکو معلوم ہو گا یہ جزیرہ نما ہے۔ کیونکہ یہ قریباً قریباً پانی سے گھرا ہوا ہے۔

۳۰

ضرورت کس چیز کی ہے۔ چھوٹا لڑکا۔ ڈاکٹر سے جو دوا معنت دیتا ہے، جناب والد نے کہا ہے کہ وہ شکائت جس کے لئے آپ کونین دیتے تھے رفع ہو گئی ہے لیکن وہ جس کے لئے چوزہ کا شوربا اور پورٹ دوائیں دیا کرتے تھے ابھی تک باقی ہے

۳۱

سہل ترکیب۔ ایک بخیل اپنے بیٹے کو ساتھ لیکر بازار کی سیر کو نکلا گرمی کے دن تھے۔ بازار میں ملائی کی برف فروخت ہوتے دیکھکر لڑکے

کے منہ میں پانی بھر آیا۔ بولا۔ ابا تھوڑی ملائی کی برف لیدو "
"والد صاحب چند منٹ تو ننھی جان کی اس مہارت پر حیران کھڑے
رہے۔ پھر کہنے لگے۔
"بیٹا اکرم اس فضول خرچی سے حاصل۔ آؤ میں تمہیں چند بھوتوں کے قصے
سناتا ہوں جن سے تمہارا خون منجمد ہو جائیگا۔ اور بدن میں کپکپی محسوس ہونے
لگے گی "

۲۲

نقصان میں نفع "بخیلوں کا ذکر آیا تو ایک اور نام بھی یاد آ گیا۔ خدا بخشے
شیخ محمد بخش ہمارے پڑوس میں ایک نامی گرامی بخیل تھے جو نقصان میں بھی نفع کی
صورت پیدا کر لیا کرتے تھے۔ ایک دن کا ذکر ہے ان کے لڑکے نے کھانے کے
ساتھ سرکہ زیادہ مانگا ماں نے کہا جان مادر اتنا سرکہ نہ کھا نقصان کریگا۔
شیخ صاحب بھی پاس ہی بیٹھے تھے۔ بولے اشرف کی ماں لڑکے کو تھوڑا
سرکہ اور دیدو میں نے سنا ہے اس سے انسان کا قد نہیں بڑھتا۔ اگر ایسا ہو
تو یہ عمر بھر نصف ٹکٹ پر ریل کا سفر کر سکیگا۔

۲۳

استثنٰی! وکیل " دوران جرح میں، انسان کو کوئی خطرہ پیش آئے
تو اس کی رنگت سفید پڑ جاتی ہے یا نہیں؟
گواہ۔ "یہ کچھ کلیہ قاعدہ نہیں ہے "
وکیل " کوئی مستثنٰی مثال پیش کر سکتے ہو "
گواہ " ہاں "
وکیل " چشم دید واقعہ کا ذکر کرتے ہو "
گواہ " ہاں "
وکیل " رنگ کیا تھا؟

گواہ "ایک سال کا عرصہ گذرا"

وکیل "کون آدمی تھا"

گواہ "ایک حبشی"

۳۴

روزگار کا معقول ذریعہ ۔ چچا "اچھا تو تعلیم ختم کر کے تمہارا ارادہ کون
پیشہ اختیار کرنے کا ہے"

برکت "ڈاکٹری کا"

چچا "کیوں ڈاکٹری کیوں"

برکت "میرے خیال میں ڈاکٹر ہی ایک ایسا شخص ہے کہ جس کا کام چا
اطمینان بخش ہو یا نہ ہو اسے اس کی اجرت مل رہتی ہے"

۳۵

شکریہ ۔ ایک انگریز سیاح جنوبی فرانس میں بائسیکل ہاتھ سے اٹھا
ایک بلند پہاڑی پر چڑھ رہا تھا کہ راستہ میں اسے ایک سبزی فروش ملا
گاڑی میں جتے ہوئے گدھے کو ہانک رہا تھا۔ مگر گدھا بمشکل قدم اٹھاتا
سیاح نے گاڑی کو ایک ہاتھ سے دھکیلنا شروع کیا اور اس کی مدد سے بہت
جلد وہ پہاڑی کی چوٹی پر پہنچ گئے۔

وہاں پہنچکر سبزی فروش نے سیاح کا شکریہ ان الفاظ میں کہا "میر
جناب کا بہت ممنون ہوں دراصل صرف ایک گدھے کی مدد سے میرا اس
جگہ تک پہنچنا ناممکن تھا"

۳۶

جاپان کی اشتہار نویسی کا کچھ اندازہ ذیل کی عبارت سے ہو سکتا ہے
کارخانہ کا کاغذ جس میں چیزیں لپیٹی جاتی ہیں ہاتھی کی طرح مضبوط ہے ما
اس تیزی سے بھیجا جاتا ہے۔ جیسے توپ کا گولہ ہمارے ہاں کا ر

ایک حسین عورت کے گال کیطرح نرم ہوتا ہے اور قوس قزح کیطرح خوبصورت

۴۷

بالواسطہ اثر! عورت :- میں نے اس رسالہ میں پڑھا ہے کہ ٹوپیوں کا استعمال لوگوں کے بال کو سفید کر دیتا ہے "

مرد :- بیشک ان قیمتی ٹوپیوں نے جنہیں تم پہنا کرتی ہو میرے بال سفید کر دیئے ہیں "

۴۸

یہ کیا کرامت ہے! :- سرابرٹ بال مرحوم ایک مشہور منجم ہے۔ ایک عرصہ پر ایک گنوار نے اُن سے کہا میں نے سنا ہے آپ کے پاس ایک بہت بڑی دوربین ہے۔ میں اُسے دیکھنا چاہتا ہوں۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ وہ کس کام آتی ہے۔

سرابرٹ نے کہا اسمیں سے چاند خوب اچھی طرح نظر آتا ہے۔ لیکن جب گنوار نے اُس وقت آنکھ لگا کر دیکھنا چاہا تو وہ بولے نہیں اس وقت نہیں رات کے وقت دیکھنا۔

گنوار نے حیران ہو کر جواب دیا تو پھر اس دوربین میں کیا کرامت ہے رات کے وقت تو میں آنکھوں ہی سے چاند دیکھ لیتا ہوں۔

۴۹

کیسی باتیں! گواہ :- حضور وہ ایک گندہ کمینہ اور کمبخت آدمی ہے۔ وہ ناہنجار ...... "

مجسٹریٹ :- غصہ سے "چپ رہو"

گواہ :- حضور والا۔ جو کچھ بندہ عرض کرتا ہے وہ بالکل سچ ہے

مجسٹریٹ :- کچھ مضائقہ نہیں۔ ہم ایسی باتیں اس جگہ نہیں سننا نہیں چاہتے "

۴۰
مطلب کی بات بیوی:- خدا کی پناہ۔ اسحاق! اسحاق کیا تم نہیں سنتے چارپائی کے نیچے کوئی شخص دم لے رہا ہے۔ یہ ضرور ہے کہ کوئی چور ہے"
خاوند:"چپ رہو شور نہ مچاؤ۔ اسے سونے دو ہم کل صبح اس کے رات کے بسیرے کے لئے اس سے کرایہ وصول کر لیں گے۔"

۴۱
یہ بھی ایک معجزہ ہے:- ایک طاقتور واعظ منبر پر کھڑے ہوئے وعظ کر رہے تھے۔ دو نوجوانوں نے انکی ہر بات میں دخل دینا شروع کیا۔ اور واعظ کی ہر بات کو دیکھکر اور سن کر نفرت سے ہنسنے لگے۔ واعظ بیتاب ہو گیا۔ اور ان سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔ کہ تم کیوں اس مجلس میں حاضر ہوئے ہو۔ انمیں سے ایک نے گستاخانہ لہجے میں جواب دیا کہ ہم معجزے ہوتے ہوئے دیکھنے آئے ہیں۔ پادری آہستہ منبر سے اترا اور اس کی جلئے نشست پر آکر دونوں کو گریبان سے پکڑ لیا۔ جونہی کہ وہ گریبان چھڑا کر دروازے سے باہر ہوئے تو واعظ نے کہا کہ ہم یہاں کوئی معجزہ نہیں کرتے۔ لیکن ہم شیطانوں کو باہر نکال دیتے ہیں۔

۴۲
مبالغہ آمیز مشورہ:- ایک انگریز نوجوان جسنے کہ جنوبی امریکہ میں اپنا تکلیف دہ سفر ایک آہستہ رفتار سے چلنے والی ٹرین میں ابھی ختم کیا تھا۔ ریلوے کے ایک افسر سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔ کہ کیا یہ کمپنی مسافروں کو اجازت دیتی ہے کہ وہ اسے ایک موّدبانہ طریقہ سے صلاح دے سکیں افسر نے اس بات کو سن کر ایک درشت لہجہ میں جواب دیا کہ ہاں میرے خیال میں کمپنی کی طرف سے اجازت ہے۔ نوجوان نے جواب دیا۔ کہ اچھا اگر کمپنی کیطرف سے اجازت ہے تو میرے خیال میں کمپنی انجن کے اگلے حصے چھوڑ دے۔ اور اسے ٹرین کے پیچھے لگا دے تو بہتر ہوگا۔ کیونکہ ہمیں یہ امید نہیں کہ ٹرین کسی اجانور

لت پہنچ سکے۔ بلکہ یہ ممکن ہے کہ کوئی جانور کہیں پیچھے سے آکر کسی مسافر
کو نہ کاٹ کھائے"

۴۴

شائستہ جواب:۔ امریکہ میں بوسٹن کے باشندے الفاظ کے استعمال کرنے
میں نہایت شائستہ اور سنجیدہ مشہور ہیں۔ بوسٹن کا ایک چھوٹا لڑکا کھڑکی میں
سے باہر گر پڑا۔ ایک مہربان نوجوان لیڈی دوڑی ہوی اُس کی طرف آئی
اور کہنے لگی۔ "بیٹا تم کس طرح سے گر پڑے" لڑکے نے عورت کی طرف تاک کر دیکھا
اور جواب دیا کہ میں عمودی طور پر سیدھا گر پڑا۔

۴۵

ناواقفیت کی دلیل:۔ افضل "کیسی ہی کوشش کرو کبھی ممکن نہیں کہ
عورت مالی معاملات کے ابتدائی اصول سے بھی واقف ہو"

اشرف "کیوں۔ کیا ہوا تھا؟"
افضل "ہونا کیا خاک تھا۔ بچہ اکنی نگل گیا تھا۔ اس کی ماں نے اُسیوقت
ڈاکٹر کو بلوا کر اس اکنی کو حاصل کرنے کے لئے پانچ روپے فیس خرچ کر ڈالی"

۴۶

جیسا منہ ویسی چپیڑ:۔ آئرلینڈ کے باشندے مذاق پسند مشہور ہیں ایک
موقع پر کسی سیاح نے ایک باشندہ آئرلینڈ سے پوچھا گھوڑے کی کتنی ٹانگیں
ہوتی ہیں"؟

وہ بولا آٹھ۔ ایک ہر ایک کنارہ پر اور دو دو دونوں پہلوؤں پر۔ سیاح نے
کہا۔ "تمہارے خیال میں یہ احمقانہ جواب نہیں ہے۔ جواب ملا احمقانہ سوال
کا جواب بھی تو احمقانہ چاہیئے"

۴۷

معقول جواب:۔ بدتمیز مریض:۔ "ڈاکٹر صاحب میں نے آپکو بلوایا تو ہے

لیکن یہ جانتے مجھے ڈاکٹروں پر ذرا بھی اعتبار نہیں ہے "
ڈاکٹر "کچھ مضائقہ نہیں۔ گدھے اس سلوتری کے علاج پر جو اس کا علا
بالکل اعتبار نہیں ہوتا۔ لیکن اس سے سلوتری کی قابلیت میں فرق نہیں

۴۷

پرواہ کس لئے نہیں:۔ ایک شخص کسی دندان ساز کی دوکان میں دا
اور اس سے دانت نکالنے کی اجرت پوچھنے لگا۔ دندان ساز نے جواب
کے ذریعہ نکلوانے کی اجرت ۲ روپے اور بغیر گیس کے ۱ ہو گی۔
شخص کہنے لگا خیر تو میں معمولی طریق ہی کو پسند کرتا ہوں۔
دندان ساز ہمدردانہ لہجہ میں کہنے لگا۔ میں امید کرتا ہوں اس
کچھ زیادہ تکلیف نہ ہو گی۔
وہ بولا مجھے تو تکلیف ہو گی ہی نہیں۔ کیونکہ دانت تو میری بیو
نکلوانا ہے۔

۴۸

فکر کس تھا بہت واہ:۔ عدن میں عام طور پر ۱۳۰
پڑتی ہے۔ آئرلینڈ کے ایک سپاہی سے جو ابھی دنوں وہاں سے واپس
اُس کے دوست نے پوچھا۔ "وہاں کی آب و ہوا کیسی ہے"؟
سپاہی نے اُس کی یاد سے پیشانی پونچھی اور جواب دیا "بس کچھ ن
میرے خیال میں جب حضرت آدم کو عدن سے باہر کر دیا گیا۔ تو وہ بہ
ہوئے ہونگے"

۴۹

مطلب یہی تھا: بیوی "کل تم کب گھر آئے"؟
میاں "شام کے بعد آئے اور کب آئے"؟
بیوی "شام کے بعد آئے۔ تم تو صبح آئے صبح کو"!

میاں:- تو شام کے بعد صبح نہیں ہوتی تو کیا ہوتی ہے"

۵۰

دریافت طلب معاملہ:- آقا۔ تم اور نصیبن دونوں ایک ساتھ چھٹی مانگتے ہو۔ یہ نہ ہوگا۔ آج تم۔ جاؤ کل نصیبن۔

کریم:- ہم اور نصیبن آپس میں نکاح پڑھانے جاتے ہیں۔

ٹھہرئیے میں قاضی صاحب سے پوچھ آؤں اگر الگ الگ نکاح ہو سکے تو ایسا ہی کروں"

۵۱

اصلی وجہ:- ماسٹر "موہن لال بتاؤ تو سہی تمہارے سکول کا نام ہائی سکول کیوں رکھا ہے۔

موہن لال:- "اس لئے کہ سکول چوتھی منزل پر ہے اور بہت اونچائی پر۔

۵۲

حاضر جوابی:- ایک ظالم حکمران نے خواہش کی کہ میں سخی بادشاہ کے نام سے دنیا میں مشہور ہو جاؤں۔ اس خواہش کے پورا کرنے کی ہوس میں اس نے ہر شخص کو جو حاضر دربار ہوتا تھا۔ تحفہ تحائف دینا شروع کیا۔ مگر ساتھ ہی اس نے اپنے خاص ہمرازوں سے کہدیا تھا۔ کہ جو کوئی تحفہ وغیرہ مجھ سے پاکر لے جائے اُس کو راستے میں لوٹ لینا۔ اور سرمایہ حاصل شدہ کو میرے پاس واپس کر دینا۔ اس طریقے سے بہیترے لوگ انعام و اکرام سے کامیاب ہوئے۔ اور لوٹے بھی گئے۔

ایک مرتبہ ایک ظریف بھی حاضر دربار ہوا۔ اس نے اس حکمران کو اپنی ظرافت خیز گفتگو سے لبھا لیا۔ حکمران نے خوش ہو کر ظریف کو بہت سے تحفے مع ایک گھوڑے کے دیئے۔ ظریف نے اجازت رخصت حاصل کی۔ اور تحفوں کو یکجا کر کے ایک گٹھری میں باندھ دیا۔ اور گھوڑے پر اس طرح سوار ہوا۔ کہ اس کا منہ گھوڑے کی دم کی طرف تھا۔ اور گٹھری بھی زیب دوش تھی۔ حکمران نے پوچھا یہ کیا معاملہ

ہے۔ ظریف نے جواب دیا کہ حضور میں گھوڑے پر الٹا اس لئے سوار ہوا ہوں۔ کہ لٹیروں کو دیکھ سکوں۔ اور یہ گٹھری جس میں حضور کے عطیہ تحائف موجود ہیں اُن کے حوالے کر دوں اور اپنی راہ لوں۔

ظالم حکمران اس جواب سے شرمندہ ہوا اور عطائے انعام و اکرام کی کاروائی مسدود کر دی۔

۵۳

فکر کی بات! مالک (دھوبی سے) تم دھوتی کے دو ٹکڑے کیوں کر لائے

دھوبی۔ صاحب دھلائی تو دو کی نہیں مانگتا۔

۵۴

جلد یا بدیر! چچا۔ اشرف جب میں تمہاری عمر میں تھا۔ تو کبھی جھوٹ نہیں بولتا تھا۔

اشرف۔ تو پھر آپ نے کب سے جھوٹ بولنا شروع کیا تھا۔

۵۵

مطلب کچھ اور تھا! موہن چنداں کچھ ہوشیار لڑکا شمار نہ ہوتا تھا اس لئے ایک دن جب وہ خوشی خوشی گھر میں آکر کہنے لگا کہ آج امتحان میں میں نے ۱۰۰ نمبر پورے حاصل کئے ہیں۔ تو اس کے باپ کی حیرت کی انتہا نہ رہی۔ اور وہ پوچھنے لگا۔ بھلا بتاؤ تو تم نے یہ نمبر کس مضمون میں حاصل کئے تھے؟

موہن نے جواب دیا کہ پچاس انگریزی میں اور پچاس ریاضی میں!

۵۶

کچھ اندیشہ نہیں! موٹر چلانے والا۔ تمہاری گاڑی نے راستہ روک رکھا ہے۔ ایک طرف ہٹ جاؤ تو میں گذر جاؤں۔

کسان۔ مجھے کسی قسم کی جلدی نہیں کہ اتنا چکر کاٹتا پھروں۔

موٹر والا۔ تو پھر تم نے اس گاڑی کو یہاں کیوں رکھا ہے ہٹانے میں کیا اندیشہ

ان۔ اس کا گھوڑا تو مر گیا بس کھارہا تھا۔ تمہاری طرف سے تو کوئی اندیشہ نہیں

۵۷

سری قسم ۔ دوست! میں کہتا ہوں کہ تمہاری بیوی ہر وقت کام میں مصروف
ہے۔ اور تم نکمے پھرا کرتے ہو۔ اپنی بیوی کے سہارے کیلئے کچھ نہیں
تے"

جی ہاں کرتا ہوں میں اس کے ساتھ تنگ کر کھڑا رہتا ہوں۔

۵۸

معمول سمجھا تھا۔ گاہک دوکان میں تازہ روغن سے کپڑے خراب
نے کے باعث سخت غصہ میں آرہا تھا۔

دکاندار۔ کیا آپ نے وہ سامنے بورڈ نہیں دیکھا جس پر لکھا ہے کہ تازہ روغن سے
سے بچائے رہو۔

گاہک۔ میں نے دیکھا تو تھا لیکن سمجھا کہ اس دوکان کی اکثر چیزوں کی طرح
نہیں تازہ ظاہر کیا جاتا ہے یہ بھی پرانا ہی ہوگا۔

۵۹

ں مطلب کے لئے آدمی درکار تھے؟ ایک پادری نے جو آدم
روں کے جزیرہ میں مقیم تھے۔ اپنے ہیڈ کوارٹرز کو ایک چٹھی اس مضمون
لکھی۔ اس تاریک اور جہالت وہ علاقہ میں جس قسم کی مصیبت پھیلی
دئی ہے۔ اس سے آزاد کرنے کے لئے ہمارے آدمیوں کی تعداد ناکافی
ہے۔ اکثر باشندے بھوکوں مر رہے ہیں .... مہربانی سے
ہور لے آدمی اور بھیجئے۔

۶۰

یک نہیں دو۔ ایک بھلا مانس دفتر کے کام سے فارغ ہو کر مکان پر پہنچے
اس نے دیکھا کہ اس کی لڑکی گر کر چوٹ لگنے کے باعث زار زار رو رہی ہے

.... اُسے دیکھکر وہ کہنے لگا۔ کہ دنی بچہ نہیں ہوگا۔ میں تمہیں ایک چاقو
لے دوں۔ تو کیا تمہاری تکلیف رفع ہو جائیگی -
دنی نے سسکیاں بھرتے ہوئے جواب دیا۔ نہیں ابا ایک نہیں دو دو"

٦١

ہیہ لادو۔ اماں میں تمہیں کس قدر عزیز ہوں"
"تم میرے لئے لاکھوں سے بھی زیادہ قیمت رکھتے ہو"
"اچھا تو اس حساب سے مجھے چند شلنگ تو لادو"

٦٢

صو رکس کا تھا؟ - درزی - ڈاک کا انتظام نہایت بری حالت میں ہے -
دوست - میں نے کبھی اس کا خیال نہیں کیا -
درزی - بس یوں سمجھیے کہ گذشتہ ایک ماہ کے عرصہ میں نے اپنے دو سو
سے زیادہ گاہکوں کو حساب کے بل بھیجے ہیں - اور ان میں سے صرف دو سے
ہا ہے کہ تمہارے بل پہونچے ہیں -

٦٣

اجرت تو وصول ہونی چاہئے - بخیل - میاں حجام مجھے تمہاری قینچی
کے چلنے کی آواز سنائی نہیں دیتی"
حجام - حضور آپ کے سر پہ بال بہت کم ہیں -
بخیل - اس سے تمہیں کیا - جب میں پوری اجرت دیتا ہوں تو میرا حق
ہے کہ پوری دیر تک قینچی چلواؤں -

٦٤

شاید تمہارے لئے چھوٹا معلوم ہو؟ - ایک موٹی بی بی - اچڑیا
خانہ کے خادم سے) مجھے شیر کے لئے یہہ ٹکڑا گوشت تو بہت چھوٹا معلوم ہوتا
ہے"
خادم - شاید تمہارے لئے یہہ ٹکڑا چھوٹا معلوم ہوتا ہے - مگر شیر کے لئے کافی ہے"

پیسہ چاہیے خواہ کسی بہانہ سے ہاتھ آئے ۶۵ مرد۔ کیا تم سمجھتی ہو۔ کہ خوشحالی کی زندگی کے لئے دولت ضروری ہے؟
عورت۔ نہیں اگر ہمیشہ قرض ملتا رہے تو کافی ہے

۶۶

اس کے باپ سے میں خود سمجھ لونگی۔ شمالی انگلستان کے ایک مدرسہ کے ایک شاگرد کی ماں نے حسب ذیل خط لکھا۔
"پیاری مس! اتم مجھے سامی کے بید مارنے کی نسبت لکھتی ہو۔ میں تمہیں اجازت دے دیتی ہوں۔ کہ جب اسے سبق پڑھانے کی ضرورت ہو۔ اسے بیشک بید مار لیا کرو۔ وہ بالکل اپنے باپ کی طرح ہے جو ڈنڈے کے سوائے کبھی کچھ نہیں سیکھتا۔ کوٹ کر اس میں علم بھر دو۔ میں چاہتی ہوں۔ وہ علم سیکھ جائے اور جو اس کا باپ کہے وہ مت ماننا۔ میں اس سے سمجھ لوں گی۔

۶۷

ایسے پتلے دودھ کی وجہ کیا ہے؟ ایک شخص نے اپنے حلوائی سے شکایت کی۔ کہ دودھ میں پانی ملا ہوا ہوتا ہے۔
حلوائی نے کہا نہیں صاحب! بات یہ ہے کہ آجکل گھاس بہت کم ہے۔ اور گائیاں بھوکی رہتی ہیں۔ ہمیں تو کیا افسوس ہے گائیاں خود افسوس سے چلاتی رہتی ہیں۔
یہ ٹھیک ہوگا (گاہک نے کہا) مگر میں چاہتا ہوں کہ آئندہ تم نے خیال رکھنا کہ چلاتی ہوئی گائیوں کے آنسو ہمارے دودھ میں نہ جمع ہو جایا کریں۔

۶۸

اطمینان کی بات:۔ تم فقیر کو جو ادھر سے گذرتا ہے۔ کھانا کھلا دیتی ہو!! میاں نے بیوی سے کہا۔ بیوی نے جواب دیا۔ مگر میرے لئے یہ دیکھنا کتنے

بڑے اطمینان کی بات ہوتی ہے کہ جو میرے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا کھاتا ہے اس میں کوئی عیب نہیں نکالتا۔

۶۹

ان ہونی بات سینسر نے جج صاحب کی خدمت میں ایک سیشن شروع ہونے سے پہلے یہ معذرت کی کہ مجھے آج چھٹی دیجئے۔ میں نے ایک شخص کے پچاس روپے قرض دینے ہیں۔ اور وہ شخص آج شہر سے چلا جانے والا ہے میں سٹیشن پر جاکر اس کا قرضہ ادا کرونگا۔

جج نے نہایت سنجیدگی سے کہا کہ تم جاؤ۔ مجھے ایسے جھوٹے سینسر کی ضرورت نہیں۔ کبھی کسی نے خود جاکر تو کسی کو قرضہ دیا ہی نہیں۔

۷۰

تمہارے معدہ کا اللہ حافظ ہے!۔ تعطیلات کا زمانہ تھا۔ اور میاں معمول کی عادت سے کثرت سے شراب پی کر جی خوش کر رہے تھے مگر بیوی میاں کی اس کارروائی کو سخت ناپسند کرتی تھی۔ بیوی نے ایک روز کہا دیکھو میاں معدہ کے ذو ہتین پردہ ہوتے ہیں۔ اور اگر کوئی شخص شراب پیئے تو اس کے معدے کے پردے ہٹ کر ادھر جاتے ہیں

میاں نے ہنسکر کہا۔ میری پیاری بیوی۔ اگر یہ بات صحیح ہے۔ تو میرا معدہ تو مدت سے بے پردہ پھرتا ہوگا۔

۷۱

عملی بات کہی!۔ ایک مفلس لڑکی نے ایک بڈھے لکھ پتی سے شادی کرلی۔ اس کی ایک سہیلی نے ایک روز اس سے سوال کیا! تعجب ہے۔ تم نے یہ کیوں منظور کیا۔ ایسا بڈھا شوہر۔

نوجوان دلہن نے جواب دیا۔ میری پیاری اگر تم فاقے مر رہی ہو اور کوئی شخص تمہیں ایک لاکھ روپیہ کا چک پیش کردے۔ تو کیا تم

۷۲

پیچ میچ کا درد:- ایک شخص نے کہا- کہ منشی نے مجھے بتایا کہ کل اُسکی منجھلی لات میں۔ اسے سخت درد محسوس ہوئی- میں نے کہا کبھی کسی کی منجھلی لات بھی درد کرتی ہے؟ اس نے جواب دیا- کہ اس کی بیوی نے اُسی کی چوبی لٹھ اُس کے سر پر دے ماری تھی!!

۷۳

اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی

ایک اندھا رمضان کے مہینے میں دوپہر کے وقت مسجد کے اندر بیٹھا ہوا چپکے چپکے کچھ کھا رہا تھا- کہ ایک شخص نے دیکھ لیا- اور کہنے لگا کہ حافظ جی- یہ کیا غضب کرتے ہو- کہ روزوں کے دنوں میں دن دہاڑے کھانا کھاتے ہو- حافظ بولا- کہ بابا- مجھے ابھی اندھیرا ہی سوجھتا ہے-

۷۴

آپ کو پسند ہے تو آپ لے لیجیئے!- ایک میراسی سے کسی شخص نے پوچھا- کہ تمہارا کیا نام ہے- میراسی بولا کہ میرا نام اُلو کا پٹھا ہے- پاس سے ایک شخص بول اُٹھا- کہ کیا خوب نام تو بہت اچھا ہے- میراسی نے فوراً جواب دیا- کہ آپ کو پسند ہے- تو آپ لے لیجئے- میں کوئی اور نام رکھ لونگا-

۷۵

بالکل صحیح ہے جارج:- فریڈرک تم کل اپنی عمر ۲۱ سال کی بتا رہے تھے- مگر آج ۲۲ سال کی بتاتے ہو- اس قدر جھوٹ
فریڈرک:- بالکل صحیح بات ہے- کل میری ۲۱ ویں سالگرہ تھی- اور آج صبح سے ۲۲ واں سال شروع ہوا ہے-

۷۶

آپ تکلیف نہ کیجئے ایک شخص ڈاکٹر سے دانت بنوا رہا تھا۔ کہ اُس نے کہا کہ اندر بیٹھ کر دانت بنائیے۔۔ ڈاکٹر بولا کہ آپ کچھ تکلیف نہ کریں۔ میں باہر ہی کھڑا ہو کر دانت بنایا کرتا ہوں۔۔

۷۷

خوب موقع دیکھا۔ ایک افیونی کسی گڑھے میں گر گیا۔ اتفاقاً ایک بنیا بھی اُسی میں جا گرا۔ افیونی نے پوچھا کہ آپ کون ہیں۔ بنیا بولا کہ میں بنیا ہوں۔ افیونی بولا تو ذرا سا گڑ دیجئے۔

۷۸

ایک شاعر کی قافیہ بندی؟ راجہ شتاب رائے کے دربار میں ایک نامی شاعر اشرف علی خاں کچھ اشعار کہہ رہے تھے۔ جن کے قافیہ جالیاں بالیاں وغیرہ تھا۔ اتفاق سے ایک مسخرے (جگنو میاں بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ کہنے لگے کہ شاعر صاحب سب قافیے آ گئے۔ لیکن تالیاں نہیں آیا۔ اشرف علی خاں سن کر چپ ہو رہے۔ راجہ صاحب نے فرمایا۔ کہ جگنو میاں کیا کہتے ہیں۔ اشرف علی کہنے لگے۔ لیجئے یہ قافیہ بھی لاتا ہوں ؎

جگنو میاں کی دم جو چمکتی ہے رات کو

سب دیکھ دیکھ اُس کو بجاتے ہیں تالیاں

(از کشن گنج راقم۔ ایس۔ ایم۔ ایس۔ ایچ۔)

۷۹

یہ دودھ کس کا ہے؟ گاہک۔ (دودھ بیچنے والی عورت سے) بہن اس میں آپ کا دودھ کونسا اور ہمسایہ کے گوالن کا کونسا ہے؟

عورت۔ بھائی ہم دونوں کا دودھ اس میں ہے۔ یہ گائے کا دودھ ہے اور وہ بھینس کا ہے؟

۸۰

خوب کہی! خانصاحب نے اپنے کم سن لڑکے سے جو کہ مدرسہ میں تعلیم پاتا ہے، کہا اصغر تیرے اُستاد تشریف لاتے ہیں انہیں بیٹھنے کے لئے کرسی دے۔ اصغر نے جناب والا جیسی وہ مجھکو مدرسہ میں دیا کرتے ہیں۔ ویسی دوں یا مکان سے لادوں"

۸۱

لطائف مکتب

ہمارے پیٹ میں کتنے نقطے ہیں مولوی صاحب نے شاگرد سے مخاطب ہوکر) کہا الف خالی ب کے نیچے ایک نقطہ۔ ت کے اوپر دو نقطہ ث کے اوپر تین نقطے ج کے پیٹ میں ایک نقطہ"

شاگرد نے" اچھا مولوی صاحب یہ بھی بتادیجئے کہ ہمارے پیٹ میں کتنے نقطے ہیں۔ آپ کے پیٹ میں کس قدر ہیں۔ ابا جان کے پیٹ میں کتنے نقطے تھے۔ شاید ابا جان سبق ہی نہیں۔ بتا دیجئے یاد کرلوں۔

۸۲

ہم حساب کرنے نہیں آئے ہیں مولوی صاحب (شاگرد سے مخاطب ہوکر) کہو الف خالی ب کے نیچے ایک نقطہ۔ ت کے اوپر دو نقطہ"

شاگرد" جو کچھ مجھکو سبق دینا ہو وہ دیجئے ہم کو اس حساب سے کیا مطلب۔ گنتی کرنے سے فایدہ کیا

۸۳

اچھا سبق پڑھایا ایک بنئے نے لڑکا معلم کو سونپا اور روز پوچھتا تھا کہ آمدنامہ کب پڑھا دوگے۔ کیونکہ اسے آمدنامہ کی ہوس تھی۔ جب نوبت آمد نامہ پہ پہونچی۔ لڑکے نے سبق آمد۔ آیا۔ پڑھکر سنایا۔ بہت خوش ہوئے چنانچہ

روز بعد آکر دیکھا کہ وہ پڑھ رہا تھا ”جمع غائب“ معلم سے نہایت شاکی ہوئے کہ یہ
تم نے کیا پڑھایا۔ اگر جمع غائب ہو گئی تو باقی کیا رہا“

۸۴

فصاحت کی چنگاری؛ ایک معلم کی شاگرد کو ہدایت تھی کہ بہ فصاحت
و بلاغت گفتگو کرنا چاہئے۔ ایک روز چلم کی چنگاری معلم کی پگڑی پر جا پڑی شاگرد
نے اس طرح اطلاع کی کہ جناب اُستاد مولانا مقتدانا قبلہ و کعبہ ام حضور کی دستار
فضیلت آثار پر ایک اخگر ناہنجار شرر بار آتشکدہ چلم سے باد صبا کی مدد سے پرواز
کر کے حملہ افگن ہے۔ اس عرصہ میں سب پگڑی جل گئی“

۸۵

اچھی کنجوسی سیکھی“ ایک گنوار نے ایک طالب علم سے پوچھا کہ میاں تم
کونسا علم پڑھتے ہو۔ جواب دیا کہ صرف و نحو۔ گنوار یوں بولا لاحول ولا قوۃ صرف
نہ ہو تو بخیلوں کا کام ہے کیا اچھا کام سیکھتے ہو۔

۸۶

ڈاکٹر کے بیمہ کی غلطی (میڈیکل آفیسر)“ افسوس ہے کہ تمہارے دانتوں
کی وجہ سے مجھے تمہارا رد کر دینا پڑیگا۔ تم فوج میں بھرتی نہیں ہو سکتے“
بھرتی ہونیکا امیدوار“ ڈاکٹر صاحب تم بڑی غلطی کر رہے ہو۔ میں جرمنوں
کو دانتوں سے نہیں کاٹنا چاہتا۔ میں انہیں گولی سے مارنے جاتا ہوں“

۸۷

جنگ کے دنوں میں جرمنی کا کام“ ایک اجنبی نے لنڈن میں ایک
شریر لڑکے سے پوچھا کہ ”ہسپتال جانے کا قریب تر راستہ کونسا ہے“
لڑکے نے جواب دیا ”ابھی جرمنی کے واسطے تین چیرز دیکر دیکھو“ (یعنی تم ایک منٹ میں
پیٹ کر زخمی ہو جاؤ گے۔ اور لوگ تمہیں خود بخود اُٹھا کر ہسپتال تک پہنچا
دیں گے)“

۸۸

جنگ کے دنوں میں جرمنی زبان بولتی ہو "لنڈن کے ایک زنانہ کلب میں چار لیڈیاں آپسمیں ہنسی مخول کی بات چیت کر رہی تھیں جنمیں سے دو سکاٹلینڈ کی رہنے والی تھیں۔ اور انہوں نے ایک دو باتیں آپسمیں اپنے صوبہ کی زبان میں کیں۔ اس پر ایک دوسری نے کہا کہ خیر اچھا ہوا۔ یہاں کسی نے تمہیں بات کرتے نہیں سنا۔ لیکن اگر میں تمہاری جگہ ہوتی تو آج ایک لفظ جرمنی زبان کا نہ بولتی"

۸۹

جنگ کا اثر کھانے پر "میری رکابی گیلی ہے" میاں نے ایک موقعہ پر کھانے کی میز پر بیٹھکر کہا۔ چپ رہو بیوی نے کہا۔ یہ تمہارا شوربہ ہے جنگ کے دنوں میں ہر چیز مہنگی ہو گئی ہے۔ اس لئے تھوڑی ملتی ہے"

۹۰

ایک تاریخی واقعہ "میری تمہیں معلوم ہے کہ ولیم فاتح ہیسٹنگز کی جنگ کے بعد کہاں گیا تھا"

وہ پہلی ٹرین میں لنڈن کو سوار ہو آیا تھا۔ مگر میری تمہیں معلوم نہیں کہ اس زمانہ میں ٹرین جاری نہیں تھی۔ مگر مسٹر براؤن نے تاریخ کی کتاب میں اس طرح لکھا ہے۔ کہ وہ اپنی ٹرین سمیت کوچ کر کے لنڈن پہنچگیا۔ (ٹرین کے معنی در اصل قطار کے ہیں یعنے لاؤ لشکر سمیت)

۹۱

مسکراہٹ نے پھنسا دیا "مسٹر جیکب لنڈن کا مشہور مصنف بیان کرتا ہے۔ کہ جب میں بحیثیت جنگی نامہ نگار کے جاپان میں تھا۔ میں وہاں کے لوگوں کی تصویریں اوتار رہا تھا۔ اور قابل دید مقاموں کے فوٹو لے رہا تھا ایک روز بازار سے گذر رہا تھا۔ کہ ایک جاپانی جنٹلمین نے مسکراتے ہوئے

روز بعد آکر دیکھا کہ وہ پڑھ رہا تھا (جمع غائب) معلم سے نہایت خفا ہوئے کہ یہ تم نے کیا پڑھایا۔ اگر جمع غائب ہو گئی تو باقی کیا رہا؟"

۸۴ فصاحت کی چنگاری

ایک معلم کی شاگرد کو ہدایت تھی کہ بہ فصاحت و بلاغت گفتگو کرنا چاہئے۔ ایک روز چلم کی چنگاری معلم کی پگڑی پر جا پڑی شاگرد نے اس طرح اطلاع کی کہ جناب اُستاد مولانا مقتدانا قبلہ و کعبہ ام حضور کی دستار عظمت آثار پر ایک اخگر نا ہنجار شرر بار آتشکدہ چلم سے بادِ صبا کی مدد سے پرواز کر کے حملہ آگن ہے۔ اس عرصہ میں سب پگڑی جل گئی"

۸۵ اچھی کنجوسی سیکھی

ایک گنوار نے ایک طالب علم سے پوچھا کہ میاں تم کونسا علم پڑھتے ہو۔ جواب دیا کہ صرف و نحو۔ گنوار یوں بولا لاحول ولا قوۃ صرف نہ ہو تو بخیلوں کا کام ہے کیا اچھا کام سیکھتے ہو۔

۸۶ ڈاکٹر کے بیمہ کی غلطی

امیدِ میڈیکل آفیسر" افسوس ہے کہ تمہارے دانتوں کی وجہ سے مجھے تمہارا رد کر دینا پڑیگا۔ تم فوج میں بھرتی نہیں ہو سکتے"
بھرتی ہونیکا امیدوار" ڈاکٹر صاحب تم بڑی غلطی کر رہے ہو۔ میں جرمنوں کو دانتوں سے نہیں کاٹنا چاہتا۔ میں انہیں گولی سے مارنے جاتا ہوں"

۸۷ جنگ کے دنوں میں جرمنی کا کام

ایک اجنبی نے لندن میں ایک شریر لڑکے سے پوچھا کہ ہسپتال جانے کا قریب تر راستہ کونسا ہے"
لڑکے نے جواب دیا" ابھی جرمنی کے واسطے تین چیرز دیکر دیکھو" (یعنی تم ایک دم چیٹ کر زخمی ہو جاؤ گے۔ اور لوگ تمہیں خود بخود اٹھا کر ہسپتال تک پہنچا دیں گے"

۸۸

جنگ کے دنوں میں جرمنی زبان بولتی ہو "لنڈن کے ایک زنانہ کلب میں چار لیڈیاں آپسمیں معمولی بات چیت کر رہی تھیں جنمیں سے دو سکاٹلینڈ کی رہنے والی تھیں۔ اور انھوں نے ایک دو باتیں آپسمیں اپنے صوبہ کی زبان میں کیں۔ اس پر ایک دوسری نے کہا کہ خیر اچھا ہوا۔ یہاں کسی نے تمہیں بات کرتے نہیں سنا۔ لیکن اگر میں تمہاری جگہہ ہوتی تو آج ایک لفظ جرمنی زبان کا نہ بولتی"

۸۹

جنگ کا اثر کھانے پر "میری رکابی گیلی ہے" زبیاں نے ایک موقع پر کھانے کی میز پر بیٹھکر کہا۔ چپ رہو بیوی نے کہا) یہ تمہارا شوربہ ہے جنگ کے دنوں میں ہر چیز مہنگی ہو گئی ہے۔ اس لئے تھوڑی ملتی ہے"

۹۰

ایک تاریخی واقعہ "میری تمہیں معلوم ہے کہ ولیم فاتح ہیسٹنگز کی جنگ کے بعد کہاں گیا تھا"

وہ پہلی ٹرین میں لنڈن کو سوار ہو آیا تھا۔ مگر میری تمہیں معلوم نہیں کہ اس زمانہ میں ٹرین جاری نہیں تھی۔ مگر مسٹر براؤن نے تاریخ کی کتاب میں اس طرح لکھا ہے۔ کہ وہ اپنی ٹرین سمیت کوچ کر کے لنڈن پہنچگیا۔ (ٹرین کے معنے دراصل قطار کے ہیں یعنے لاؤ لشکر سمیت)

۹۱

مسکراہٹ نے پھنسا دیا "مسٹر جیکب لنڈن کا مشہور مصنف بیان کرتا ہے۔ کہ جب میں بحیثیت جنگی نامہ نگار کے جاپان میں تھا۔ میں وہاں کے لوگوں کی تصویریں اوتار رہا تھا۔ اور قابل دید مقاموں کے فوٹو لے رہا تھا ایک روز بازار سے گذر رہا تھا۔ کہ ایک جاپانی جنٹلمین نے مسکراتے ہوئے

میری طرف اشارہ کیا۔ وہ ایک ڈیوڑھی میں کھڑا تھا۔ میں نے خیال کیا کہ جا کر نوکری اور کچھ بات چیت کے لئے بلایا ہوگا۔ میں اندر جا گھسا اور وہاں جا کے کیا دیکھتا ہوں کہ میں بطور ایک روسی جاسوس کے پولیس کے ہاتھوں میں جا پڑا ہوں یعنی انہوں نے مجھے خیال کیا کہ میں روسی جاسوس ہوں۔ اس واسطے گرفتار ہوگیا ہوں ؎

۹۲

فوج کی نوکری

ایک میراسی فوج کی بھرتی ہوگیا۔ شامت اعمال سے اس فوج کو اسی سال لڑائی پر جانے کا حکم ملا۔ جب میدان جنگ میں توپوں اور بندوقوں کی دہشتناک آوازیں کان میں پڑیں۔ اور کشتوں کے پشتے نظر آئے۔ تو میراسی صاحب بہت گھبرائے اور نوکری پر ہزار ہزار نفرین کرکے بولے ؏

تن تنی بچائے جہاں کھائے شکر گھی: اس نوکری ایسی تیسی جس سے جاوے جی

۹۳

خوئے بدرا بہانہ بسیار

جنگ کے دنوں میں ایک مراسی کی بی بی نے صلاح دی کہ وہ بھی فوج میں بھرتی ہو جائے۔ آج کل کاسرکو آدمیوں کی ضرورت ہے تو تمہاری تنخواہ سے ہم فاقہ کشی سے تو بچ جائیں گے۔ مراسی نے کہا کہ بی بی میں تو نہیں جاتا۔ شاید میں پہلی گولی سے ہی نہ مر جاؤں بی بی نے کہا کہ جنہیں خدا بچانا چاہتا ہے۔ وہ موت کے منہ میں جا کر بھی بچ آتے ہیں ؎

میراسی نے ایک نائی سے اخروٹ منگوائے۔ عورت نے مسور پکا کر اس کے سامنے رکھدی اور چونکہ بعض دانے بالکل نہیں گلے تھے۔ اس لئے میراسی کے پوچھنے پر جواب دیا کہ دیکھو جسکو رکھے سائیاں اُسے مار نہ سکے کو۔ یہ دانے بھی آگ پر رہے۔ مگر نہیں گلے۔ میراسی نے فوراً جواب دیا کہ کیا جانے کہ میں بھی اُن دانوں میں سے ہوں جو آگ پر گل گئے ہیں ؎

۹۴

مطلب پرستوں کی بات کا اعتبار نہ کرو:- بوڑھا باپ:- (اپنی بیٹی سے) لیکن بیٹی میں تمہیں ہمیشہ کہتا رہتا ہوں۔ کہ ان مطلب پرست اور خوشامدیوں کی باتوں کا ہرگز اعتبار نہ کیا کرو"

بیٹی " باپ میں نے کب اعتبار کیا ہے"

باپ - کیا تم نے اس نوجوان کا کرایہ کا مکان اس کا اپنا زر خرید سمجھ کر اس سے شادی کا اقرار نہیں کیا"

۹۵

شبنم کا سبب ہے" ایک شخص دودھ میں پانی ملا کر فروخت کرتا پھرتا تھا کہ ایک خریدار نے پتلا دودھ دیکھ کر کہا کہ تمہارا دودھ بہت پتلا ہے۔ شاید تم اس میں پانی ملا کر بیچتے ہو دودھ فروخت کرنے والا بولا کہ آج کل چونکہ گائیوں پر شبنم بہت پڑتی ہے۔ اس لئے دودھ کا پتلا پن شبنم کی وجہ سے ہے"

۹۶

میرے گھوڑے پر لگا دو" ایک ننھے بچہ کو اس کے باپ نے ۴ آنے پیسے اس غرض سے دئیے کہ وہ انہیں آتشبازی پر لگا کر اپنا دل خوش کرے۔ ایک عیار سوار جو پاس سے گذر رہا تھا۔ اور جس کے گھوڑے کا نام آتشبازی مشہور تھا۔ بچہ سے مخول کرتے ہوئے کہنے لگا۔ کہ یہاں ۴ کے پیسے میرے گھوڑے پر لگا دو۔

۹۷

تیرھواں نمبر منحوس ہوتا ہے" ولیم" میں نے اس لڑکی سے کوئی بارہ دفعہ یہی پوچھا ہوگا۔ مگر اس مغرور نے ہر دفعہ انکار ہی کیا"
جونس نے مگر اب ہرگز نہ پوچھنا کیونکہ تیرھواں نمبر بالکل ہی منحوس ہے"

۹۸

صرف روئیدار کپڑوں کا سبب ہے؟ ہنری نے تم اب پہلے کی نسبت بہت موٹے نظر آتے ہو۔ تمہارے صحت اچھی ہو گئی ہے۔
جان بل۔ بیشک ہنری صرف اس لئے کہ میں نے اندر روئی دار کپڑے پہن رکھے ہیں۔

۹۹

بلا ڈونا بانیہ بلو؟ ایک عورت نے جو بہت دبلی پتلی تھی ایک سہیلی سے پوچھنے لگی کہ میں کس چیز کا استعمال کروں کہ موٹی ہو جاؤں۔
دوسری عورت نے تم بلاڈونا بدن کو ملا کرو۔ بلاڈونا۔ میرے بھائی کی آنکھ میں بلاڈونا ڈالا گیا تھا۔ اور اس کی آنکھوں کی پتلی پھیل کر چوڑی ہو گئی تھی۔

۱۰۰

اچھی دعا لگی ایک عورت اپنے بیٹے کو ایک ملاں کے پاس گئی کہ آپ اسے پڑھایا کریں۔ اگر آپ کی طفیل یہ بچہ لکھ پڑھ جاوے گا تو بڑا ہو کر کما کھاوے گا۔ اور آپ کے سر کو دعا دیگا۔ میاں جی نے لڑکے کو پڑھانا شروع کیا چنانچہ جب لڑکا الف ب کا قاعدہ ختم کر چکا تو اس کی والدہ ایک دن بچہ سے کہنے لگی کہ بیٹا استاد کے سر کو دعا دیا کرو۔ جو تمہیں علم پڑھاتا ہے۔ اور جس کی دعا سے تم بڑے ہو کر آسودہ ہو جاؤ گے۔ اگلے روز استاد سوتا پڑا تھا۔ کہ لڑکا سرہانے بیٹھ کر زور زور سے کہنے لگا۔ میاں جی ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھے۔ جلدی سے جو اٹھے تو ہوا لگ کر گرم سرد ہو کر سر درد کرنے لگ گیا۔ لڑکا خوش خوش مگر دوڑا آیا اور والدہ سے کہنے لگا۔ کہ میری دعا کا پہلا اثر تو میاں جی کے سر کو فوراً ہوا والدہ نے پوچھا تو بچہ بولا کہ آج اس کا سر درد کرنے لگ گیا۔

۱۰۱

اندھا تو مستجاب الدعوات نکلا ایک صاحب نے دور سے ایک اندھا

اس نابینا سے ... کروں - چنانچہ ایک قدم اس سے ایک ٹکر جالی - وہ بے
... لگا - اس پر ہمارے مصنوعی نابینا صاحب بولے - بھائی جان
مجھے معاف رکھنا - میں آنکھوں سے معذور ہوں - اس کے بعد اس نے
دو روپے گننا شروع کیا - نابینا نے کہا - آپ کے ہاتھ میں کیا ہے
اس نے کہا روپے - کہا میرے ہاتھ پر رکھو - جونہی اس نے رکھے - نابینا اس
قبضہ میں کر کے ایک طرف ہو گیا - گویا بھاگ گیا"

مصنوعی نابینا نے سوانگ کو پورا کرنے کی خاطر پہلے تو رحم کی التجا کی - پھر
ایک اینٹ اٹھائی اور کہا کہ الٰہی تو اس وقت میری مدد کر - اور اس غاصب
کے ہاتھ پر اس اینٹ کو لگوا - پھر اینٹ ایسی تاک کر ماری کہ اندھے کے ہاتھ
جا لگی - پھر ایک دعا کی اور ایک اینٹ اس کے کندھوں پر ماری - اندھا
بھاگا - مگر یہ تعاقب کرتا جاتا اور کہتا جاتا کہ الٰہی یہ پتھر جو میں نے اٹھایا
اس غاصب کے سر پر ایسا لگے کہ اس مردود کی جان بھی نکل جائے - اندھے
صاحب سمجھے کہ اس کی دو دعائیں پہلے تو قبول ہو چکی ہیں - اگر قبول ہو
تو سر کھل جائیگا - اس لئے کہا کہ میں روپیہ آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں
اس کے بعد دونوں دوستوں نے اپنی اپنی راہ لی"

۱۰۲

بیشک آپ پوچھ سکتے ہیں شریف آدمی: "میاں لڑکے کیا
میں تم سے پوچھ سکتا ہوں کہ ہسپتالوں کو کونسا راستہ جاتا ہے"

لڑکا: "بیشک آپ پوچھ سکتے ہیں"؟

شریف آدمی: "تو پھر بتاؤ کونسا راستہ جاتا ہے"

لڑکا: "افسوس کہ مجھے معلوم نہیں"

۱۰۳

مانگنے کا طریقہ؟ گداگر: "بیگم صاحبہ! کل آپ نے بڑی مہربانی کی جو پہننے کی قمیص عنایت کی"
لیڈی: "آپ مجھ سے کیا کہنا چاہتے ہو؟"
گداگر: "حضور کھانا کھلا دیجئے تاکہ مجھے کچھ طاقت ہو اور میں قمیص پہن سکوں۔ حفظ الرحمٰن

۱۰۴

تحریر پر گذارہ ہے۔ ا: "آج کل تم کیا کام کرتے ہو؟"
ب: "میرا تحریر پر گذارہ ہے"
ا: "کیا تم کوئی کتاب یا ناول لکھ رہے ہو؟"
ب: "نہیں تحریر سے میرا یہ مطلب ہے۔ کہ میں ہر روز اپنے چچا کی طرف روپے کے لئے خط لکھا کرتا ہوں"

۱۰۵

دروازہ تک جانے کی وجہ؟ مہمان: "آپ میرے ساتھ دروازہ تک جانے کی تکلیف نہ کیجئے"
میزبان: "جناب اس میں کوئی تکلیف نہیں۔ جب میں تمہیں اپنے دروازہ پر دیکھوں گا تو مجھے بڑی خوشی ہوگی"

۱۰۶

اچھی بیماری نکالی؟ محقق ڈاکٹر: "بوڑھے گنوار جاٹ سے، تم اپنی طوالت عمر کو کس امر سے منسوب کرتے ہو؟"
جاٹ: "جو طوالت عمر کے معنے نہیں جانتا تھا۔ حیران ہو گیا۔ حضور مجھے یہ بیماری کبھی ہوئی ہی نہیں"

زید۔ جو بڑا احمق تھا
میں خوشی سے تمہارے جنازہ پر جاؤنگا! بکر سے، "تم مجھے عمر کے جنازہ کے ساتھ چلنے کے لئے کہتے ہو۔ میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں کہ میں اُن لوگوں کے جنازہ کے ساتھ جانا دھوکہ بازی سمجھتا ہوں کہ جن سے عمر بھر نفرت رہی ہو۔ البتہ جب تم مروگے تو میں ایمان سے کہتا ہوں کہ میں تمہارے جنازہ کے ساتھ بڑی خوشی سے جاؤنگا"

۱۰۸

گھاس چرانے کی معقول وجہ! جج "تم نے کیوں گھاس چرائی؟"

ملزم "جس نے گھاس چرا کر فروخت کی تھی، حضور پیٹ کے لئے"

جج جو بڑا ظریف الطبع تھا، "کیا تم گھاس کھایا کرتے ہو"

۱۰۹

ہمارے بہادر میدان سے بمشکل لوٹتے ہیں؟ انگلستان کے جنگی اسلحہ خانہ ایلڈرشاٹ میں ایک فوجی ریویو کے موقعہ پر ایک غیر ممالک کا اتاچی کئی ایک سٹاف افسروں سے اینڈے بینڈے سوالات پوچھ رہا تھا آخر اس نے ایک بڈھے انگریز کرنیل سے پوچھا کرنل اس کی کیا وجہ ہے کہ جب تم حملہ کا بگل بجاتے ہو تو ذرا سا بجاتے ہو لیکن جب واپسی کا بجاتے ہو تو بہت دیر بجاتے ہو۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ بڈھے سپاہی نے کہا کہ جناب برٹش سپاہی جب حملہ کرنے جاتا ہے۔ وہ اس قدر بے صبر ہوتا ہے کہ ذرا سے بگل کے اشارہ سے حملہ کر دیتا ہے۔ لیکن جب اُسے واپس لوٹنے کی ضرورت پڑتی ہے تو تمام بینڈ باجے بجائیں جب میدان کی طرف پیٹھ کرتا ہے"

۱۱۰

بہت عمدہ یادگار بنادی! ایک شخص سفر میں تھا کہ اُسے خبر ملی کہ اس کا ایک دوست مر گیا ہے۔ جب سفر سے واپس آیا تو دوست کی بیوہ

کے پاس جا کر افسوس کرنے لگا۔ رخصت ہونے سے پیشتر اس نے بیوہ سے
پوچھا کہ تمہارا مرحوم شوہر میرا بہت ہی پیارا دوست تھا۔ کوئی ایسی چیز چاہتا
ہوں جو اس کی یادگار کے طور پر رکھوں۔ بیوہ نے جب اس کی آنکھیں آنسوؤں
سے تر تھیں اس کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا۔ اور کہا۔ آپ جیسے عزیز اور معزز
دوست کے لئے میرا جسم اور جان ہی حاضر ہے۔"

۱۱۱ جنگ کا قیدی: بلجیم میں ایک انگریز سولجر ایک تر ایک مرغ لیکر شام
کو اپنے کیمپ میں جا رہا تھا کہ اس کے کرنیل نے اسے روک کر پوچھا کہ کہیں یہ
مرغا چرا کر تو نہیں لائے۔
سولجر نے جواب دیا۔ نہیں جناب یہ ایک دیوار پر بیٹھا تھا جیسے اسے انگلستان
کے نام پر بانگا ... تو یہ نہیں مانا۔ اور میں نے بطور جنگ کے قیدی کے طور
اسے گرفتار کر لیا ہے۔

۱۱۲ مارشل لا کا بھائی بھی نکل پیما: انگلستان میں آج کل شراب
کی دوکانیں سویرے بند ہونے لگی ہیں۔ اس پر دو جاہل شرابی دوست خوش
ان میں سے ایک نے جو تھوڑی دیر پیشتر فریق کا ممبر تھا طنزاً یہ کہا۔ یہ بھی
لائیڈ جارج کا کام معلوم ہوتا ہے۔ دوسرے نے کہا یہ غالباً مارشل لا کا اثر
ہوگا۔ کہ شراب خانے بہت سویرے بند ہو جاتے ہیں۔ تو پہلے نے کہا کہ
مارشل لا نہیں بوزلا کا بھائی ہوگا۔ (واضح رہے کہ مارشل لا جنگی قانون کو کہتے ہیں)

۱۱۳ یہ اور قسم کا میچ تھا: پنیری فوج کا افسر اپنے ایک اسوار سے
اس کی کیا وجہ ہے کہ تمہارا گھوڑا ہمیشہ پیچھے رہتا ہے۔ تم نے تو مجھ سے کہا
تھا کہ اس نے پانچ چھ مرتبہ ریسوں میں انعام جیتا ہوا ہے۔

بیشک جناب سپاہی نے جواب دیا اگر یہہ بل جوتنے کے پیچھے تو واضح رہے کہ انگلستان میں ہلوں میں ہی گھوڑے جاتے ہیں ؟

۱۱۴

نعمت خداداد :- لنڈن کے بازار میں ایک بشپ نے تین سبزی فروش دیکھی جو کفر بک رہے تھے بشپ صاحب نے مناسب سمجھا کہ یہاں ٹھیر کر انہیں سمجھالوں - انہوں نے ایک سے مخاطب ہو کر کہا تم نے یہہ باتیں کہاں سے سیکھی ہیں - اُس نے بشپ کے کندہے پر تھپکی دیکر کہا - کہیں ایسی باتیں سیکھی جاتی ہیں - یہہ خداداد ہیں "

۱۱۵

ایک شرابی کی سرگذشت :- ایک شرابی شراب کے نشہ میں بدمست ہوکر سرراہ گر پڑا اور اُس کے نے قی کی منہ اس کا آلودہ ہو گیا تھا - اُس کمبخت کو منہ دھونے کا حواس کہاں تھا اور بھی مدہوش ہوکر لیٹ رہا - ایک خارشتی کتا وہاں آپہونچا اور اُس نے اس کے منہ کو بوجہ آلائش قے کے چاٹنا شروع کیا "

شرابی نے سمجھا کوئی نیک از راہ شفقت منہ میرا دھوتا ہے - دل ہی دل میں دعا دیتا تھا کہ کتے نے بعد فراغت اپنی ٹانگ اٹھا کر اُس کے منہ میں پیشاب کر دیا - جب شرابی سے نہ رہا گیا - نہایت تپاک سے بولا بخدا کہ اے جان فدائی تو نے بڑی مہربانی کی کہ گرم پانی میرے منہ دھلانے کو آپ لائے "

شراب خوار چو برخویشتن روا دارد کہ سبلت از قی ناپاک می بیالاید
سگ از مثانہ بگا بریق آب گرم آرد کہ غسل سبلت ناپاک او کند شاید

۱۱۶

قرضہ لینے کے نئے ڈھنگ :- ایک شخص جس کا نام ... تھا نے ایک دوست ... [illegible]

سوہن :- میری دلی خواہش ہے کہ زندگی بھر کبھی کسی سے قرض نہ لوں۔ میں اس وقت کا منتظر تھا۔ جب کہ میں اس امر کو فخر کے ساتھ بیان کر سکوں کہ مجھ پر کسی شخص کا قرضہ نہیں "

موہن :- "یہہ تو نہایت عمدہ خواہش ہے "

سوہن :- "ہاں اسی پر میرا عمل کرنے کا ارادہ ہے۔ لیکن اس وقت مہربانی کر کے ایک روپیہ عنایت کیجئے۔ ایک دو روز میں ضرور آپکو دیدوں گا "

۱۱۷

بلا تو قدموں سے لگی ہوئی ہے :- ایک گویا کسی بخیل کے پاس گیا اور گانا سنا کر انعام چاہا۔ بخیل صاحب تو لحاف تان کر پلنگ پر دراز ہو گئے اور پاؤں دباتے ہوئے خدمتگار کو باہر بھیجدیا۔ مطلب یہ تھا کہ گویا بے نیل مرام ٹلجائے تہوڑی دیر کے بعد گویا چپکے سے اٹھکر خدمتگار کی طرح پاؤں دبانے لگا۔ بخیل نے جانا کہ گویا ٹل گیا اور خدمتگار آیا۔ جلدی سے منہ کھولکر کہا۔ کہ وہ بلا ٹل گئی۔ گویے نے جواب دیا۔ صدقے جاؤں بلا تو قدموں سے لگی ہوئی ہے۔ بن لئے کہاں جاتی ہے "

۱۱۸

خوب شد :- ایک حضرت کو جو بڑھاپے میں نئی دلہن کا شوق آیا۔ تو جناب جھٹ پٹ منگنی کر کے ایک نئی دلہن بیاہ لائے۔ مگر اس ٹبّرے کے جوان لڑکے اور لڑکیاں جو اس دلہن کے ہم سن تھے۔ اس کو ماں کہہ کر نہ پکارتے تھے ایک دن نئی دلہن اپنے بڈھے دولہا سے شکایت کرنے لگی۔ کہ تمہارے لڑکے بہت بے ادب ہیں ہمیں ماں نہیں کہتے۔ بڈھے دولہا نے کہا اچھا میں انکی خبر لیتا ہوں۔ وہ تمکو ماں نہیں کہتے۔ ان کی کیا حقیقت ہے ان کا باپ حرامزادہ بھی تمہیں ماں کہے گا "

۱۱۹

غدار! اُتنے برمنگھم کے اس کارخانہ کا حال سنا ہے۔ جو جرمن فوج کے پاس بھیجنے کے لئے گولیاں بناتے ہوئے پائے گئے ہیں؟"

"غدار! مگر یہہ تو بتاؤ وہ دشمن تک گولیاں پہنچا کیسے سکتے ہیں؟"

"ہمارے سپاہی انہیں اپنی بندوقوں کے ذریعے سے وہاں تک پہونچا دیتے ہیں"

(۴۰) کس کی اشرفی گری ہے؟

ریل گاڑی بھری ہوئی تھی۔ اور کئی مسافروں کے بیٹھنے کے لئے جگہہ نہیں تھی۔ اس لئے وہ کھڑے ہوئے تھے۔ کیونکہ اگلا اسٹیشن ہی وہ مقام تھا جہاں بھاری عرس کا میلا لگا ہوا تھا۔ ریل کے فرش پر کوئی سکہ گرنے کی آواز آئی۔ جسے ایک بڈھے نے جھک کر اٹھا لیا۔ اور پوچھا کہ یہ کس کی اشرفی گری ہے۔ جھٹ کئی آدمیوں نے اپنی جیبوں کو ہاتھ لگا دیئے۔ اور آٹھ نو آدمیوں نے ایک ہی وقت میں کہا کہ میری گری ہے" بڈھے نے ہنسکر کہا تو سبھیں سے ایک آنہ مجھ وصول ہو گیا ہے"

(۴۱) عوض معاوضہ گلہ ندارد

مسٹر ولکنسن جب پہلے پہل اپنا ریفریشمنٹ کھولا۔ تو ایک دفعہ کے کھانے کی قیمت ایک شلنگ مقرر کی۔ ایک روز ایک مسافر نے آکر وہاں کے منتظم سے کچھ کھانا طلب کیا۔ اتفاقاً اسی دن تھوڑا عرصہ پہلے چند آدمی سب تیار کھانا کھا گئے تھے۔ اور اس وقت سوائے ایک روٹی اور تھوڑے سے پنیر کے ٹکڑے کے اور کچھ باقی نہ تھا۔ مسافر چونکہ بہت بھوکا تھا۔ اس نے اُسی کو لیکر کھانا شروع کر دیا۔ لیکن جب ایک شلنگ دینا پڑا۔ اس کو سخت ناگوار گذرا۔ اور رنج پیدا ہوا۔ اسی اثنا میں ولکنسن جو اس ریفریشمنٹ کا مالک تھا آنکلا۔ اس مسافر نے اس سے اس امر کی شکایت کی کہ پوری خوراک کے وہی دام اور صرف ایک نوالہ کے بھی وہی دام۔ یہہ امر نا انصافی ہے۔ گو مالک کو اس بات کا اثر تو بہت کچھ ہوا۔ مگر اس نے اسی وقت یہ جواب

کہ انتظام کے بارہ میں کچھ دخل نہیں دینا چاہتا۔ مسافر دام دیکر چلا گیا۔ اس کے
ایک ہفتہ بعد ولکنس کے پاس ایک پارسل بیرنگ پہنچا جس کا محصول ۲ شلنگ
دینا پڑا۔ ولکنس نے جب اس کو کھولا تو اس کے اندر سے ۳ اینٹیں اور ایک پرچہ
نکلا جس پر لکھا تھا۔ ڈیر ولکنس مجھکو اسبات کا اب تک رنج ہے۔ کہ تم نے مجھسے
بہت زیادہ دام لئے۔ جولس "

۱۴۲

میں فوراً شادی کرلونگی

ایک کنواری لڑکی (اپنے باپ سے)
باپ" انکلسن نے رات مجھ سے شادی کا سوال کیا تھا کہ میرے والد سے دریافت
کرلو۔ سو جس وقت خوبصورت لڑکا آپکے پاس آوے تو اس سے بڑے اخلاق
سے پیش آنا اور ایسا سلوک کرنا گویا تم خود اس کے باپ ہو۔ جب وہ سب باتیں
کرکے میرا سوال کرے تو اس وقت ذرا بے رخی سے برتنا اور کہنا کہ ادبابا
اس کے لئے تو بڑے بڑے رئیس اور کروڑپتی آئے۔ مگر لڑکی نے انکو پسند
نہیں کیا"
باپ " اور اگر میں اسکو صاف جواب دیدوں "
بیٹی " ایسا ہرگز نہ کرنا۔ اور اصل میری طبیعت خود اس پر مائل ہے۔ اگر تم
ایسا کروگے تو میں فوراً اس سے شادی کرلوں گی "

۱۴۳

شادی کرلی ہوگی

رابرٹ " بڑے تعجب کی بات ہے کہ ولیم جب سے
اس کلب سے گیا ہے۔ پھر اس کی کچھ خبر نہیں ملی۔ کیا اس کو آسمان کھا گیا یا
زمین نگل گئی "
ہیرلڈ " اگر زمین نگل جاتی تو اس کی سر کی ٹوپی تو کہیں رہجاتی۔ یا زمین کا
شگاف تو نظر آتا رہتا۔ سچ پوچھو تو اس نے شادی کرلی ہوگی "

۱۴۴

بات کیا نکلی ایک زمیندار کا کسی عدالت عالیہ میں مقدمہ در پیش تھا۔ زمیندار کے وکیل نے اُس کو سمجھا دیا کہ جب تم عدالت میں جاؤ تو رونا شروع کر دینا۔ میں عدالت سے رحم کی درخواست کرونگا الغرض جب زمیندار کمرہ عدالت میں داخل ہوا تو رونے لگا"

جج ۔ (زمیندار) کیا معاملہ ہے۔ تم اس قدر کیوں روتے ہو"

زمیندار " معاملہ کی تو حضور مجھکو کچھ خبر نہیں مجھے تو وکیل صاحب نے رونے کی ہدایت کی ہے""

۱۲۵

رازداری کا نیا طریقہ ۔ مہابیر نے گنگا سہائے سے کہا۔ کہ ہم جو کہتے ہیں کسی سے نہ کہنا۔ لیکن گنگا سہائے نے کہدیا مہابیر نے ناراض ہو کر کہا کہ تم نے ہمارا راز کیوں افشا کر دیا۔ گنگا سہائے نے جواب دیا۔ کہ ناراض ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ رات کے وقت ہم جبید چھپا سکے چھپائے رکھا۔ اور جب ہم نہیں مخفی رکھ سکے۔ تو اُس کو مخفی رکھنے کے لئے ایک دوسرے آدمی کو دیدیا اور تاکید کر دی کہ چھپائے رکھنا"

۱۲۶

جہالت کا عجیب نمونہ ۔ ایک دفعہ ایک دہقان سے کسی نے پوچھا کہ تم اپنے لڑکے کو کیوں نہیں پڑھاتے۔ اس نے جواب دیا کہ اپنے بڑے بیٹے کو پڑھایا تھا۔ وہ فوت ہو گیا۔ اس نے کہا کہ تمہارے دادا ناخواندہ تھے وہ کیوں مرگئے۔ جواب دیا کہ انہیں کی صلاح سے تو پڑھایا تھا"

۱۲۷

دروغگو کی صفائی ۔ منت حسین کو لوگ جھوٹا کہکر چھیڑا کرتے تھے۔ ایک دن اُس نے ناراض ہو کر کہا۔ کہ اگر میں جھوٹ بولتا ہوں۔ تو میرا جھوٹ کوئی کیوں نہیں لیتا۔ الطاف حسین نے جواب دیا کہ تمہارے

منہ سے جھوٹ اس قدر جلد نکلتا ہے۔ کہ کوئی اس کو پکڑ نہیں سکتا"

۱۲۸

مرغی کا درجہ پادری صاحب سکول کا امتحان لے رہے تھے۔ آپنے ایک لڑکے سے پوچھا کہ اوسط کسکو کہتے ہیں لڑکے نے جواب دیا جس میں مرغی ہر سال انڈے دیتی ہے۔ پادری صاحب سخت حیران ہوئے لڑکے نے کہا اگر یقین نہیں آتا تو کتاب کھولکر دیکھ لیں۔ اس میں یہی لکھا ہے کتاب کھائی تو واقعی اسمیں یہ لکھا ہے۔ مرغی ہر سال اوسط میں پانچسو انڈے دیتی ہے"

۱۲۹

مالدار کی بیٹی ہوگی ؟ ایک خاوند زیادہ رات گئی گھر آیا۔ اس کی بی بی ایسی نہ تھی۔ جو بغیر خبر لئے چھوڑ دیتی"

بی بی۔ تم ساڑھے پانچ بجے کی ٹرین سے کیوں نہیں آئے"

خاوند۔ میں نے ایک شخص سے پوچھا۔ کہ جس ٹرین سے میں جانے والا ہوں وہ کون سے پلیٹ فارم پر ٹھہرے گی۔ اور اس نے کہا جہاں تم کھڑے ہو وہاں سے دائیں طرف کو لوٹ جاؤ"

بی بی۔ تو پھر تم لوٹے"

خاوند۔ مجھ سے غلطی ہو گئی۔ میں بجائے دائیں کے بائیں لوٹ گیا۔ اس لئے دیر ہو گئی

بی بی۔ تو آپ اب تک دایاں بایاں ہی نہیں جانتے یہ کہکر غصہ کی حالت میں بڑبڑاتی ہوئی بستر پر جاکر لیٹ گئی"

(راوی) یہ تیزی بلا وجہ نہیں۔ یا تو بی بی صاحبہ حسین ہونگی یا مالدار کی بیٹی" (حکیم حاجی قمر علی)

۱۳۰

اسمیں بھی کوئی بھید ہوگا؟ کمسن لڑکا" اپنے باپ کو ایک روز معمول سے پہلے آتا دیکھکر گلے لپٹ گیا۔ جب کہ اس کی والدہ اپنی عادت کے

موافق یا ناقابلیوں کے یہاں چائے پینے گئی تھی اور کہا مدت سے میں اسی انتظار میں تھا۔

والد:۔ یہ کیوں؟

لڑکا:۔ اباجان۔ میری اماں سے ذکر نہ کیجئے گا۔ وہ بہت تند مزاج ہیں۔ اور جہاں تک میرا خیال ہے۔ میں کہہ سکتا ہوں کہ ان کو بچوں کی پرورش کے اصول مطلق یاد نہیں ہیں"

والد۔ اس خیال کے پیدا ہونے کا باعث کیا ہے؟

لڑکا۔ مجھکو نیند نہیں آتی۔ تو وہ مجھکو بستر پر جانے کی تاکید کرتی ہیں۔ اور جب کہ میں میٹھی نیند میں ہوتا ہوں۔ تو مجھکو جگا دیتی ہیں"

(راوی) اس میں بھی کوئی بھید ہوگا،"

۱۳۱

مزا کرکرا ہوگیا۔ خواستگار اور مطلوبہ دروازے میں کھڑے تھے

خواستگار۔ اے پارۂ دل میں تم کو کیسا چاہتا ہوں"

مطلوبہ۔ اور میں کیسی فریفتہ ہوں تم میرے ایام زندگی کی روشنی ہو۔ تم میرے بقائے زیست کی روشنی۔ اور تم ۔۔۔۔۔ اتنے میں ۔۔۔

مطلوبہ کا والد۔ غصے کے لہجہ میں یہ روشنی ایک دم بند کردو اور اپنے بستر پر جاؤ

(راوی) مزا کرکرا ہوگیا"

۱۳۲

واؤ تو اچھا تھا مگر خالی گیا۔ ایک خواستگار" لیڈی کے بہت ہی قریب جا کر کہا میں ان خواستگاران میں سے اول نہیں جن کو آپ جانتی ہے"

لیڈی۔ قبل اس کے کہ میں آپ کو کوئی قطعی جواب دوں۔ میں آپ سے چند سوالات کے جوابات چاہتی ہوں"

خواستگار۔ فرمائیے۔ فرمائیے"

لیڈی۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ میرا باپ بہت بڑا تاجر ہے"
خواستگار" بے شک"
لیڈی۔ آپ یہ بھی جانتے ہوں گے۔ کہ اُن کے بعد اُن کی بے شمار دولت مجھکو ملے گی"
خواستگار" اس میں کوئی کلام نہیں"
لیڈی کیا آپ واقف ہیں کہ پچاس ہزار پونڈ نقد بینک میں اور نصف لاکھ کی جائداد میرے نام پر ہے"
خواستگار۔ اسمیں ذرہ برابر فرق نہیں"
لیڈی" آپ سے پوشیدہ نہیں کہ میرے جواہرات پچاس ہزار پونڈ بیمہ شدہ ہیں۔ اور پندرہ ہزار کی موٹر اور گھوڑا گاڑی اس کے علاوہ ہے"
خواستگار" سب پر روشن ہے"
لیڈی۔ پس اگر ایک ہزار آدمی اسی سرگرمی کے ساتھ خواستگاری کریں تو ان میں اور آپ میں کیا فرق ہو سکتا ہے۔ اچھا سلام
(ملا دی ۔ داؤ تو اچھا تھا مگر خالی گیا)

۱۳۳ اپنی رائے کا اظہار کس سنجیدگی سے کیا ہے

ایک متمول شخص نے اپنی جوان اکلوتی بیٹی سے پوچھا کہ ایک نو عمر عقیل ہین کو اس نے ڈرائینگ روم میں فاخرہ لباس پہنے دو چار بار انتہائے شام کے وقت دیکھا ہے ان کا پیشہ کیا ہے جوان مس (خودداری مگر بھولے پن سے کہتی ہیں) ابا جان اس وقت تک تو وہ بیکار ہیں۔ لیکن ایک بالغہ مالدار لیڈی کے یہاں لائف کمپینین (ہم نشین زندگی) کا عہدہ عنقریب قبول کرنے پر نہایت بے تابی کے ساتھ غور کر رہے ہیں
(ملا دی۔ واہ واہ اپنی رائے کا اظہار کس سنجیدگی سے کیا ہے"

رونے کی معقول وجہ ملاقاتی۔ "میرے چھوٹے بچے تم کیوں رو رہے ہو؟"

بچہ۔ "میرے تمام بھائیوں کو آج چھٹی ہے مگر مجھے چھٹی نہیں ملی!"

ملاقاتی۔ "اوہ۔ یہ تو بُری بات ہے۔ ایسا کیونکر ہوا۔"

بچہ (سسکیاں لیتے ہوئے)۔ "میں ابھی مدرسے نہیں جاتا!"

۱۳۵

ناکام تجویز ایک بخیل کو مجبوراً کسی لیڈی کو تحفہ بھیجنے کی ضرورت لاحق ہوئی۔ وہ ایک دوکان میں بارادہ خریداری داخل ہوا۔ شیشے کے ایک ظرف کو بارہ ٹکڑوں میں ٹوٹا ہوا پاکر اس کی قیمت دریافت کی۔ دوکان والے نے کہا کہ یہ بالکل ناکارہ ہے۔ اور اس کی قیمت کوئی نہیں۔ البتہ اسے پیک کرکے بھیجنے کی اجرت لوں گا۔ بخیل یہ ظرف شکستہ لیڈی کو بھیجنے کی ہدایت کرکے چلا آیا۔ اور بجائے خود خیال کیا کہ لیڈی تصور کریگی۔ کہ شیشہ کا برتن اس کے مکان کو بھیجے جانے کے اثناء میں ٹوٹ گیا ہے۔ بخیل جب نتیجہ معلوم کرنے کے لیڈی کے مکان پر پہونچا۔ تو اس نے دیکھا کہ دوکاندار نے آبگینہ شکستہ کے ہر ایک ٹکڑے کو علیحدہ پیک کرکے اور کاغذ میں لپیٹ کر بھیجا ہے۔"

۱۳۶

تکلیف دہ گاہک ایک نوجوان لیڈی ایک سوداگر کی دوکان کے دکھاوے کا بلا ارادہ خریداری معائنہ کرتی ہوئی ایک ڈیپارٹمنٹ میں داخل ہوئی جہاں کمبل فروخت کئے جاتے تھے۔ کمبل کے بعد کمبل لیڈی کو دکھائے گئے مگر وہ یہی کہتی رہی۔ کہ اور دکھاؤ۔ اور لاؤ۔ آخرش لیڈی یہ کہتی ہوئی اٹھی "مگر میں دراصل کوئی کمبل خریدنا نہیں چاہتی بلکہ صرف ایک دوست کا انتظار کر رہی ہوں"۔

(دوکان کا اسسٹنٹ) (ظاہر خندگی سے) "لیڈی صاحبہ مہربانی سے ایک

لحظہ ٹھہر جائیے۔ الماری میں صرف ایک کمبل رہ گیا ہے۔ شاید آپ کا دوست اس کمبل کے اندر ہی ہو"

۱۳۷

بھول جانے کی مہلت فرینڈ۔ کیا تم بھول گئے۔ کہ تم نے میرے پانچ ڈالر دینے ہیں"

ٹڈ۔ ابھی نہیں۔ البتہ اگر مہلت دو گے تو پھر بھول جاؤں گا"

۱۳۸

خلوص کا امتحان شفیق باپ۔ بیٹی اگر چہ شوہر کی خواہش ہے تو مسٹر گلڈ ہارٹ دبیک تی ( ) سے شادی کر لو۔ وہ بلاشبہ تمہارا سچا چاہنے والا ہے"

لڑکی۔ ابا آپ کو کس طرح معلوم ہوا"

شفیق باپ۔ میں چھ ماہ سے اس سے روپیہ قرض لے رہا ہوں۔ مگر اس پر بھی اس نے ہمارے گھر آنا نہیں چھوڑا"

۱۳۹

اصلی پوستین پوستین فروش کسی عورت کے پاس ایک پوستین فروخت کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ چنانچہ اس نے کہا کہ لیڈی صاحبہ میں ذمہ داری کرتا ہوں کہ شکنگ (شمالی امریکہ کے حیوان) کی اصلی پوستین ہے اور پائدار بھی اس قدر ہے کہ سالہا سال پہن سکیئے"

عورت۔ لیکن فرض کیجئے کہ اگر بارش میں بھیگ جائے تو اس پر پانی کا کیا اثر ہوگا۔ یہ خراب تو نہ ہو جائے گی۔ پوستین فروش۔ میڈم اس کا میرے پاس صرف ایک جواب ہے۔ کیا آپ نے کبھی دیکھا ہے۔ کہ شکنگ بارش میں چھتری ساتھ لے جاتا ہے"

۱۴۰

اقرار کو نبھاتا ہے سمتھ: جان میرا خیال تھا کہ تم اقرار کے سچے نہیں ہو مگر اب میں نے اپنی رائے تمہاری بابت بدل لی ہے"

جان: بہت اچھا ہوا کہ تم راہ راست پر آگئے۔ مگر یہ تو بتاؤ کہ تبدیلی رائے کا کیا باعث ہوا؟"

سمتھ: تمکو یاد ہوگا کہ تم نے دو پونڈ مجھ سے قرض لئے تھے"

جان: ہاں پھر؟"

سمتھ: تم نے کہا تھا کہ اگر میں تمکو روپیہ قرض دوں گا تو تم ہمیشہ کے لئے میرے ممنون رہوگے"

جان: ہاں درست"

سمتھ: تم اپنے اقرار کو برابر نبھا رہے ہو"

۱۴۱

کفایت شعار نوکر: امیر: مجھ کو اس قسم کا نوکر درکار ہے جو بہت ہی کفایت شعار ہو"

امیدوار: ہاں جناب میں اسی قسم کا ہوں۔ سابقہ مالک نے مجھ کو اسی وجہ سے موقوف کر دیا تھا"

امیر: اس واسطے موقوف کر دیا تھا کہ تم کفایت شعار کیوں ہو"

امیدوار: ہاں حضور اسی واسطے کفایت شعاری سے میں مالک کے کپڑے پہن لیا کرتا تھا"

۱۴۲

حکیم صاحب کا نسخہ: ایک شخص ایک حکیم صاحب کے پاس آیا اور شکایت کی کہ جناب میری طبیعت میں کچھ تغیر واقع ہو گیا۔ براہ مہربانی اس کا کچھ علاج بتلائیے۔ حکیم نے پوچھا کیا کیفیت ہے۔ کہا پہلے میں جب صبح کو اٹھا کرتا تھا تو ۲ روٹیاں کھایا کرتا تھا۔ بعد از دوپہر ۱ روٹیاں اور تھوڑا سا گوشت

۲۰ یعنی کل پچاس روٹیاں کھاتا تھا۔ اب اس سے زیادہ نہیں کھا سکتا۔ حکیم صاحب نے فرمایا نسخہ لکھدیتا ہوں استعمال کیجئے۔ انشاءاللہ بہت جلد آرام ہوگا۔
اس کے بعد اُس نے حسب ذیل نسخہ لکھا :-

عناب ۵ من۔ سپستان وگل بنفشہ ایک من۔ ہلیلہ زرد تین من۔ غاریقون نصف من۔ اسطوخودوس ایک من۔ ان سب دوائیوں کو ایک سو من پانی میں جوش دیں۔ جب ۲ من رہجاوے۔ اس میں دس من ترنجبین اور ۵ من شیر خشت ملاکر شربت تیار کریں اور پھر پی جائیں۔ بہت جلد آرام ہوگا۔

۱۴۳ اوڑھنے کو دے جائیگا

ایک چور ایک گھر میں گھسا دیکھا کہ ایک جوان سویا ہوا ہے۔ چور نے چادر کندھے سے اتار کر زمین پر پھیلادی۔ کہ جو چیز ملے اسمیں ڈالنا چاہیئے۔ تمام گھر کے اندر پھرا کچھ نہ پایا۔ ناچار چادر اٹھانے کو آیا۔ دیکھا تو نوجوان اس کے اُوپر سویا پڑا ہے۔ چور نے مصلحت اس میں دیکھی کہ چادر کو وہیں چھوڑ کر چلا جائے۔ تاکہ شور برپا نہ ہو۔ چور جب دروازہ سے باہر نکل گیا۔ تو جوان نے پکار کہا کہ بھائی دروازہ بند کرتے جانا۔ کہ کوئی اور اندر نہ گھس آئے۔ چور نے کہا کہ میں دروازہ ہرگز نہیں بند کروں گا۔ میں تو اپنی چادر تمہارے بچھانے کو دے چلا ہوں کوئی اور دوسرا آئیگا تو اوڑھنے کو دیجائیگا

۱۴۴ کرایہ ادا نہیں کیا

سانڈی اور جان ٹمپوے گاڑی میں بیٹھے تھے کہ ایک خوبصورت لڑکی آئی۔ اور سانڈی کی طرف دیکھکر مسکراتی ہوئی کندو اشٹان سے ذرا فاصلہ پر جاکر بیٹھ گئی۔

جان :- کیا تمہاری جان پہچان ہے؟

سانڈی :- بہت اچھی طرح سے۔

جان :- چلو چلکر اس کے قریب بیٹھیں میری بھی اُس سے صاحب سلامت کرا د

سانڈی یار ذرا ٹھہر جاؤ۔ ابھی اُس نے گاڑی کا کرایہ ادا نہیں کیا "

۱۴۵ سیاح بناکر باہر بھیجتے ہیں

ایک لڑکا جس کا نام جانی جونز تھا۔ ایک دفتر میں چپڑاسی تھا۔ اُس کو اکثر جھوٹ بولنے کی عادت تھی اور پھر اس پر طرفہ یہ کہ اپنی بات کی بہت پچ کیا کرتا تھا۔ ایک دن اُس نے پھر جھوٹ بولا اُس کے آقا نے نہایت مہربانی سے اس سے کہا کہ دیکھو بیٹا تم جانتے ہو کہ جو لوگ جھوٹ بولتے ہیں۔ اُن کا کیا حشر ہوتا ہے "

لڑکا "حشر کیا ہوتا ہے۔ یہی تاکہ آقا اُن کو سیاح بناکر باہر بھیجتے ہیں "

۱۴۶ اندھے کی ہوشیاری

ایک تماشہ گر اپنے تماشہ کے باہر کھڑا ہوا بڑے زور شور سے لوگوں کو تماشہ دیکھنے کی ترغیب دے رہا تھا۔ ہجوم میں سے ایک شخص نے پکار کر کہا کہ اگر تم مجھ کو شیر دکھا دو تو میں تمہیں پانچ شلنگ انعام دونگا۔ تماشہ گر نے کہا بہت بہتر اگر میں نہ دکھاؤں تو میں تمکو پانچ شلنگ دونگا۔ دونوں نے پانچ پانچ شلنگ شرط کے واسطے حاضرین میں سے ایک شخص کے پاس رکھدیئے۔ اس کے بعد تماشہ گر نے کہا کہ آؤ اوپر چلے آؤ۔ جب وہ شخص قریب ہوا تو اس نے اندر کی طرف ہاتھ بڑھا کر کہا کہ دیکھو اس کونہ میں وہ ببیا کا شیر کھڑا ہے۔ تماشبین نے کہا کہ مجھے تو کچھ بھی نظر نہیں آتا۔ تماشہ گر نے کہا کیا وجہ؟ تماشبین نے کہا میں اندھا ہوں یہ کہا اور دس شلنگ لیکر جیب میں ڈالے۔ اور چلتا بنا "

۱۴۷ دولت اندھی نہیں ہوتی

ایک نابینا قوال جس کا نام دولت تھا ایک دفعہ مرتبہ تیمور لنگ کے دربار میں حاضر ہوا۔ تیمور نے کہا دولت تو اندھی ہوتی ہے۔ اُس بیچارے نے عرض کی کہ حضور اگر دولت اندھی نہ ہوتی تو آ

جیسے لوہے لنگر و نچے ہاتھ نہ آتی ''

۱۴۸

پھر تو کیا پیئے گا:۔ ایک صاحب اپنی ملازمت سے مکان آئے۔ دیکھا کہ اپنا شیر خوار لڑکا رو رہا ہے۔ اور بی بی سوجتن کرتی ہے۔ مگر وہ چپ نہیں ہوتا۔ آپ نے بہی طرح طرح سے چپ کرانا چاہا اور آخر کار چلا کر بولے کہ اچھا تو چپ نہ ہوگا۔ تو تیری ماں کا سب دودھ میں پی جاؤنگا پھر تو کیا پیئے گا ''

۱۴۹

رنج کی کب ضرورت ہوگی:۔ عورت۔ تمہارے رنج والم میں شریک ہونا میرے لئے باعث مسرت ہوگا''

مرد:۔ مجھے کسی قسم کا رنج نہیں ہے''

عورت:۔ ہاں'' مگر جب تمہاری شادی ہوویگی۔ تو تمہیں رنج والم کی کوئی کمی نہ رہے گی''

۱۵۰

مصیبت کبھی تنہا نہیں آتی:۔ سوداگر۔ جس دن میری شادی ہوئی اسی دن میرا خزانچی میدان خالی پاکر تمام روپیہ لے کر چمپت ہوا''

دوست:۔ افسوس! سچ کہا ہے داناؤں نے مصیبت جب آتی ہے تو تنہا نہیں آتی''

۱۵۱

مدت کا اثر:۔ ایک صاحب بہادر جن کی نئی شادی ہوئی تھی۔ بلاہ محبت میم صاحبہ سے ... مخاطب ہوکر بولے کہ:۔ لو صاحبہ کچھ روپے لیلو میم صاحبہ نے جو ابھی نو عروس تھیں۔ جواب دیا۔ کہ پیارے شوہر میں نہیں لیتی ناحق ضائع ہو جائیں گے''۔ ایک سال شادی کو گذرا تو وہی میم صاحبہ

ایک رات صاحب سے مخاطب ہو کر بولے۔ کہ پیارے جیمس،، کل رات میں نے تمہاری پاکٹ بک سے ایک پانچ پونڈ کا نوٹ نکال لیا تھا"

اس کے دوست کتنے ہیں ۱۵۲

" انگلستان میں قاعدہ ہے کہ جب کسی کا خاوند یا پیارا عاشق ہونے..... لگتا ہے۔ تو معشوقہ یا بیوی بطور یادگار اس کو اپنے سر سے ایک زلف کاٹ دیتی ہے۔ ایک نوجوان لڑکی سے ایک بوڑھی عورت نے پوچھا کہ بیٹی تمہارے سر کے بالوں کو کیا ہو گیا اس نے کہا اماں تم جانتی ہو کہ ہمارے شہر میں جو رجمنٹ مقیم تھی۔ وہ کل ہی یہاں سے تبدیل ہوئی ہے۔ میں نے اپنے تمام دوستوں کو کل جدا ہوتے وقت یادگاریں دیدی تھیں"

دو بیبیاں اور میاں کی گفتگو ۱۵۳

بڑی بی بی (میاں سے) اوئے میں تم سے پوچھتی ہوں کہ تم چھوٹی بی بی کو زیادہ محبت سے رکھتے ہو ہر وقت وہیں کا رہنا سہنا اختیار کر لیا ہے۔ یہاں کبھی آکر جھانکتے تک نہیں کھانا بھی وہیں کھاتے ہو۔ اور کل کے گجروں میں سے اسے تم نے ایک زیادہ دیا ہے۔ غرض کہ اس کی ہر طرح سے خاطر منظور ہے۔ ائے میں کہتی ہوں۔ ائے میں کہتی ہوں۔ کہ تم نے مجھے کیا سمجھا ہے۔ میں اس مردار سے کچھ کم ہوں۔

میاں (بڑی بی بی سے) تم بڑی ہی بے عقل ہو۔ ذرا سی چیز پر ایسی باتیں کرنے لگیں۔ کوئی سنے تو کیا کہیگا اچھا اگر ہم نے ایک گجرا زیادہ ہی دیدیا تو کیا بجا کیا۔ بس بس تم کسی کا رشک و حسد نہ کیا کرو۔ اور مجھ سے ایسی بے وقوفی کی باتیں نہ کہا کرو"

بڑی بی بی۔ (میاں سے) تو ہم سے تو یہ نہ کہے جائے گا۔ تو نے کیا ہے! اس کتیا کو زیادہ دیدیا۔ اور منہ پر کاٹا مجھ بیوقوف بناتا ہے"

میاں (بڑی بی بی سے) کہیں تمہاری شامت تو نہیں آئی ہے۔ خواہ مخواہ واہیات باتیں کرتی ہو۔ میرے نزدیک دونوں برابر ہیں"

چھوٹی بی بی (بڑی بی بی سے) اس میں نے تیرا کیا لیا ہے۔ جو تو نے مجھے سینکڑوں باتیں کہہ ڈالیں۔ میں جانتی ہوں کہ تو جوتیاں کھانے کیلئے تلی ہے خود بخود مجھ سے چھیڑتی ہے۔

بڑی بی بی میاں کو چھوڑ (چھوٹی بی بی سے) ایں رے کیا کہا۔ جوتیاں اپنی ماں جان کو کھلا یا بھڑوے خصم کو مار۔ میرا نام لیا تو تو ہی جلنے گی میں تجھ پہ بولنے کے لائق نہیں ہوں"

چھوٹی بی بی (بڑی بی بی سے) بھوتنی ہو گی تیری ماں اور تیری دادی نانی دیکھ تو سہی۔ تیرا جی اور اپنا جی ایک کئے دیتا ہوں۔ اور اس کہنے کی سزا چکھا دیتی ہوں۔ یہ کہکر جھٹ جوتی پیر سے نکالی۔ دوسری نے بھی جوتی سنبھال پھر کیا تھا۔ غٹ پٹ اور لگی تڑا تڑ اور پڑا پڑ ہونے۔ اب میاں ہیں کہ بیچ بچاؤ کرتے ہیں۔ اور دونوں طرف سے مار انہیں کے پڑتی تھی۔ میاں کی کھوپڑی پلپلی ہوگئی"

۱۵۴ تمہارا شوہر لائق نہیں

ایک نوجوان بیوہ نے بہی خوشی سے جسے اکر ایک اپنی پسند کے جوان سے شادی کرلی۔ مگر اس لڑکی کے ایک رشتہ دار کو اس کا یہ انتخاب پسند نہ آیا۔ اور بڑی سنجیدگی سے ازراہ ملامت اسے سمجھانے لگا۔ کہ تم نے لائق آدمی اپنے لئے پسند نہیں کیا اور میں یقین کہتا ہوں کہ اگر تمہارا مرحوم شوہر اس وقت زندہ ہوتا تو کبھی تم کو ایسے شخص سے شادی نہ کرنے دیتا"

۱۵۵ ایک بنگالی بابو ورسی فارسی کا شوق

ایک حضرت بنگالی باشا کو جو فارسی

...کھلنے کا خبط چڑھ آیا تو جھٹ آپ کسی مکتب میں جا بیٹھے۔ استاد نے تعلیم
الٰہی کی فارسی پیل اب بابو صاحب یاد کرتے ہیں پیل پیل نام ہاتھی اس کے
آگے بھی پوش ہوتا ہے۔ اور پیچھے بھی پوش ہوتا ہے۔

۱۵۶

ایک جرمن کی شیخی

دو کسی جلسے میں بیٹھے ہوئے ایک جرمن صاحب شیخی بگھار رہے تھے کہ جرمنی زبان دنیا میں سب سے قدیم اور پاک ہے یہاں تک کہ بہشت میں حضرت آدم بھی یہی بولتے تھے۔ ایک ظریف جو بیچ میں بیٹھے تھے بات کاٹ کر بولے۔ جب ہی تو بہشت سے نکالے گئے۔"

۱۵۷

ایک عورت کی حاضر جوابی

ایک نوجوان پریزاد ہاتھ میں تکلا لئے ہوئے چلی جا رہی تھی ایک البیلے باز نے حیرت سے کہا کہ کاش ہم بھی تکلا ہوتے۔ عورت بولی ہر روز جوتے کھا کھا کر سیدھے ہوا کرتے۔"

۱۵۸

بچے کی حاضر جوابی

دو ایک شیر خوار بچہ کھیلتے ہوئے کوٹھے سے گر پڑا۔ اماں نے جھٹ گود اٹھا لیا۔ اور سمجھا بجھا کر پوچھا کہ بیٹا تم کس طرح گر پڑے بچے نے فی البدیہہ جواب دیا کہ اگر اجازت ہو پھر گر کر بتا دوں۔"

(اکبر شاہ خاں آبادی)

۱۵۹

داروغہ صفائی

دو خوب سوجھی۔ ایک داروغہ صفائی کو حکم تھا کہ وہ آبادی کے کتے ہلاک کرے اس کے لئے تیس زہر کی پڑیاں دی گئیں کہ ایک ایک پڑیا میں ایک ایک کتا مارے۔ جب اس نے یہ کام ختم کر کے اپنے صاحب سپرنٹنڈنٹ کے پاس رپورٹ پیش کی تو اس میں بجائے تیس کے سینتیس کتوں کی ہلاکت تبدیلی۔ صاحب بہادر نے دریافت فرمایا

یہہ کیسے؟"

تو داروغہ مذکور نے جواب دیا کہ حضرت میں نے کتے تو صرف دو ہی ہلاک کئے ہیں۔ ترقی کے خیال سے مقررہ تعداد میں میں نے دو ہلاک شدہ کتوں کا اضافہ کر دیا تو کیا برا ہو؟"

۱۶۰

تو بتاؤ کون جیتا

عاشق: "اگر میں تم پر فتح پالوں تو ہم دونوں ایک ہو جاویں گے۔"

معشوقہ: "لیکن یہ تو بتاؤ کہ اگر دونوں نے ایک دوسرے پر فتح پالی تو پھر جیت میں کون ہوگا۔"

۱۶۱

گھائل کرنیکا طریقہ

عورت: "مجھے معلوم ہوتا ہے کہ فرانس کی عورتوں نے ایک اور طریقہ پیام رسانی کا ایجاد کیا ہے۔"

مرد: "وہ کس طرح؟"

عورت: "اپنے سفید چہروں پر کچھ لکیریں لگا لیتی ہیں۔"

مرد: "پھر تو تم نے نوجوانوں کو گھائل کرنے کا نیا طریقہ نکالا ہے۔"

۱۶۲

صابن کھا گیا

دیہاتی عورت: (دوکاندار سے) "یہ تم نے کیا شے دی ہے؟"

سوداگر: "جناب آپ کی ملازمہ آئی ہے۔ ایک پونڈ پنیر اور ایک پونڈ صابن خرید کر لے گئی ہے۔"

عورت: "وہ تو میرے خاوند نے شاید صابن کھا لیا۔ اسی لئے اس پنیر سے کپڑے نہیں دھوے جاتے۔"

۱۶۳

آپ کے منہ میں

ایک آدمی کا تکیہ کلام تھا۔ "آپ کے منہ میں" اور وہ بات بات میں "آپ کے منہ میں" کہا کرتا تھا۔

اتفاقاً ایک دن انہوں نے اپنے دوستوں کی ایک شادی کے موقعہ پر دعوت کی۔ دوست آئے اور چونکہ عام قاعدہ ہے۔ کہ ایسے موقعوں پر وقت کی پابندی نہیں ہوتی۔ اور نہ ہو سکتی ہے۔ اس لئے کھانے میں کچھ دیر ہو گئی۔ گرمی کا زمانہ تھا۔ اور مہمانوں میں سے ایک کو پیاس معلوم ہوئی۔

مہمان۔ میزبان سے "حضرت ابھی کھانے میں تو دیر ہوگی۔ مہربانی کر کے تھوڑا پانی ٹھنڈا منگوا دیجئے"

میزبان "بہت خوب جناب عالی۔ ابھی منگواتا آپ کے منہ میں (آواز دیکر) ارے کلن"

میزبان۔ دیکھو جلدی آؤ آپ کے منہ میں اور ایک بوتل آئس کریم مع برف کے آپ کے منہ میں فوراً لے آؤ۔ کلن چلا گیا۔ مگر چونکہ شادی کا موقعہ تھا اس لئے کلن اور کسی کام میں پھنس گیا۔ اور مالک کا حکم بھول گیا۔ جب دیر ہو گئی۔ تو مہمان نے پھر کہا حضرت میں تو پیاسا مر جاؤں گا۔ ایک گھنٹہ ہو گیا مگر اب تک پانی نہ آیا"

میزبان "میں نے کلن کم بخت کو اپنے منہ میں فوراً لانے کا حکم دیا تھا۔ اس کو آنے دیجئے وہ جوتے لگاؤں کہ آپ کے منہ پیشاب کر مارے"

گورچرن سنگھ

۱۶۴

تعداد حاضرین

"کہتے ہیں کہ ایک پروفیسر بڑا عالم اور مشہور لکچرار تھا۔ ایک دن کسی انسٹی ٹیوشن میں اسپیچ دینی تھی وقت مقررہ پر آپ ہال میں پہونچے۔ اور دیکھتے کیا ہیں کہ حاضرین جلسہ کی تعداد صرف ایک ہی۔ لیکن اس پر انہوں نے کچھ بھی تشویش ظاہر نہ کی۔ بلکہ باضابطہ کاروائی شروع کر دی۔ اور کچھ دیر تک بڑے زور شور سے لکچر دیتے

۔ آخر معلوم کرنے کہ ان کا یکچہ تنہا مخاطب اپنی جگہ میں کسمسا رہا
۔ اپنے اس سے پوچھا۔ کیا میں آگے شروع کروں مخاطب نے
دیا۔ جناب آپ میری بالکل پرواہ نہ کریں۔ جتنی دیر تک آپ کو
ہے۔ لکچر دیا کریں۔ ہیتے تو آپ ۔ ہم فی گھنٹہ کے حساب سے
ی کا کرایہ وصول کرنا ہے۔"

۱۶۵

اغسل ۔ مسافر ۔ کیا تم مجھے ایک کمرہ اور غسل دے سکتے ہو۔"
ید ہوٹل کلرک ۔ جناب! کمرہ تو میں دے سکتا ہوں ۔ لیکن غسل آپ کو
کرنا ہوگا۔"

۱۶۶

رقع ہی دو ۔ مسز گیبل ۔ مجھے بہت تعجب ہے ۔ کہ ہمارا طوطا باتیں
نہیں کرتا۔"
مسٹر گیبل ۔ میری پیاری کرے تو سہی مگر تم اسے کبھی موقع ہی تو دو۔"

۱۶۷

سے پیچھا چھڑانا چاہتی ہوں ۔ مس ۔ بادرہ تھوڑے دن کے لئے
وٹ ۔۔۔۔۔
ہوگا ۔ کیوں۔"
س ۔ دو آدمی مجھ سے شادی کے لئے اصرار کر رہے ہیں اور ان میں
سے پیچھا چھڑانا چاہتا ہوں۔"

۱۶۸

اپنے گھر کا تصور کیا ہو ۔ پولیس کا سپاہی (مجرم کو حاکم کے سامنے
) جناب میں نے مجرم کو اپنی بیوی سے نرمی سے جھگڑتے اور اسے
تے ہوئے پایا ۔ یقیناً مجرم دیوانہ ہے ۔ وہ پاگل خانہ بھیجا جانا چاہئے

(غالباً خود اپنے گھر کا تصور کر کے۔ بیوی کو کوسنا دیوانگی حاکم کی دلیل نہیں تاہم مجرم بری کیا جاتا ہے")

۱۶۹

دوا کا نگلنا: مریض۔ ڈاکٹر صاحب مجھ کو کوئی بھی فائدہ معلوم نہیں ہوتا تکلیف بدستور ہے"

ڈاکٹر۔ "کیا تم نے کل دوا کی دو پڑیاں نگل لی تھیں"

مریض۔ ہاں جناب دونوں۔ ایک صبح اور ایک شام"

ڈاکٹر۔ اچھا تو آج تین پڑیاں۔ صبح۔ دوپہر اور شام کو کل کی طرح کھانا

مریض۔ (منہ بناکر) "بہت اچھا جناب"

دوا ساز کے پاس جاکر "مہربان اس دوا کی تین پڑیاں بنا دو۔ اور مہربانی کر کے کاغذ ذرا کم لگانا۔ کل نگلتے وقت بہت تکلیف ہوئی تھی"

(شیخ محمد انور الدین انیس پانی پت)

۱۷۰

حاضر جوابی: ایک نازک خیال شاعر نے اپنے دوست کو لکھا ہاں سچ ہے۔ ۵ مرا ذیست بکفر آشنا کہ چندیں بار ٭ بکعبہ رفتم و بازش برہمن آوردم

وہ بھی حاضر جواب تھے فوراً جواب میں تحریر کیا ۵

خر عیسیٰ اگر بمکہ رود ٭ چوں بیاید ہنوز خر باشد

۱۷۱

بھنگ کی حجت: ایک قاضی نے کسی بھنگ نوش سے کہا کہ بھنگ پینا حرام ہے۔ تو اس نے کہا۔ قاضی صاحب ریشم پہننا بھی حرام ہے" (قاضی صاحب مشروع پہنے ہوئے تھے) قاضی صاحب نے کہا: اے احمق صرف ریشم حرام ہے۔ مگر ریشم سوت کے ساتھ ملکر حلال ہو جاتا ہے بھنگ اس نے کہا قاضی صاحب! اس قاعدے سے بھنگ بھی آب حلال ہے

ں کر حلال ہو جاتی ہے" (محمد صالح)

۱۶۲

گو آن - ایک انگریز کا اصول تھا کہ اپنے ہیڈ کلرک سے ہمیشہ گو آن کہا کرتا تھا - اور ہیڈ کلرک بیٹھ کے کاغذات سنانے لگتا - اتفاقاً ہیڈ کلرک ایک دن بیمار ہو گیا اور اس کی جگہ دوسرا کلرک کام کرنے آیا - صاحب بہادر نے حسب معمول گو آن کہا - اس پر کلرک اٹھا اور باہر نکلنے لگا - صاحب بہادر پہلے تو متعجب ہو کر اس کی صورت دیکھتے رہے - بعد کو غصہ میں آکر اس کے ہنٹر رسید کیا - اور ڈانٹ کر کہا "ہم کہتا بیٹھے بیٹھے گو آن کرو" اس پر بیچارہ کلرک بیٹھ کر گھسٹنے لگا - صاحب بہادر کو اس پر اور غصہ آیا اور اس کو خوب ہنٹر رسید کئے نتیجہ یہ ہوا کہ وہ لیٹے لیٹے گو آن کرنے لگا اور کچہری سے نکل کر بھاگ کھڑا ہوا - (عبدالباری)

۱۶۳

وصف نہ کہ قد - سنتری: ایک فوجی سپاہی کو جو بہت ہی ٹھنگنے قد کا تھا، آتے ہوئے دیکھ کر حیرت سے "بڑا ہی ٹھنگنا آدمی ہے میں نے تو اتنا چھوٹا سپاہی کبھی نہیں دیکھا"

فوجی سپاہی: "بہت درست ہے - جب مجھ کو انہوں نے فوج میں بھرتی کیا تھا تو انہوں نے میرے اوصاف کا لحاظ کیا تھا - اور جب تم لئے گئے تو تمہارے قد و قامت کو دیکھا گیا تھا"

۱۶۴

نازک ترین حس - استاد: شاگردوں سے "حسوں میں سے کونسی حس نازک ترین ہے؟"

چھوٹا لڑکا: "چھونے کی حس (حس لامسہ)"

استاد: "وہ کس طرح"

چھوٹا لڑکا۔ وہ اس طرح کہ جب آپ کسی سوئی پر بیٹھ جاتے ہیں تو نہ اسے دیکھ سکتے ہیں نہ سن سکتے ہیں۔ اور نہ ہی اس کا ذائقہ لے سکتے ہیں اور جو اس کے بعد وہیں ہوتی ہے"

۱۶۵

بڑے عقلمند ہو۔ ڈاکٹر (اپنے اسسٹنٹ سے) ٹھہرو۔ کیا کرتے ہو۔ اس طرح ہلانے سے تو اس مریض کی پسلیاں کھل جائیں گی"

اسسٹنٹ۔ میں اسے دوائی پلا چکا ہوں۔ آپ کا حکم تھا کہ دینے سے پہلے دوائی کو ہلا لینا۔ مگر میں ایسا کرنا بھول گیا۔ لہذا اب ایسا کر رہا ہوں"

۱۶۶

واپس ہی نہیں ہوتا۔ ایک۔ کیوں جناب آپ کی رائے میں ہی آجکل روپیہ اتنا ہی جاتا ہے۔ جتنا کہ پہلے جایا کرتا تھا"

دوسرا۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ اور ایسا کہ واپس ہی نہیں ہوتا"

۱۶۷

نصف انعام:۔ ایک امیر دریا میں گر پڑا۔ اور غوطے کھانے لگا۔ ایک لڑکا کنارے پر کھڑا تھا۔ اس کی نازک حالت دیکھکر وہ بھی اس کے پیچھے کودا۔ اور اسکو پکڑ کر صحیح سلامت لے آیا"

ایک تیسرے شخص نے جو یہ ماجرا دیکھ رہا تھا۔ امیر سے مخاطب ہو کر کہا کہ آپکو لازم ہے کہ اس لڑکے کو پانچ روپے انعام دیں۔ امیر نے کہا کہ چونکہ میں نیم مردہ حالت میں نکالا گیا ہوں اس لئے میں نصف پہرا سے انعام میں دوں"

۱۶۸

نو نقد نہ تیرہ ادھار:۔ ایک دفعہ کسی ماہی گیر کے دام میں ایک چھوٹی سی مچھلی پھنس گئی۔ اس نے زبان حال سے ماہی گیر کی طرف مخاطب ہو کر کہا

کہا اے ماہی گیر میں چھوٹی مچھلی ہوں۔ اور شکار کی قابل نہیں ہوں۔ اس وقت مجھے چھوڑ دو۔ ذرا [illegible] ہو لوں گی تو پکڑ لینا ماہی گیر نے کہا درست کہتی ہو۔ مگر نوشتۂ تقدیر اور ہے۔ اب تو تم میرے پھندے میں آ چکی ہو۔ میں کب چھوڑتا ہوں"

۱۷۹

چال بگاڑ لیں:- آقا۔ (نوکر سے) ارے جلدی جلدی چل۔ کام ختم ہو۔ تو تو بہت آہستہ آہستہ چلتا ہے"

نوکر:- جناب کیا ہم دس روپیہ کی نوکری میں اپنی چال بگاڑ لیں"

۱۸۰

جیل خانہ میں:- ایک شخص (ایک شریف اجنبی سے) جناب کیا حال ہے۔ اب تو پہچانتے ہی نہیں"

شریف اجنبی:- مجھے تو یاد نہیں کہ میں نے کبھی پہلے آپ کو دیکھا ہو۔ آپ بتلائیے گا کہ آپ نے مجھے کہاں دیکھا ہے"

پہلا شخص۔ جناب جن دنوں آپ لاہور جیل میں تھے۔ اور میں بھی وہاں ہوتا ہوں کیا آپ مجھے بھول گئے"

۱۸۱

عمدہ اوصاف:- ایک شخص۔ کیوں صاحب آپ کو معلوم ہے کہ فلاں افسر کس طبیعت کا آدمی ہے۔ یعنی تند خو ہے یا رحمدل"

دوسرا۔ جناب انہیں تند خو بھی ہے اور رحمدل بھی"

پہلا۔ تب تو بہت عمدہ اوصاف والے آدمی ہیں"

دوسرا۔ درست ہے لیکن افسروں کے [illegible] اپنے [illegible] آتا ہے اور [illegible] تو تند خو"

۱۸۲

چھوٹا بچہ:- "ان جان پہچان کے لحاظ
غلط ہونے کا ثبوت ہے تو یہ سب کتابیں ہی غلط ہیں دیکھئے
بلو لنگڑا کے تو حروف سچائے ہیں۔ اور بلی جو اس سے بڑی ہے اس کے
حروف تین ہیں"

۱۸۳

تجاہل:- پہلا۔ کیا مس اولڈن کے بال مصنوعی ہیں؟"
دوسرا:- نہیں تو۔ انسانی بال ہیں"
پہلا:- میرا مطلب یہ ہے کہ کیا یہ اس کے اپنے ہیں؟"
دوسرا:- ہاں اپنے ہیں۔ اس نے خریدے ہیں"

۱۸۴

اس نے کیا دیکھا:- ایک دفعہ ایک حریص باپ اپنے بیٹے کو
تخلیہ میں نصیحت کر رہا تھا۔ کہ بیٹا ہر ایک چیز کو نگاہ میں رکھنا چاہیے
اگر تم اپنے میں یہ عادت پیدا کر لوگے۔ تو تم کامیاب ہوگے۔ ہر چیز کا
مطالعہ کرو۔ اور اس کو یاد رکھو۔ دنیا میں آنکھیں بند کر کے نہیں رہنا چاہیے
آنکھوں سے کام لینا سیکھنا چاہیے۔ جو لڑکے چیزوں کو دیکھتے رہنے کے
عادی ہیں۔ ان کی معلومات ان لڑکوں سے زیادہ ہوتی ہیں جو اس
کے عادی نہیں ہوتے"
لڑکا جس کا نام ولی تھا۔ باپ کی ان باتوں کو چپ چاپ سنتے رہا
اس بات کو چند روز گذر گئے۔ ایک روز کنبہ کے سارے لوگ یعنی۔
اس کی چچی اور اس کا چچا بیٹھے تھے۔ باپ نے ولی سے کہا کہ
کیوں بیٹا ولی جیسا کہ میں نے تم کو نصیحت کی تھی آنکھوں سے کام لیتے
رہتے ہو یا نہیں؟
ولی نے سر ہلایا۔ اور یوں گویا ہوا:-

نے اپنے گھر میں چند باتیں دیکھی ہیں۔ چچا جان نے حساب کی
اپنے تکیہ کے نیچے رکھی ہوئی ہے چچی جان نے ایک فالتو ہیئر دانوں
پنے کمرہ میں رکھا ہوا ہے۔ اماں جان نے بالوں کی کچھ لٹیں اپنی چوٹی
نیچے رکھی ہیں۔ اور ابا جان نے تاش اور صابن کی ڈبیاں کتابوں
الماری کے پیچھے چھپا کر رکھی ہوئی ہیں"

۱۸۵

لفظ تک نہیں: چور سے "کہو پھر کیا کہو گے۔ اگر میں تمہارا
ن سے چھوٹا سا اڑا دوں۔ کیونکہ تم مجھے اپنے گھر کی چابیاں حوالہ نہیں
تے"

گدا:۔ بندہ پرور ایک لفظ تک نہیں"

۱۸۶

مو کا جواب: ایڈیٹر مصور صاحب آپ نے غلطی کی ہے۔ اپنے
ن کی دیوی کے ہاتھ میں ریوالور دیدیا ہے۔ اس زمانہ میں تو تیر د
ن ہوا کرتے تھے"

ورہ درست ہے۔ مگر کامل فن مصوری وہی کہلاتی ہے جو موجودہ
نہ کے مطابق ہو"

۱۸۷

لیوں چلاتا ہے:۔ دوست "کیا وجہ ہے کہ تمہارا نوزائیدہ
س قدر روتا اور چیختا چلاتا رہتا ہے"؟

سپاہی:۔ اس قدر زیادہ تو نہیں۔ اگر کسی طرح تمہارے دانت منہ
نکل جائیں۔ اور تمہارے سر پر کوئی بال نہ رہے۔ اور تمہاری ٹانگیں
ں کمزور اور ناتوان ہوں کہ تم اپنے پیر کھڑے نہ ہو سکو تو تم بھی اسی
چیخو چلاؤ گے"

۱۸۸

ڈاکٹری ہدایت پر عمل: دولھن: (جو ابھی شوہر کے ساتھ سفر سے واپس آئی تھی) اس جلی کتاب میں لکھا ہے۔ کہ مرد کو آٹھ گھنٹہ سونا چاہئے۔ اور عورت کو دس گھنٹے۔

دولھا: ہاں میں نے بھی کسی کتاب میں ایسا ہی لکھا دیکھا تھا۔"

دولہن: تو بہتر ہے کہ میرے جاگنے سے پہلے آپ صبح کو اٹھ کر آگ جلایا اور نہاری تیار کیا کریں۔"

۱۸۹

سارا دن نہیں: دفتر کا منیجر: تو کیا تمہارا یہ مطلب ہے۔ کہ اس کام میں تمہارا سارا دن خرچ ہو گیا ہے۔"

چپڑاسی: نہیں حضور سارا دن تو نہیں اکثر اس میں وقفے پڑتے رہتے ہیں۔"

۱۹۰

وکیل کی دل لگی: وکیل (گواہ سے) کیا تمہاری کبھی شادی ہوئی تھی؟

گواہ: ہاں ایک دفعہ ہوئی تھی۔"

وکیل: کس سے ہوئی تھی؟"

گواہ: ایک عورت سے۔"

وکیل: کیا کبھی کسی نے مرد سے بھی شادی کی ہے؟"

گواہ: ہاں جناب میری بہن نے۔"

۱۹۱

جواب باصواب: ایک گداگر ایک فیاض صورت بوڑھے کے پاس آکر کہنے لگا۔ جناب میری ایک ٹانگ جاتی رہی ہے۔ بوڑھے نے جواب دیا۔ دوست واقعی افسوس کی بات ہے۔ مگر میں نے نہیں دیکھی ٹانگ

یہاں چلی گئی۔ کسی اور سے پوچھو۔ اسے پتہ نشان معلوم ہوگا۔ فقیر یا یوں

وکر چلا گیا۔"

۱۹۲

وکیل مفت بدنام ہیں:۔ ایک وکیل اپنے دوست سے کہہ رہے تھا کہ وکیل بچارے مفت بدنام ہیں۔ دنیا انہیں لغوگو بے ایمان کہتی ہے۔ لیکن اس سے زیادہ کوئی لغو بات نہیں ہے۔ میں کم از کم تین سال سے وکالت کرتا ہوں اور اس عرصہ میں مجھے ایسے دو وکیلوں کا نام معلوم ہے۔ جنہیں بدمعاش یا بے ایمان کہا جا سکتا ہے۔

دوست نے جو ایک زندہ دل اور ظریف تھا بولا کہ وہ دوسرا وکیل کون ہے۔

۱۹۳

نرا اناج کا تھیلا:۔ چوپال۔ تین چلم کش بیٹھے چرس کا دم لگا رہے تھے۔ کہ کسی نے آکر کہا کہ یار وانہ ہو گیا۔ میرا ہمسایہ چلو آج بقضائے الٰہی اس دار فانی سے چل بسا۔"

سائیں صاحب جو چرس کا دم لگا رہے تھے۔ بولے کیا چلو شراب پیتا تھا۔"

جواب۔ نہیں۔"

دوسرا فقیر۔ کیا چلوا چرس پیا کرتا تھا۔"

جواب۔ نہیں۔"

تیسرا فقیر۔ کیا چلوا بھنگ کا شوق کیا کرتا تھا۔"

جواب۔ نہیں۔"

چوتھا۔ کیا چلوا تمباکو پیا کرتا تھا۔"

جواب۔ نہیں۔"

ایک سائیں نے بآواز بلند کہا کہ تو مرنے دو ایسے سالے کو آدمی کیا تھا

تھا اناج کا تھیلا تھا۔"

۱۹۴

ایک شخص اور اس کی دو بیویاں

اس زمانہ میں جبکہ لوگوں میں ایک سے زیادہ شادی کرنا مروج تھا۔ ایک اوسط قد کا کتخدا جو کہ نہ نوجوان اور نہ بوڑھا ہی کہلا سکتا تھا اور جس کے بال ہی پکنے لگے۔ یک بیک دو عورتوں پر عاشق ہو گیا۔ اور ان دونوں سے بہت جلد شادی کر لی۔ ایک تو بالکل شباب پر تھی۔ اور اس کے دل میں یہ خواہش تھی کہ وہ بھی میری ہی طرح جوان ہو جائے۔ اور دوسری جس کی عمر اول الذکر سے کچھ زیادہ تھی۔ بہت آرزو مند تھی کہ میرا شوہر ٹھیک میری ہی طرح ہو جائے۔ جب کبھی اس جوان بیگم کو اس بڈھے کے پکے بالوں کے توڑنے کا موقع ملتا تو دوسری سن رسیدہ اس کے کچے بالوں کو توڑنے لگتی۔ تھوڑے دنوں تک تو میاں صاحب ان لوگوں کی خدمت سے بہت مسرور ہوئے۔ لیکن کچھ دن کے بعد ایک روز صبح کو جب اس نے اپنے کو آئینہ میں دیکھا تو ایک بال بھی سر میں نہ تھا۔"

۱۹۵

تو کار زمین را نکو ساختی
کہ با آسمان نیز پرداختی

ایک نجومی روزانہ شام کے وقت ستاروں کو غور سے دیکھنے کی غرض سے سیر کیا کرتا۔ ایک رات ایسا اتفاق ہوا کہ جب وہ شہر کے باہر ستاروں کو بغور دیکھتا ہوا گشت لگا رہا تھا۔ اچانک کنوئیں میں گر گیا۔ اس کی پکار پر جس شخص نے اس کی آواز سنی تو اس کے قریب گیا۔ اور

جب اس کے دفعہ کو اچھی طرح سنا تو یہ کہا، کہ جب وقت تم اجرام فلکی کی سیر کر رہے تھے۔ تو تمکو اس وقت لازم تہا کہ اپنے ارد گرد اچھی طرح دیکھ بھال کر لیتے۔

۱۹۶

مجسٹریٹ کے حکم کی تعمیل: مجسٹریٹ:۔ اندھیری رات میں تم نے کس لئے اس شریف آدمی کے مکان میں سیندھ لگائی"

ملزم:۔ حضور ایک دفعہ آپنے مجھے دن دہاڑے چوری کرنے سے منع کیا تہا۔ اب کیا آپکا منشاء ہے۔ کہ میں رات کو بھی اپنا کام نہ کروں"

مجسٹریٹ: کیا کسی شخص نے تمہارے ساتھ شامل ہو کر یہ چوری کی تہی یا تم نے اکیلے ہی کی"

ملزم:۔ حضور اکیلا تہا۔ چونکہ آنجناب جانتے ہیں کہ ایسے معاملہ میں کسیکو شریک بنانا مشکل ہے۔ کیونکہ ممکن ہے۔ وہ دیانتدار ہو یا بد دیانت"

۱۹۷

اس کا بھی انتظام ہو سکتا ہے: مسافر:۔ مالک ہوٹل سے) کیا آپ کے یہاں ایک مسافر کے رات بھر ٹہرنے کے لئے جگہ ہے"

مالک ہوٹل:۔ ہاں جناب"

مسافر: کیا آپ کے یہاں ویک بھی ہے"

مالک ہوٹل:۔ نہیں جناب۔ لیکن اگر آپ کو چاہئے۔ تو بخوشی انتظام کر دیا جاویگا"

۱۹۸

آپ کی حالت دوسری ہے: لیڈی:۔ جنگل میں کیا یہ راستہ خطرناک تو نہیں ہے"

زمیندار:۔ بیشک نہیں۔ لیکن میں آپکی ذات کے لئے کچھ نہیں کہہ سکتا۔

۱۹۹

استرے کا کمال "مسافر۔ تمہارے استرے نے تو کھال ہی اکھاڑ لی"
حجام "جناب چوکی پر جمے بیٹھے رہئیے۔ میں ابھی اگھری کھال جما دونگا"

۲۰۰

ارام دینے کی تدبیر "سیاہ فام مسافر۔ کیا آپ کے پاس رات کے لئے ارام گاہ خالی ہے"
مالکہ ہوٹل "جو اس وقت کوئلے کے کام میں لگی ہوئی تھی اور مسافر سے زیادہ آبنوسی رنگ بنی ہوئی تھی) ہم مسافروں کو ہمیشہ آرام دینے کی کوشش کرتی ہیں۔ اگر اور کوئی چارپائی یا بستر نہ ہوگا۔ تو میں آپ کو اپنا دیدوں گی"

۲۰۱

فرق ظاہر ہے سوال۔ لاہوری آم میں اور سپر سوپ میں کیا فرق ہے
جواب۔ ایک دیسی اور بدیسی"

۲۰۲

گھنٹہ میں ۱۶ گرہیں بندھیں "ملاں۔ (ایک کے جواب میں) بیشک یہ ٹھیک ہے۔ میں پندرہ منٹ میں چار عقد نکاح پڑھ سکتا ہوں کیوں کیسی جلدی ہے۔
عورت۔ بیشک گویا ایک گھنٹے میں ۱۶ گرہیں بند ہیں"

۲۰۳

شوربے کا نام "مسافر۔ اس شوربے کا کیا نام ہے۔
ملازم ہوٹل" جناب مجھے ٹھیک تو معلوم نہیں لیکن میں نے کھانے والوں سے سنا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس کا نام دم مرغ ہے"

۲۰۴

اور کیا جواب ہوتا۔ سیاح۔ کیا اس جگہ مدت ہوئی ایک بڑی بھاری

لڑائی ہوئی تھی"

بڑھیا۔ "ہاں مجھے یاد ہے کہ میں اُس وقت بالکل بچہ تھی"

سیاح۔ "لیکن اماں جان اس بات کو تو چھ سو برس گذر گئے ہیں"

بڑھیا۔ "الامان۔ میرا حافظہ تو اتنا خراب نہیں"

۲۰۵

کفایت شعاری: لیڈی "بہت پالی کا گریاہی مجھے شاق گذرتا"

خاوند۔ بہت خوب! تو کیا یہ ہی آپ کی کفایت شعاری میں داخل ہے"

۲۰۶

چھاچھ کا دام: سیاح "آہ وہ چھاچھ جو تم نے مجھے پلائی تھی بڑی ہی مزیدار تھی۔ بھلا کیا قیمت ہوگی"

چھوٹی لڑکی "گاؤں کی رہنے والی) جناب ہم اس کو بیچا نہیں کرتے بلکہ وہ اپنے کتوں کو پلا دیا کرتے ہیں"

۲۰۷

قرض حسنہ: ایک احمق نے ایک مولوی صاحب سے پوچھا کہ مولوی صاحب قرض حسنہ کیا ہوتا ہے۔ مولوی صاحب نے کہا کہ میاں قرض حسنہ سے یہ مراد ہے کہ جب قرضخواہ مقروض سے اپنا روپیہ چاہے واپس لے لے۔ احمق نے کہا کہ نہیں مولوی صاحب آپ غلطی کرتے ہیں قرض حسنہ سے یہ مراد ہے کہ جب قرضخواہ قرض سے روپیہ طلب کرے تو وہ نہیں دے اور کہے کہ میاں دیوانے ہوئے کس کو روپیہ دیا تھا۔ ہوش کی دوا کرو ٹھیک ٹھیک

۲۰۸

یہی تو وجہ ہے: کسی بادشاہ نے ایک شخص کو شہر کا قاضی بننے کے لئے کہا۔ اس نے جواب دیا کہ میں اس عہدہ جلیلہ کے قابل نہیں

ہوں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بادشاہ نے کہا ۔ تم جھوٹ بولتے ہو ۔ ولی نے جواب دیا کہ اگر میں جھوٹ بولتا ہوں تو جھوٹے کو قاضی نہ بننا چاہیے ۔

تعریف یا مذمت ۲۰۹

دوکاندار ۔ (اپنی تعریف سننے کے لیے) کیا وجہ ہے کہ تم کئی روز سے کل سودا میری ہی دکان سے لیتے ہو؟

لڑکا :۔ ہمارے یہاں کچھ مہمان آگئے ہیں اور ہم اُن سے بہت جلد نجات پانا چاہتے ہیں "

وجہ معقول ۲۱۰

چابک سوار :۔ میرا گھوڑا ایسی چیز کو خواہ وہ کتنی ہی ڈراونی ہو ۔ دیکھ کر نہیں ڈرتا ۔

ظریف :۔ " بات یہ ہے کہ وہ نہیں دیکھنے کا عادی ہو گیا ہے "

قسطنطنیہ پہنچ جاتے ۲۱۱

لندن کے بازار میں ایک مس گاڑی پر سواریوں کو لادنے کے واسطے کھڑی تھی کہ اتنے میں ایک خاتون جو شکل شباہت سے معزز معلوم ہوتی تھی ۔ اندر داخل ہوئی ۔ ایک جنٹلمین اپنی نشست سے اٹھ کھڑا ہوا تاکہ آنے والی لیڈی کو بیٹھنے جگہ دے ۔ لیڈی نے حقارت سے اُس کی طرف دیکھ کر جواب دیا کہ میں کالوں اور وحشت آدمیوں کا احسان نہیں اٹھایا کرتی ۔ جنٹلمین نے جواب دیا کہ میم صاحبہ معاف فرمادیں ۔ میں گیلی پولی کے معرکہ میں شامل تھا ۔ اگر اس وقت ہمارے پاس اتنا پوڈر ہوتا جتنا تمہارے چہرے پر اس وقت ہے تو ہم قسطنطنیہ پہنچ جاتے "

اس میں لطیفہ یہ ہے کہ پوڈر کے دو معنے ہیں ۔ ایک بارود اور دوسرے غازہ جو عورتیں چہرے پر ملتی ہیں "

۲۱۲

جرمن عدالت کا فیصلہ: مستغیث "جو دو کاندار تھا" حضور آج سیٹھ علی بھائی کی گائے آوارہ ہوگئی اور جب آج چلتی کو دتی میری دوکان کے پاس سے گذری تو اس نے میرے کل چینی اور کانچ کے برتن چور کر دیئے۔ لہٰذا سائل کی عرض ہے کہ سیٹھ علی بھائی سے مجھ برتنوں کا معاوضہ دلایا جائے"۔

جرمن عدالت۔ عسکری جاؤ اور سیٹھ علی بھائی کو بلا لاؤ۔

عسکری۔ علی بھائی کو پیش کر کے، "حضور سیٹھ علی بھائی حاضر ہے"۔

جرمن عدالت۔ مستغیث کا بیان ہے۔ کہ تمہاری گائے نے اس کے برتن توڑ دیئے ہیں۔ برتنوں کی قیمت دلوائی جائے۔ تمہارا کیا عذر ہے"۔

علی بھائی۔ حضور میرا کچھ قصور نہیں۔ گائے آوارہ ہوگئی اور اس کی ٹھوکر سے برتن ٹوٹ گئے"۔

جرمن عدالت!! گائے کو حاضر کیا جائے۔ جب گائے عدالت میں لائی گئی۔ تو عدالت نے گائے کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ چونکہ تم نے مستغیث کے برتن توڑ دیئے ہیں اس لئے ہم نے تم کو ایک مہینہ قید محض کی سزا دیتے ہیں۔ اور اس عرصہ میں تمہیں صرف ایک وقت چارہ اور پانی ملا کریگا۔

۲۱۳

اپنے دام میں آپ۔ کہا جاتا ہے کہ ایک دفعہ سر جارج ریڈ کا جو مذہباً آسٹریلیا مانتے ہیں اور پارلیمنٹ انگلستان کے ممبر ہیں۔ دوسرے ممبروں سے کسی معاملہ کے متعلق جھگڑا ہو گیا جسپر ایک ممبر جو کسی قدر بدصورت تھا۔ بولا کہ تو دو چہرے رکھتا ہے کبھی ایک لگا لیتا ہے۔ کبھی دوسرا۔ سر جارج ریڈ نے چھوٹتے ہی جواب دیا۔ کہ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ تم ایک ہی چہرے والے ہو۔ ورنہ اگر دو چہرے والے ہوتے تو

یہ چہرہ گھر میں چھوڑ آتے اور دوسرا لے آتے"

۲۱۴

مچھلی کا شکار کیا کرتے تھے: ایک پادری صاحب جو رتبہ میں بڑے تھے گو کہ نہ ہے پر بندوق لے کر شکار کو جا رہے تھے۔ راستہ میں ایک دوسرا پادری مل گیا۔ جو اس سے رتبہ میں چھوٹا تھا۔ بڑے پادری سے چھوٹے پادری نے کہا۔ کہ مجھے امید ہے کہ تم ہر روز انجیل مقدس کو پڑھا کرتے ہوگے۔ چھوٹے پادری نے کہا کہ بیشک انجیل تو ہر روز پڑھتا ہوں۔ لیکن اس میں یہ کہیں نہیں لکھا دیکھا کہ مسیح کے حواری بندوق لیکر شکار کو نکلا کرتے تھے۔ بڑے پادری نے نہایت متانت سے جواب دیا کہ اس کی یہ وجہ ہے۔ کہ فلسطین میں بندوق کا چلانا بڑا گناہ تھا۔ اور اس لئے وہ اس کی بجائے مچھلی کا شکار کیا کرتے تھے"

۲۱۵

ایک بچہ کی منطق: بچہ۔ ابا جب میں بڑا ہوں گا۔ تو میں بھی تمہاری طرح موٹی موٹی کتابیں پڑھوں گا"

باپ" بشرطیکہ تم پڑھے ہوئے تو ان کتابوں کو پڑھ سکو گے"

بچہ" اور میں بھی تو یہی کہتا ہوں کہیں ان پڑھ بھی کتابیں پڑھ سکتا ہے"

۲۱۶

تشخیص غلط نہ تھی: مریض:۔ ڈاکٹر صاحب پچھلے ہفتہ تم نے تو کہا تھا۔ کہ میں مر جاؤں گا لیکن اب بفضل خدا میں قریباً تندرست ہوں"

نیم حکیم" خیر میری تشخیص غلط نہ تھی آخر کار تم ضرور مر جاؤ گے"

۲۱۷

شیطان لگا ہوا خواہ ہیں: ایک رئیس اپنی کھیتی باڑی اور زمینداری کے دیکھنے کے لئے فرصت کے روز آمادہ ہوئے تو اپنے

نوکر سے فرمائش کی کہ آج ہم کو عمدہ طرح آراستہ و پیراستہ کرو۔ خادم نے حکم کو فوراً بجا لایا۔ اور جب وہ بن ٹھن کر گھر سے باہر نکلے تو کسی ظریف دوست نے مذاقاً پوچھا کہ آج آپ ایسے طمطراق و شان و شوکت میں سر سے پاؤں تک لدے ہوئے کہاں جا رہے ہیں۔ رئیس نے جواب دیا کہ شیطان کو ڈھونڈنے جا رہا ہوں۔ جو آپ ایسے لوگوں کو آکر سیدھا کرے۔ حضرت ظریف نے جواب الجواب میں کہا کہ پھر تو آپکو اتنے تردد اور بناؤ سنگھار کی کیا حاجت ہوئی۔ شیطان تو آپکو ہر حالت میں قبول کر سکتا ہے"

۲۱۸

مردہ کھانا نہیں کھاتا: ایک سیاح میکسیکو کی سیر کرتے کرتے ایک دنیاوی جیلخانہ کو جو اہل اسپین کا تعمیر کیا ہوا تھا۔ دیکھنے گیا۔ اور دیوار پر ایک موکھا دیکھکر رہنما سے پوچھا کہ یہہ کس غرض سے بنایا گیا ہے"

رہنما۔ جناب یہہ ان عمارتوں میں سے ہے جن میں نہایت کمینے ملزم قید کیے جایا کرتے تھے"

سیاح: میں تو یہ پوچھتا ہوں کہ یہ موکھا کیوں بنایا گیا ہے"

رہنما۔ جناب اس کی وجہ یہہ ہے۔ کہ جبتک قیدی زندہ رہتا تھا۔ اسے ایک رکابی میں کھانا رکھکر دیا جاتا تھا۔ اور قیدی کھانا کھا کر رکابی موکھے میں سے دیدیا کرتا تھا۔ مگر جس دن داروغہ جیل دیکھتا تھا کہ قیدی کھانے کو چھوا تک نہیں اور رکابی یونہی بھری کی بھری پھیر دی تو وہ از روئے منطق نتیجہ نکالتا تھا۔ کہ قیدی مر گیا۔ اور اب اسے کھانے کی ضرورت نہیں"

سیاح: ہاں سچ ہے مردہ کھا تو سکتا ہی نہیں۔ ہاں رکابی واپس دے سکتا ہے"

۲۱۹

منطقی لڑکا: پہلا لڑکا (ایک چھوٹے سے طاق کی طرف اشارہ کرکے) "میں اس طاق میں رومال بچھا کر سو سکتا ہوں"

دوسرا: "یہ ناممکن ہے!"

پہلا لڑکا: "یہ سن کر اٹھا اور طاق میں رومال بچھا کر نیچے زمین پر لیٹ گیا"

۲۲۰

پانی کا گھڑا پی جانا: خالد (ایک گھڑے کی طرف اشارہ کرکے) "میں یہ گھڑا بھر کر پانی پی سکتا ہوں"

ولید: "تم ہرگز نہیں پی سکتے، یہ ناممکن ہے۔ اس پر خالد اٹھا اور اس گھڑے کو پانی میں سے لبالب بھر کر ایک چلو پانی پی لیا"

۲۲۱

فیشن کی دلدادہ: شوہر۔ (بیوی سے) پیاری موسم سرما قریب آگیا ہے۔ بتاؤ تمہارے کپڑوں کے واسطے کتنے روپوں کی ضرورت ہوگی؟

بیوی: میاں اس کام میں ابھی کچھ جواب نہیں دے سکتی کیونکہ مجھے معلوم نہیں ہے کہ اب کے میری پڑوسن کس فیشن کے کپڑے بنوائے گی۔

۲۲۲

یقین نہ ہو تو مر کے دیکھ لو: ایک درزی بیمار ہوا۔ ایک حکیم صاحب سے علاج کرایا۔ اللہ نے تندرستی دی ایک دن حکیم صاحب کے پاس گیا۔ اور ان سے مخاطب ہوا کہ حکیم جی آپ کی بڑی مہربانی ہے کہ آپ نے علاج کیا۔ اور میں اچھا ہوگیا۔ سخت شرمندہ ہوں کہ مجھ سے آپ کی کوئی خدمت نہیں ہو سکی۔ اچھا اگر میری حیاتی میں

آپ مر گئے۔ تو اس کے بدلے میں میں آپ کا کفن مفت ہی دونگا۔ اس پر حکیم صاحب نے چین بہ جبین ہو کر کہا۔ ڈرا رہے کیا بکتا ہے۔ تو درزی نے کہا کہ حکیم جی میں سچ عرض کرتا ہوں۔ اگر یقین نہ ہو تو مر کر دیکھ لیں"

۲۲۳

ڈرپوک کی گت:- ایک دفعہ ایک شخص نے عجیب قصہ سنایا اس نے بیان کیا کہ چھ سال ہوئے میں ایک گاؤں سے شہر کو آرہا تھا اندھیری رات تھی۔ بائیسکل پر سوار تھا۔ چونکہ فاصلہ زیادہ اور میں کسی قدر ڈرپوک ہی تھا۔ میں نے سرپٹ بائیسکل چھوڑا۔ جب تھوڑی دور گاؤں سے نکل آیا تو کسی شخص نے زور سے میری پیٹھ میں کچھ مارا۔ میں نے گردن پھیر کر پیچھے دیکھا۔ مگر وہ شخص نظر نہ پڑا۔ میں نے آواز دی اس نے پھر پیٹھ میں زور سے ٹھونکا۔ میں نے اور بھی رفتار کو تیز کیا۔ مگر دشمن لگاتار مارتا چلا آتا تھا۔ میری پیٹھ ہی سوجھ گئی آخر کار ایک سرائے کے قریب آکر میں بائیسکل سے کود پڑا۔ اور ہانپتا ہوا۔ مالک سرائے کے پاس اندر گیا۔ اور کل ماجرا کہہ سنایا۔ مالک سرائے مع اپنے ملازم کے لالٹین لیکر باہر نکلا لیکن وہاں کوئی موجود نہ تھا۔ میری بائیسکل پڑی تھی اس کو اٹھا کر دیکھا۔ اور مارے ہنسی کے دوہرا ہو گیا۔ اصل میں بات یہ تھی کہ میری بائیسکل کے پچھلے پہیہ کا ٹائر ٹوٹ گیا۔ اور وہی میری پیٹھ میں بار بار لگ رہا تھا"

۲۲۴

ایک ہی بدمعاش ہے:- ایک دفعہ شاہ بیلجیم ایک بہت بڑے جیلخانہ کا معائنہ کر رہا تھا۔ ایک جگہ قیدیوں کے ایک گروہ کو دیکھا۔ ان کے قریب آکر ایک قیدی کی طرف مخاطب ہو کر پوچھا تمہاری کتنی قید ہے!!

قیدی :- قبلۂ عالم ۱۵ سال "
شاہ :- تم نے کیا جرم کیا تھا "
قیدی :- قبلۂ عالم کچھ بھی نہیں "
شاہ :- شاہ بالکل بیگناہ "
قیدی ۔ قبلہ عالم بالکل بے گناہ "
شاہ ۔ دوسرے قیدی کی طرف مخاطب ہوکر) اور تمہاری ؟
قیدی ۔ قبلۂ عالم ۳۰ سال بالکل بیگناہ مارا گیا ہوں "
شاہ ۔ تیسرے کو :- اور تم "؟
قیدی ۔ بادشاہ سلامت عمر بھر کے لئے "
شاہ ۔ کیا کیا تھا "
قیدی ۔ سب گناہ جو انسان کے فکر میں آسکتے ہیں ۔ مثلاً چوری نقب زنی ۔ ڈاکہ ۔ کشت و خون ۔ اور قتل ۔ حیران ہوں کہ مجھے سزائے موت کیوں نہ دیگئی "
شاہ ۔ تمہارا نام کیا ہے "
قیدی ۔ قبلۂ عالم جب کا میں یہاں آیا ہوں نمبر ۹۱۲ کے نام سے پکارتے ہیں ۔ میرا اور کوئی نام نہیں ہے "
جب معائنہ ہو چکا تو بادشاہ نے داروغۂ جیل کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا ۔ کہ دیکھو جیل خانہ میں جتنے قیدی ہیں سب بیگناہ معلوم ہوتے ہیں ۔ ان میں سے صرف ایک ہی شخص بدمعاش ہے ۔ یعنی ۹۱۲ وہ بڑا ہی بدمعاش ہے ۔ اس کو فوراً چھوڑ دو ۔ تاکہ اس کی صحبت سے جیل خانہ کے دوسرے آدمی خراب نہ ہوں "

۲۲۵

بوسہ و افواہ ؟ پہیلا ۔ بوسہ اور افواہ آپس میں ایک دوسرے

...

دوسرا۔ اس لئے کہ وہ ایک سے دوسرے کے منہ میں جاتے ہیں"

۲۲۶

کیا چیز ہے؟ پہلا۔ وہ کیا چیز ہے جو ہے تمہاری مگر استعمال دوسرے لوگ کرتے ہیں"

دوسرا۔ تمہارا نام۔

۲۲۷

جگہ سے ہٹتی نہیں؟ پہلا۔ وہ کونسی چیز ہے جو ہر وقت حرکت کرتی ہے" اور چلتی رہتی ہے۔ مگر اپنی جگہ سے ہٹتی نہیں"

دوسرا۔ گھڑی"

۲۲۸

سیاہ مگر روشن؟ پہلا۔ وہ کیا شئے ہے جو خود سیاہ ہے مگر دنیا اس کی وجہ سے روشن ہے"

دوسرا۔ روشنائی"

۲۲۹

عقلمند مدرس؟ کلکٹر صاحب۔ (مدرسوں سے) چونکہ تم لوگوں کا تنخواہ دیر سے ملتا ہے۔ مہینے کے پہلے ہفتہ میں سنیچر کو لیجایا کرو"

مدرس۔ اچھا حضور"

(ایک مدرس کچھ سوچ کر اور کھڑے ہو کر) اگر اس سنیچر کو اتوار ہو جائے تو کس طرح تنخواہ ملے گی"

۲۳۰

قانونی لطافت۔ ایک شخص نے مرتے وقت وصیت کی کہ میری تمام جائیداد شہر کے بڑے پادری کو اس شرط پر دیجائے کہ جب

میرا بیٹا جو اس وقت باہر گیا ہوا ہے واپس آئے تو اسے جائداد کا جو
پادری صاحب پسند کریں دیا جائے"

کچھ مدت بعد متوفی کا بیٹا واپس آیا۔ پادری صاحب نے اسے کچھ
جائداد دیدی۔ مگر وہ بہت تھوڑی گویا برائے نام یہ نوجوان بہت پریشان
ہوا۔ اور مجبور ہو کر دوستوں سے صلاح پوچھی۔ سب نے کہا کہ اب کچھ
نہیں ہو سکتا۔ تمہارے باپ کی وصیت میں لکھا ہے۔ کہ جو جائداد پادری
صاحب پسند کریں وہ تم کو مل سکتی ہے۔ ایک دن یہ غریب ایک بیرسٹر کے
پاس گیا۔ اور سب حال بیان کیا۔ اس نے جواب دیا کہ میں تم کو تمہاری سب
جائداد واپس دلا سکتا ہوں۔ قصہ مختصر پادری صاحب پر نالش کی گئی اور
بیرسٹر نے مفصلہ ذیل تقریر سے مقدمہ جیت گیا۔"

میرے موکل کا متوفی باپ اپنی وصیت میں صاف لکھتا ہے۔ کہ اس کا بیٹا اُس
جائداد کا حقدار ہوگا۔ جو پادری صاحب پسند کریں۔ یہ الفاظ وصیت میں
صاف طور پر درج ہیں۔ اب یہ ثابت ہے کہ پادری صاحب اُس جائداد
کو پسند کرتے ہیں جو انہوں نے اپنے قبضہ میں رکھی ہے۔ پس وصیت کے
رو سے میرا موکل پادری صاحب کی مقبوضہ جائداد کا مالک ہے۔ اور
اُسے وہ جائداد ملنا چاہئے جو پادری صاحب نے پسند کی ہے"

۲۳۱
فوجی بھرتی سے بچنے کا ایک عجیب عذر

ولایت کے مشہور شہر برمنگھم میں ایک شخص نے فوجی بھرتی سے بچنے کے لئے ایک عجیب
مقدمہ پیش کیا۔ اور کہا کہ ۲۰ لاکھ روپیہ کی ایک ایسی جائداد ہے۔ جو لے مل
سکتی ہے۔ بشرطیکہ وہ دو اور اشخاص جو کہ عورتیں ہیں۔ اور عمر میں اس سے
بڑی ہیں۔ اُس سے پہلے نہ مریں۔ اور اگر وہ مر گیا یا مارا گیا اور ان دو عورتوں
سے پہلے اس کی موت واقع ہوئی تو [illegible] کو

اس کی جائداد سے ایک حبہ نہ ملیگا برمنگھم کی ملیٹی نے اسے عارضی طور پر فوجی خدمت سے بری کردیا۔ اسنے مستقل بریت حاصل کے لئے ولایت کی مرکزی کمیٹی سے درخواست کی جس نے اس کی عرضی نامنظور کی۔ اور اسے فوج میں بھرتی ہونیکا حکم دیا"

۲۲۲

رنڈی کی بیٹی۔ ایک رنڈی سے جسکے ایک جوان بیٹی ہمراہ تھی کسی ظریف الطبع نے پوچھا۔ کیوں بی تمہاری کیا عمر ہو گی" رنڈی نے بڑے بھولے پن سے پندرہ یا سولہ برس کی عمر بتائی۔ یہہ سنتے ہی اس کی بیٹی سے نہ رہا گیا۔ ہاتھ جوڑکر بولی۔ اماں جان میری اور اپنی عمر میں نو مہینے کا فرق تو رکھا ہوتا"

۲۲۳

کانا سیانا۔ ایک کانے نے کسی شخص سے یہہ شرط لگائی کہ میں تم سے زیادہ دیکھتا ہوں۔ امتحاناً وہ دونوں نظر بازی کرنے لگے اثنائے نظر بازی میں کانا بول اٹھا کہ میں جیت گیا۔ اس نے پوچھا کس طرح۔ کانا بولا میں نے تمہاری دو آنکھیں دیکھیں۔ اور تم نے میری ایک آنکھ۔ اس لئے میں تم سے زیادہ دیکھتا ہوں اور بازی جیت گیا"

۲۲۴

ماں باپ سے بڑا بیٹا۔ لڑکا۔ اماں میں کتنا بڑا ہوں"

ماں۔ بیٹا اپنے باپ سے پوچھو"

باپ۔ میں نہیں جانتا ہوں۔ ٹھیک حساب مجھے نہیں معلوم"

بیٹا۔ تو قطعی میں آپ دونوں سے بڑا ہوں جبھی تو آپ نہیں بتلاتے"

۲۲۵

خوب سوجھی۔ ضلع ناندیڑ دکن، کا قصہ ہے کہ موسم گرما کا زمانہ تھا

اور کچہری کا وقت صبح کے سات بجے سے بارہ بجے تک تھا۔ ایک روز ایک اہلکار عدالت مذکور دہوپ کی تپش سے پریشان ہوگیا۔ اور بمشکل گہر پہونچا تو دہوپ کی وجہ سے پریشان تو تہاہی۔ کہیں اتفاق سے اُس کا دودہ پیتا لڑکا رونے لگا۔ اس کی بیوی اسے بہلانے لگی۔ مگر وہ چپ نہ ہوا اہلکار مذکور نے اسی جہل میں بیوی سے کہا۔ کہ یہ روتا ہے تو اسے دودہ پلا " بیوی بچاری بولی کہ " دودہ نہیں پیتا " تو آپ جہلاہٹ میں بیوی سے کہنے لگے کہ وہ کیوں نہیں پیئے گا۔ اس کا تو باپ بہی پیئے گا "

۲۳۶

کچھ وقت امتحان کا تو دیجئے: ایک پادری صاحب وعظ کہہ رہے تہے مگر انہوں نے بمشکل اپنی تقریر شروع کی تہی۔ کہ حاضرین غنودگی کی وجہ سے جہولنے لگے۔ پادری صاحب نے دیکھکر حاضرین کو یوں مخاطب کیا۔ صاحبو۔ ابہی میں مطلب پر آیا ہی نہ تہا کہ آپ سونے لگے۔ آپ مجہے صرف آدہ گھنٹہ دیجئے۔ اگر اس عرصہ میں بہی اپنا فرض انجام نہ دیسکوں تو پھر آپ کو اختیار ہے۔ کہ آپ سو جائیں "

۲۳۷

کس کا ہمشکل تھا: باپ۔ یہ بچہ کس کا ہمشکل تہا " ماں۔ جتنے بچے ہوئے۔ سب کی صورتیں علیحدہ علیحدہ ہیں۔ میں کس کا ہمشکل بتاؤں "

۲۳۸

جھوٹ نہ تھا: عورت۔ تم نے جہوٹ کیوں کہا تہا کہ تمکو ایک ہزار پونڈ ملنے والا ہے "

مرد۔ کیوں کہ میں تم سے شادی کرنے والا تہا۔

۲۳۹

مرد۔ کیا تمہیں مجھ سے محبت ہے"

...ال کیا | عورت۔ مجھ تو نہیں ہے۔ شاید کسی اور کو ہوگی"

۲۴۰

...نہ عورت۔ ایک دن ایک لیکچرار صاحب لکھنؤ میں امین آباد پارک میں
...وے۔ سرتی کی برائی کر رہے تھے۔ جب ایک سرتی کھانے والا سنتے
...ر ہوگیا۔ تو لیکچرار صاحب سے یوں مخاطب ہو کر چلا کر کہنے لگا۔ سنئے
...احب معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے شوکت کا یہ شعر نہیں سنا ہے
...نیا میں جو سرتی کا طلبگار نہ ہوگا ۔ محشر میں خدا اس کا مددگار نہ ہوگا۔
...احب۔ یہ سن کر خاموش ہو رہے۔ اور لیکچر بند کر دیا۔ دوسرے
...رے پھر کہیں پر کھڑے ہو کر لیکچر دینے لگے۔ اس مرتبہ سگریٹ کی برائی کی
...۔ ایک سگریٹ باز سے جب اس کی برائی نہ سنی گئی تو لیکچرار صاحب
...خاطب ہو کر کہنے لگے حضرت سنئے ۔

دنیا میں مزہ جس نے کہ سگریٹ کا نہ جانا۔

نہ وہ مرد نہ عورت ہے [illegible] زنانہ

...ہ یہ شعر سنتے ہی خاموش ہوگیا۔ اور کان پکڑ کر کہنے لگا۔ کہ اب
...خدا اس شہر میں کبھی منہ تک نہیں کھولونگا"

۲۴۱

...یسی حال میں خوشحال ہیں۔ [illegible] کہ دولت
...ے انسان خوشحال ہو جاتا ہے۔ [illegible]

۲۴۲

...جانا تو جانتی ہیں ادا دی۔ آج کل کی لڑکیاں بالکل نہیں
...[illegible]

بسوبی! ہاں داوی مگر وہ گانا بجانا تو جانتی ہیں۔

۲۴۳

چور کی داڑھی میں تنکا خسر: داماد سے: جمعرات کے گیارہ بجے تک بیٹھا گپیں ہانکتے رہا تھا۔ بیٹا آپ کیا بجا ہوگا!!

داماد۔ پھر دسنتے اس فقرہ کے اٹھ کھڑا ہوا۔ اور معافی مانگ کر اپنے کمرہ میں چلا گیا۔

خسر (اپنی لڑکی سے) آج کل کے نوجوان کیسے بدتہذیب ہیں۔ میں نے وقت پوچھا اور وہ چل دیا۔

۲۴۴

کچھ نہیں کھاؤں گا ایک لڑکا ایک دن سسرال جانے لگا۔ تو اس کی ماں نے چلتے وقت اسے چند پیسے دیئے۔ لڑکے نے پوچھا۔ کہ اماں جان! ان پیسوں کو کیا کروں گا۔ ماں نے کہا۔ بیٹا جب راستہ میں بھوک لگے تو لے کر کچھ کھا لینا۔ لڑکا یہ سن کر چلتا ہوا راستہ میں جب اسے بھوک لگی۔ تو ایک قریب کے گاؤں میں جاکر ایک دوکاندار کے آگے پیسے پھینک کر کہنے لگا۔ کہ لے بھائی کچھ دیدے۔

دوکاندار نے پوچھا۔ میاں لڑکے کیا دیدوں۔ لڑکے نے کہا۔ اے بھائی وقت مت کرو۔ کچھ دیدے۔ دوکاندار نے کہا۔ کہ عجیب بے وقوف ہے۔ ارے میاں کیا کچھ دیدوں۔ لڑکے نے کہا کہ پھر وہی کیا کیا دھن لگا لی ہے۔ اب کیا تو بہرہ ہے۔ ہزار بار تو کہا۔ کہ کچھ دیدے۔ دوکاندار نے جھلا کر تمباکو کے چند گڑے اٹھا کر دیدیے۔ لڑکا خوش خوش لیکر چلتا ہوا اور کنوئیں پہ بیٹھکر بڑے اطمینان سے کھانے لگا۔ اور چونکہ تمباکو بدمزہ معلوم ہوا۔ اس لئے تھوڑا سا کھا کر ایک لوٹا پانی کا پی کر لڑکے نے سسرال کی راہ لی۔ اس کی خوشدامن نے بعد آؤ بھگت اور پیار کے

بیٹا تھک کر آیا ہے۔ کچھ تھوڑا سا کھالے۔ لڑکا چلا کر بولا اسی کمبخت کچھ نے تو مجھے اس حالت پر پہونچایا ہے۔ کہ مجھے راستے ہیں بخار چڑھ گیا ہے۔ اب اگر اور کچھ کھاؤں گا۔ تو نہ جانے کیا حالت ہوگی۔ میں کچھ نہ کھاؤں گا"

۲۴۵

ثبوت قربانی امسنر براؤن سمتھ۔ تم ہمیشہ قربانیوں کا ذکر کرتے رہتے ہو۔ یہہ تو بتلاؤ۔ کہ تم نے اپنے جنس کے واسطے کون سی قربانی کی ہے"

مسٹر براؤن سمتھ! کیوں میں نے تم سے شادی نہیں کی ہے"

۲۴۶

بڑے ادب سے اچھوٹا لڑکا؛ جو خاتون باغ میں مجھ سے باتیں کرتی تھی۔ اس نے مجھے مٹھائی دی"

والدہ "مجھے امید ہے کہ تم نے بڑے ادب سے اس سے گفتگو کی ہوگی"

چھوٹا لڑکا۔ ہاں امی جان میں نے ادب سے باتیں کی تھیں"

والدہ۔ کیا کہا تھا"

چھوٹا لڑکا" کہا تھا کہ کاش تمہارے ساتھ واقفیت ہونے سے پیشتر ابا جان کی اس سے پہلے ملاقات ہو"

۲۴۷

بدخط ڈاکٹر ؟ ڈاکٹر (باورچی سے) "سارہ میں افسوس کرتا ہوں کہ میں تمہارے سارٹیفکٹ میں یہہ ضرور لکھونگا۔ کہ تم کام بے پروائی سے کرتی ہو"

باورچن" بہت بہتر حضور۔ مگر اس طرح نہ لکھیے گا جس طرح نسخہ لکھا کرتے ہیں (یعنی جو پڑھا نہ جائے)"

بجی کی خبرداری؟ بجی اپنے شیر خوار بہائی سے صرف تین سال بڑی تہی. مگر باتیں سیانوں کی سی کیا کرتی تہی۔ ایک دن اُس کا بھائی پلنگ پر پڑا سوتا تہا۔ ماں گھر کے کام میں لگنے والی تہی۔ اس نے بجی کو بلا کر کہا دیکہو۔ بیٹا تمہارا بہائی سویا پڑا ہے۔ اس کی خبر رکھنا۔ کہیں وہ نیچے نہ گر پڑے۔ بجی فوراً بولی کہ اماں جان بہت بہتر ہے اس کی اچھی طرح سے خبر رکھوں گی. جونہی گر کر فرش سے ٹکرائے گا۔ اسی وقت تم کو آواز دونگی۔

۲۴۹

ماں کی نصیحت پر عمل؟ ایک عالم و فاضل پروفیسر نے اپنے احباب کی دعوت کی۔ ٹومی کو بہی مدعو کیا۔ جب جانے لگا تو ماں نے ٹومی سے کہا۔ بیٹا میں تمہیں ایک نصیحت کرتی ہوں یاد رکھنا۔ جب دسترخوان پر کھانے کو بیٹھو تو تہذیب سے کھانا اور اس کے ساتھ اور بہی کئی نصائح کیں۔ ٹومی جب لوٹ کر آیا تو والدہ نے پوچھا کیوں بیٹا دعوت کھا آئے۔ کہو کیسی گذری؟ ٹومی نے کہا بخیریت ماں نے کہا۔ کیا درست کہتے ہو۔ کوئی ناشائستہ حرکت تو نہیں کی تہی۔ ٹومی نے کہا کہ نہیں کوئی ایسی ناشائستہ تو نہیں تہی ماں کو شک ہوا کہ شاید اس نے کوئی بیجا حرکت کی ہو گی۔ پوچھا کہ کیا کوئی ناجائز بات کی تہی؟ ٹومی نے کہا نہیں۔ اماں جان ناجائز تو نہیں تہی. صرف یہ ہوا کہ جب میں چھری سے گوشت کے ٹکڑے کو کاٹ رہا تھا۔ تو یہہ میری قاب میں سے اُچھل کر دروازہ میں فرش پر جا گرا۔ ماں نے کہا۔ ارے ہے بیٹا۔ تم نے بہت برا کیا۔ ٹومی نے کہا میں نے کسی قدر بے اعتنائی سے یہہ کہکر کھانا کھانا شروع کر دیا کہ سخت گوشت کا ہمیشہ ہی قضیہ ہوتا ہے "

خوب تعریف کی ۔ ایک بڑی عمر کا شخص جو ابھی کنوارا ہی تھا ایک بچے کو غور سے دیکھ رہا تھا۔ اور بچے کی ماں اس کے پاس کھڑی امید کر رہی تھی کہ اب یہ شخص میرے بچے کی تعریف کرے گا۔ جب وہ کچھ نہ بولا۔ اور غور سے بچے کو دیکھتا ہی رہا تو بچے کی ماں نے مہر سکوت کو اس طرح توڑا کہ کیوں مسٹر ملگس صاحب کیسا پیارا بچہ ہے۔ اس نے کہا مسز صاحبہ میں کیا عرض کروں میں تو اس سوچ میں ہوں کہ ابھی اور کتنا عرصہ چاہیے۔ کہ اس کی شکل و صورت انسانوں کی سی نظر آئے"

۲۵۱

شاگرد کا جواب ؟ انگلستان کے ایک دیہاتی سکول میں استاد نے شاگردوں کو ایک نظم دی۔ اور کہا کہ کل میں اسے بر زبان سنوں گا۔ دوسرے دن سب لڑکوں نے نظم یاد کر کے استاد کو سنا دی۔ مگر ایک چھوٹے نے کہا کہ مجھے تو یاد نہیں۔ استاد نے پوچھا کہ کیوں لڑکے نے جواب دیا کہ یاد نہیں رہتی۔ استاد نے برہم ہو کر کہا۔ کہ تمہارا سر کس لئے بنایا گیا ہے اس نے جواب دیا کہ کالر پہنے رکھنے کے لئے"

۲۵۲

دونوں کے درمیان ۔ فریڈ۔ فرض کرو کہ ایک خوبصورت تمکو یہ کہے۔ کہ تم میرے دائیں یا بائیں گال کا بوسہ لے سکتے ہو۔ تو تم کس گال کا بوسہ لینا پسند کرو گے۔ دائیں کا یا بائیں کا"

جیک ۔ میں دونوں میں سے ایک کا بھی نہیں لونگا۔ میں اس جگہ کا لوں گا جو ان دونوں کے درمیان ہے"

۲۵۳

کون سی ہے ۔ لیسی۔ بہن میبل کیا کروں سخت حیران ہوں

ری سے بیری لڑائی ہوئی ہے۔ تو اس نے اپنی انگشتری منا ڈالی بھی ہے
ل " بہت بڑی بات ہے "
بیبی۔ اس کی تو کچھ پرواہ نہیں مشکل تو یہ ہے۔ کہ میں بھول گئی ہوں
اس کی کون سی انگشتری ہے "

۲۵۴

ملون بھی : ملاقاتی۔ ٹونی تمہاری شکل و صورت تمہارے باپ
سے ملتی جلتی ہے۔ تمہاری آنکھیں تمہاری ناک اور تمہارا منہ سب
ن کے ہیں "
ومی۔ اور نہ صرف یہی بلکہ جو پتلون میں نے پہنی ہوئی ہے وہ بھی
بھی ہے "

۲۵۵

بت شائستگی سے۔ ایک عورت اپنی پڑوسن کی مرغیوں سے بڑی
ت آگئی۔ کیونکہ مرغیاں روز آکر اس کے باغیچہ کو نقصان پہنچاتی تھیں
ن اس نے خادمہ کو آواز دی اور کہا کہ جاؤ پڑوسن سے جاکر
و کہ مہربانی کرکے اپنی مرغیوں کو سنبھال کر رکھے خادمہ گئی۔ اور
اپس آکر کہنے لگی کہ بیگم صاحبہ میرے خیال میں اب مرغیاں کبھی ادھر
ہیں آئیں گی "
مالکہ۔ امید ہے کہ تم نے شائستگی سے اس کو سمجھا دیا ہوگا "
خادمہ۔ ہاں بیگم صاحبہ۔ میں نے کہا تھا۔ کہ بیگم صاحبہ سلام کہتی
ہیں۔ اور کہتی ہیں کہ اپنی مرغیوں کو سنبھال کر رکھو۔ اگر نہیں رکھو گی
یاد رکھو کہ تمہیں صبح کے کھانے کے واسطے کوئی انڈا نہیں مل سکیگا
یوں کہ ہم تمہاری مرغیاں ذبح کر کے . . .
کھا جائیں گے "

۲۵۶

شش سالہ بچہ کی ہوشیاری ؟ ایک بچہ جس کی چھ سال کی عمر تھی کبھی دیہات میں نہیں گیا تھا ۔ ایک دفعہ اسے اپنی ماں کے سا[تھ] کچھ عرصہ کے لئے دیہات میں رہنا پڑا ۔ جہاں اُسے بہت سی ایسی چیزیں دیکھنی پڑیں جو اس سے پیشتر اس کی نظر سے نہیں گذری تھیں ۔ ا[ن] کے پڑوس میں ایک کسان رہتا تھا ۔ جو اس بچہ کی حرکات کو غور سے دیکھتا رہتا تھا ۔ ایک دن وہ آیا اور اُس نے ہنس کر اُس کی ماں سے کہا کہ ذرا اپنے بچہ سے تو پوچھو کہ اس نے مرغی کے دو انڈے اصطبل میں لیجا کر کیوں رکھے ہیں "

ماں ۔ بیٹا تم نے دو انڈے مرغی خانہ سے جو اٹھائے تھے انہیں تم نے کہاں رکھا؟

بیٹا ۔ میں نے انہیں اصطبل میں چھپا کر رکھا ہوا ہے "

ماں " وہ کیوں "

بیٹا " یہ ایک میری اپنی تجویز ہے "

ماں " تمہاری اپنی تجویز ؟ وہ کیا "

بیٹا " امی جان کیا تم نہیں سمجھتی ہو کہ جب انڈے مرغی خانے میں رکھے رہتے ہیں ۔ تو ان کے اندر سے ننھے ننھے مرغی کے بچے نکل آتے ہیں ؟ ا[سی] طرح جب انہیں اصطبل میں رکھا جائیگا ۔ تو ان کے اندر سے ننھے ننھے گھوڑے نکلیں گے "

۲۵۷

باقی تمام پانی ہے ۔ ایک دفعہ ایک ڈاکٹر صاحب کا جو ابھی نئے نئے ولائت سے ڈاکٹری پاس کر کے واپس ہندوستان آئے تھے کسی بات پر اپنی بیوی سے کچھ اختلاف ہو پڑا ۔ یہاں تک کہ اُن کی بیوی نے [illegible] طعن و تشنیع [illegible] شروع کر دیا [illegible]

بڑے نے جب آنسو بہاتے دیکھا تو کہا کہ

"تمہارے آنسو میرے دل پر کچھ اثر نہیں کرتے ہیں میں نے اچھی طرح سے ان کی تشریح کی ہے۔ اور میں نے یہ دیکھا ہے۔ کہ ان میں صرف تھوڑی سی مقدار کیلشیم فاسفیٹ اور سوڈیم کلورائیڈ کی شامل ہے باقی تمام پانی ہے"

۲۵۸

بڑا اشتیاق، **منتظم تجہیز و تکفین**، بیگم صاحبہ ہم نے دیگر جنازوں کے ہمراہ بھی جانا ہے۔ اگر جنازہ کی گاڑی اسی طرح دھیمی رفتار سے چلائی گئی اور گھوڑوں کو ڈھیلی نہ چھوڑا گیا۔ تو مجھے خوف ہے کہ آپکو اپنے خاوند کی تجہیز تکفین گراں پڑے گی"

بیوہ۔ کسقدر گراں پڑے گی"

منتظم۔ کم از کم بیس پونڈ"

بیوہ۔ بہتر ہے کہ گھوڑوں کو ڈھیلی چھوڑا جائے۔ کیونکہ میرا شوہر تیز رفتار گھوڑوں کا بڑا اشتیاق رکھتا تھا"

۲۵۹

پھر میری قسمت دیکھئے۔ ایک فقیر نے کسی امیر سے کچھ مانگا۔ امیر نے فرمایا۔ کہ میں داڑھی میں ہاتھ مارتا ہوں۔ جتنے بال میرے ہاتھ میں آئیں گے اتنا آپکو دیا جاویگا۔ امیر نے تین دفعہ داڑھی میں ہاتھ مارا کوئی بال ہاتھ نہ آیا۔ پھر امیر نے فقیر سے کہا کہ تمہاری قسمت میں کچھ نہیں ہے کیونکہ تین دفعہ داڑھی میں ہاتھ مارا کوئی بال ہاتھ نہ آیا۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ فقیر نے کہا ہاں نہیں۔ داڑھی ہو حضور کی۔ ہاتھ ہو میرا۔ پھر میری قسمت دیکھئے امیر نے اور کچھ دیا ہاتھ

ایسا اندھیر کبھی نہیں دیکھا! ایک ساہوکار کے گھر تین چور گھسے۔ اس کی لڑکی گھر میں تھی۔ رات کو چور
گھر میں گھس آئے۔ لڑکی کو جاگ آگئی۔ اس نے سوچا اگر میں شور مچاؤں
تو یہ مجھے مار ڈالیں گے۔ لہٰذا بڑبڑانا شروع کیا۔ بولی کہ جب میرے
بابا تیرتھوں سے آئیں گے۔ تو پہلے میری شادی کریں گے۔ اور پھر
سسرال جاؤں گی۔ اور پھر ہمارے گھر میں لڑکا ہوگا۔ اس کا نام
رکھوں گی مکندا۔ جب وہ باہر کھیلنے جاوے گا۔ تو میں آوازیں ماروں گی۔
ارے مکندیا۔ وے مکندیا۔ مکندا تھا دراصل نوکر کا نام۔ جو پیچھے سویا ہوا
تھا۔ اور جاگ اٹھا۔ اور اوپر آکر چور کو پکڑ لیا۔ جب چور عدالت میں حاضر
ہوا تو بہت حیران تھا۔ اس نے کہا کہ ہم نے ایسا اندھیر کبھی نہیں دیکھا
ہمارے روبرو شادی ہوئی اور لڑکا پیدا ہوا۔ اور طرہ یہ کہ اس نے
ہمیں بھی پکڑ لیا۔

۲۶۱

استاد (شاگرد سے) دیکھو ہم جو بات کہتے ہیں تمہارے فائدہ سے خالی
نہیں ہوتی۔ ایک روز استاد کو بخار آگیا۔ شاگرد کو بلا کر کہا ذرا ہمارے پاؤں
دباؤ۔ **شاگرد۔** جناب اس میں ہمارا کوئی فائدہ نہیں۔

۲۶۲

عقل اچھی۔ پانچ چھ برس عمر کے دو بچے کھیل رہے تھے۔ ایک نے
دوسرے کی ٹانگ پکڑ کر دے مارا اور کہا دوست راستہ میں ایک لڑکا مجھے
چمٹ گیا۔ میں نے اس کی ٹانگ پکڑ کر یوں دے مارا تھا۔ کیوں ٹھیک ہے
وہ بولا بہت ٹھیک ہے۔ [illegible]

۲۶۳

حضرت علوم سے نالے۔ دوست۔ [illegible] ہوتا ہے کہ

کیا تو وہ بڑا کام کرنے والا ہے؟"

دوکاندار "ہاں یہی تو اس میں خوبی ہے"

دوست۔ "کیا وہ بڑا کام کرنے والا ہے"

دوکاندار "مجھے صرف معلوم ہوتا ہے کہ وہ بڑا کام کرنے والا ہے"

۲۶۴

تین مشکل کام: زید۔ "قرض لینا بڑا مشکل کام ہے"

بکر۔ "اور قرض دینا اس سے بھی مشکل کام ہے"

عمر۔ "اور قرض واپس دینا ان دونوں سے مشکل کام ہے"

۲۶۵

ایک عجیب نتیجہ: الف "ڈاکٹر نے کرم چند سے کہا کہ کھانا کھانے سے پہلے تھوڑی سی شراب پی لیا کرو"

ب "پھر ہوا کیا"

الف "نتیجہ یہ کہ کرم چند دن میں بارہ مرتبہ کھانا کھاتا ہے"

۲۶۶

ایک موقع شناس عورت۔ "کیا اس خوبصورت بیوہ نے شادی کر لی ہے۔" "ہاں"

"مگر وہ اپنے متوفی شوہر کی وصیت کے مطابق شادی کرنے کی مجاز نہ تھی۔ کیونکہ وصیت میں صاف درج تھا کہ اگر وہ شادی کرے گی تو اس کی کل جائداد متوفی کے ایک دور دراز کے رشتہ دار کو دی جاوے گی"

"یہی تو لطف ہے۔ اس موقع شناس عورت نے دور دراز کا رشتہ دار تلاش کیا۔ اور اس سے شادی کر لی"

۲۶۷

کام آنے والا راز۔ ایک دن ایک سوداگر نگر بخیل اپنے گھر میں بیٹھا

کام کر رہا تھا۔ کہ ایک شکستہ حال غریب آدمی نے آکر سوال کیا کہ کچھ راہ مولا دلاؤ۔ سوداگر نے جواب دیا کہ نکل جاؤ۔ سائل نے اصرار کیا کہا اگر تم مجھکو چار آنے دو تو میں تمکو ایسا راز بتاؤں کہ کسی دن تمہارے کام آئے۔ سوداگر نے خیال کیا کہ شاید یہ کوئی ایسی بات جانتا ہو۔ جو کسی دن کام آئے۔ فوراً چار آنے نکال کر دیدیئے۔ اور کہا کہ اب بتاؤ۔

سائل نے ادہر ادہر چاروں طرف دیکھا۔ جب کوئی نظر نہ آیا تو چپکے سے کہا کہ اگر تم کبھی قید ہو جاؤ۔ اور قیدخانہ میں چکی چلانی پڑے ایسی جگہہ کھڑے ہونا جو دیوار کے پاس ہو"

۲۶۸

تو میرا کہاں ہے۔ ایک رات دو افیونی اکٹھے سوئے تھے۔ ایک کو خارش ہوئی تو دوسرے کا بازو کھجلانے لگا۔ اس پر پہلا اسے تو میرا ہے۔ اس پر دوسرے نے کہا۔ تو پھر میرا کہاں ہے"

۲۶۹

مدینہ میں ہی جھاڑو دیدیجئے۔ ایک امیر کا قاعدہ تہا کہ جب کھانا کھا تو دسترخوان اٹھاتا تہا۔ تو ہر رکابی میں تہوڑا کہانا چھوڑ دیا کرتا تہا ایک دن امیر نے ایک مولوی صاحب کی دعوت کی اور حسب عادت ایک کابی میں تہوڑا تہوڑا کہانا چھوڑنا شروع کیا۔ مولوی صاحب یہہ دیکھکر کہا کہ ارے میاں یہ کیا غضب کرتے ہو۔ سنا نہیں کہ برتن صاف کرنا ایسا ہے۔ کہ جیسا مکہ معظمہ میں جھاڑو دیدی۔ اس سے جو امیر پس خوردہ چھوڑتا تہا نوکر کے کام آیا کرتا تہا۔ مگر اب وہ بات نہ ایک دن فرصت اور موقع پاکر نوکر نے عرض کی کہ حضور کیا وجہ ہے پہلے جب آپ کہانا کہایا کرتے تہے۔ تو برتنوں میں تہوڑا تہوڑا کہانا چھوڑ دیا کرتے تہے۔ مگر آپ برتن بالکل صاف ہوتے ہیں۔ ام

تھی اس روز مولوی صاحب نے منع فرمایا تھا انہیں سے کہا
تھا کہ برتنوں کا صاف کرنا گویا مطلب میں جھاڑو دینا ہے خدمتگار
نے جھٹ دیگچیاں امیر کے سامنے لاکر رکھ دیں اور کہا کہ ان کو صاف
کر کے مدینہ منورہ میں لگا جھاڑو دیجئے "

۲۷۰

پہلا زپلن ہوائی جہازوں کا کچھ کام برطانیہ بھی سے انجام
دیتی ہے "
دوسرا وہ کیسے پر زپلن ہوائی جہاز ہیں پھر برطانیہ چھپ
کیسے جاتی ہے
پہلا اس طرح کہ جرمن انجن بناتے ہیں اور انگریز ختم
کر دیتے ہیں

۲۷۱

چارلس ایڈورڈ رسل امریکن کمیشن کا ممبر تھا جو روس گیا تھا
جب نیویارک میں سوشلسٹوں کی دعوت کا جلسہ ہوا تو اس میں
انہوں نے بیان کیا کہ میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ بعض نقلی
خبریں [illegible] ظاہر کرتی ہیں اس پر ایک سوشلسٹ نے بلند
آواز سے کہا کہ چارلس کو خوش ہونا چاہئے مایوس ابھی نہ ہونا چاہئے
جیسے کہیں تو سورج چمک رہا ہے اس پر مسٹر رسل بولا کہ سمندر کے
نیچے بھی تو کسی جگہ ہے لیکن اس سے اس آدمی کو کیا فائدہ پہنچیگا
جو تارپیڈو کا نشانہ بن جائے "

۲۷۲

ایک عورت جس کا بازو ٹوٹا ہوا تھا ڈاکٹر کے پاس مرہم پٹی کرانے کے
واسطے آئی [illegible]

لگا ہوا تھا۔ ڈاکٹر نے زخم صاف کر کے دوائی لگا کر پٹی باندھ دی "
مگر وہ جس وقت پٹی باندھ رہا تھا اس نے کہا کہ خدا معلوم کس جانور کے
دانتوں کا زخم ہے میں تو معلوم نہیں کر سکا گھوڑے کے کاٹنے کا بھی زخم
نہیں ہو سکتا کیونکہ بہت چھوٹا ہے اور کتے کا بھی نہیں ہو سکتا کہ اس سے
بہت بڑا ہے اس پر عورت کہنے لگی کہ ڈاکٹر صاحب یہ کسی حیوان کا
نہیں ہے ایک عورت نے مجھے کاٹ کھایا تھا "

۲۷۳

ایک معزز آدمی کو پہلی دفعہ کسی پہاڑی مقام پر جانے کا اتفاق ہوا۔ ایک
دفعہ سیر کرتا ہوا دور نکل گیا ایک زمیندار کو دیکھا کہ سڑک کے کنارے
بڑے آرام سے بیٹھا ہوا ہے۔ اور سامنے ایک نہایت ڈھلوان زمین پر
ایک نہایت خوشنما کھیت لہلہا رہا ہے کھیت کو دیکھ کر یکبیک اسکے
منہ سے نکل گیا کہ کیسا خوشنما کھیت ہے بوڑھے زمیندار نے سنکر جواب
دیا کہ حضور یہ کھیت اس علاقہ میں سب سے بہترین ہے امیر نے پوچھا
تم اس میں قلبہ رانی کس طرح کرتے ہو بڑی ڈھلوان زمین ہے "
زمیندار نے جواب دیا کہ حضور ہم اس میں قلبہ رانی نہیں کرتے جب
برفیں پگھلنی شروع ہوتی ہیں تو پہاڑی کے اوپر سے پتھر لڑھک لڑھک
کر نیچے گرتے ہیں جس سے زمین شق ہو جاتی ہے اور ہم اس میں بیج
بو دیتے ہیں امیر آدمی نے کہا کہ بیج اس میں کس طرح بوتے ہو بوڑھے
نے کہا کہ فی الحقیقت ہم اس میں بیج بوتے نہیں ہم مکان کے عقبی دروازے
میں کھڑے ہو کر بیج بندوق میں بھر کر کھیت میں چلاتے جاتے ہیں

۲۷۴

ایک نوجوان کی عمر ستر سال تھی فوج میں بھرتی ہونے کے واسطے
بھرتی کے دفتر میں آیا جب پیش ہوا تو سارجنٹ نے اس سے چند

سوالات پوچھے جن میں سے ایک یہ بھی تھا کہ کیا تم اپنے ملک کی خاطر
جان دینے کو تیار ہو۔ نوجوان نے حیران ہو کر آنکھیں پھاڑ کر سارجنٹ
کی طرف دیکھا اور جواب دیا کہ جناب میں جان دینے کو ہرگز تیار نہیں
ہوں میں تو جرمنوں کی جان لینے کو بھرتی ہوتا ہوں"

۲۷۵

ایک ڈاکٹر اپنے احباب سے کہہ رہا تھا احباب میں سے ایک نے کہا کہ
ہمیں معلوم ہے "مقامی اخبار میں اس کا تذکرہ آچکا ہے یہ سنکر ڈاکٹر
دل میں بڑا خوش ہوا۔ اور کہنے لگا کہ میں بھی ایک بڑا آدمی سمجھا جاتا
ہوں جس کا ذکر اخباروں میں ہونے لگا ہے کہ کیوں جناب کن الفاظ
میں انہوں نے میرا ذکر کیا تھا دوست نے کہا جہاں تک مجھے یاد ہے
یہ الفاظ تھے کہ گذشتہ ہفتہ کی نسبت اس ہفتہ میں شہر میں ستر موتیں
کم واقع ہوئی ہیں"

۲۷۶

ایک معمار جو ایک عمارت کی تعمیر میں مصروف تھا اتفاق سے نیچے
بازار میں گر پڑا ایک آدمی بھاگتا ہوا آیا اتفاق سے اسکی جیب میں
شراب کی بوتل تھی اس نے اسکو ہوش میں لانے کے واسطے اسکے
منہ میں ڈالنی شروع کی ایک دوسرا آدمی یہ دیکھکر اس سے
کہنے لگا۔ "اے بھائی کیا کرتے ہو اس غریب کا گلا بند ہو جائیگا"
یہ سنکر معمار نے آنکھیں کھول دیں اور جو آدمی اسکے منہ میں شراب
ڈال رہا تھا۔ اشارہ سے اس سے کہا کہ تم ڈالتے جاؤ" اسے بکنے دو

۲۷۷

کریم حافظ صاحب اگر آپ کو ایک دن کی بادشاہت دیدی جائے
تو آپ کیا کریں"

جاؤں گا۔ میں اس قدر روپیہ قرض لے لوں کہ بقیہ عمر خوشی سے
گذر جائے۔"

۲۶۸

ایک دفعہ مہاراجہ رنجیت سنگھ نے ایک مراسی کو ہاتھی بخشا۔
غریب مراسی گھبرایا کہ مہاراجہ نے غضب کیا مجھ کو تو اپنی روٹی کی فکر
ہے فرصت نہیں اتنے بڑے جانور کے لئے کھانا کہاں سے لاؤں گا۔"
ناچار ہاتھی کو لیکر گھر چلا گیا۔ اور ایک ڈھولک ہاتھی کی گردن پر
باندھ کر اسکو چھوڑ دیا۔ ہاتھی نے دربار کا رخ کیا اور مراسی اسکے
پیچھے ہو لیا۔ جب ہاتھی چلتا تھا اسکے بڑے بڑے چھاج جیسے کان باری
باری ڈھولک پر پڑتے۔ اور ڈھولک بجتی۔ یا یہ ہیئت کذائی ہاتھی دربار
کے سامنے جا کر کھڑا ہوا۔ اور جھومنے لگا۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ نے یہ
تماشا دیکھ کر دریافت کیا کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ مراسی ہاتھ جوڑ کر سامنے
جا کھڑا ہوا۔ اور کہنے لگا۔ مہاراج ہم مراسی ہیں مانگ کر کھانا ہمارا کام
ہے اسلئے ہاتھی کو بھی گھر سے ایک ڈھولک دیدی ہے کہ جس طرح ہم
مانگ کر اپنا پیٹ پالتے ہیں۔ یہ جانور بھی اپنا پیٹ پالے۔ مہاراجہ اس کا
مطلب سمجھ گیا۔ اور ہاتھی واپس لیکر اسکو نقد انعام دینے کا حکم
دیا۔"

۲۶۹

دس چینی سپاہیوں نے ایک جاپانی افسر گرفتار کیا۔ جاپانی افسر کے پاس
ایک طلائی گھڑی تھی جو گرفتار کنندوں نے اس سے چھین لی۔ جاپانی
افسر نے ان سے یہ فیصلہ چاہا کہ جو سب سے زیادہ جھوٹ بولے وہ گھڑی
لے لے۔ یہ بات مان لی گئی۔ پہلے ایک سپاہی جھوٹ بولے بعد میں جاپانی افسر
[illegible] سپاہی کا جھوٹ سنا۔ جب پہلا سپاہی جب جھوٹ بول چکا

تو جرمن افسر نے اس طرح بیان کرنا شروع کیا ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شریف جرمن"
قیدی کا اتنا بیان کرنا تھا کہ دوسرا سپاہی جھٹ بول اٹھا کہ بس اس فیصلہ ہو گیا۔ گھڑی تم ہی رکھو

۲۸۰

کوڑی فروش۔ ایک مکان کے دروازہ کے سامنے کھڑے ہو کر کوئی چیتھڑے یا پرانا لوہا"
ایک شخص (دروازہ کھولکر غصہ سے) جاؤ کوئی چیتھڑے یا پرانا لوہا نہیں ہے میری بیوی میکے گئی ہوئی ہے"
کوڑی فروش تو پھر کوئی خالی بوتلیں بھی نہیں ہیں"

۲۸۱

ایک شخص کا قاعدہ تھا کہ وہ اپنے کتے کو اکنی روز دیتا اور وہ طباخ کی دوکان پر جاکر ایک آنہ کی روٹی لے آتا۔ ایک روز کتے کے مالک نے طباخ کو جاکر کہا کہ میں اپنے کتے کی عقل آزمانا چاہتا ہوں آج اگر وہ اکنی لیکر آئے تو اسے بجائے ایک آنہ کی روٹی کے آدھ آنہ والی روٹی دینا اور دیکھنا وہ کیا کرتا ہے چنانچہ جب کتے نے اکنی لاکر دی طباخ نے آدھ آنہ والی روٹی اسکے آگے پھینکدی کتے نے پہلے اسکو سونگھا پھر پاؤں سے الٹا پلٹا کر دیکھا۔ اور روٹی کو اسی جگہ چھوڑ کر چلا گیا تھوڑی دیر کے بعد طباخ کیا دیکھتا ہے کہ کتا پولیس کے سپاہی کو ساتھ لئے ہوئے دوکان پر موجود ہے کیوں نہ ہو"

۲۸۲

ایک فوج کا کرنیل بوڑھا اور گنجہ تھا ایک دن ایک رنگروٹ

ں کے پاس آیا اور شکایت کی کہ میری ٹولی کے سپاہی مجھے
ٹرنے اور میرا نام دھرنے میں مجھے نکو نکو کہہ کے پکارتے ہیں اسلئے
یں ہے کہ آپ انپر اپنا رعب جمائیں تاکہ آئندہ ایسی حرکت ناشائست
باز آجائیں،،
کرنیل نے جواب دیا کہ ذرا تم ہی اپنا رعب جما کے دکھاؤ تم تو ایک
ں کی ہی شکایت کرتے ہو مجھے ساری پلٹن کی پلٹن ہی گنجہ پاپی کہتی
ہے،،

۲۸۳

ن کے ایک بڑے سکول میں ایک استاد اپنے شاگردوں کو
بندی کے متعلق سبق دے رہا تھا۔ اور مضمون یہ تھا کہ پودوں
ہر سے کس طرح محفوظ رکھ سکتے ہیں اس نے دیکھا کہ ایک لڑکا
بیان نہیں دے رہا اسلئے اس نے اس سے مخاطب ہو کر
کہ جاں تم بتلاؤ کہ پودوں کو ماہ مارچ کے کہرے محفوظ رکھنے کے
سطے کونسا سب سے اچھا طریق ہے لڑکے نے جواب دیا کہ جناب
ٹر صاحب انہیں ماہ اپریل میں لگانا،،

۲۸۴

ھوٹی لڑکی دادی جان میں تو ہرگز منہ نہیں دھوؤنگی،،
ادی تم بڑی غلیظ ہو دیکھو جب میں چھوٹی ہوتی تھی میں
یشہ شوق سے منہ دھویا کرتی تھی
ھوٹی لڑکی درست مگر اب تو ذرا اپنے منہ کو دیکھیں،،

۲۸۵

لک مکان۔ نقاش سے) دیکھو میرے دروازوں پہ بہت
چھے رنگ دار بیل بوٹے بنا دینا اور انہیں میری تصویریں منقش

کر دینا''

نقاش جناب اجرت چھ روپے لونگا اور آج ہی شام تک سب کچھ ٹھیک بنا دونگا''

مالک مکان اچھا کہکر چلا گیا نقاش نے بیل بوٹے تو بنا دیئے لیکن تصویر بنانی بھول گیا

مالک مکان (دروازے سے دیکھکر) تم نے میری تصویر تو بنائی نہیں

نقاش جناب! وہ انہدام لینے گئی ہے

مالک مکان اچھا تو جب لائے تم اس سے ہی لیجیو''

۲۸۶

سوئیڈن کے ایک رئیس نے کچھ دنوں کے لئے باہر جاتے وقت اپنی شکارگاہ کو کرایہ پر دیئے جانے کا اشتہار دیا اور محافظ شکارگاہ کو سمجھا دیا کہ جب کوئی شکارگاہ دیکھنے آئے تو اس سے ہر قسم کے جانوروں کی کثرت ظاہر کیا کرے چند روز کے بعد ایک شخص شکارگاہ کو دیکھنے اور کرایہ پر لینے کے ارادہ سے آیا محافظ سے مفصلہ ذیل باتیں ہوئیں''

شخص یہاں ہرن ہیں''

محافظ ہزاروں''

شخص جنگلی مرغ''

محافظ ہزاروں''

شخص کچھ تیتر بھی ہیں''

محافظ جی ہزاروں''

شخص گوریلا مشہور افریقہ کا طاقتور جانور بھی ہے''

محافظ (ذرا سے جھجک کر) کثرت سے تو نہیں ہیں ہاں آپکی طرح کبھی

کبھی آ جاتے ہیں۔"

۲۸۷

لڑکا (جو آٹھ برس عمر کا ہے) جب میں دو سال کا تھا اور میرا بھائی چھ سال کا تو وہ عمر میں مجھ سے تین گنا تھا

استاد۔ بیشک

لڑکا۔ اور جب میں چار سال کا ہوا اور وہ آٹھ سال کا تو وہ عمر میں مجھ سے دگنا تھا"

استاد۔ "بے شک"

لڑکا۔ "اب میں آٹھ سال کا ہوں اور وہ بارہ سال کا گویا وہ مجھ سے عمر میں ڈیڑھ گنا ہے۔

استاد۔ "بیشک"

لڑکا۔ "تو سوال یہ ہے کہ میں کب تک اُس سے دوڑ میں پکڑ لوں گا اور اس کے برابر ہو جاؤں گا

۲۸۸

ایک ملک میں خوراک اور پوشاک کا خرچ بوجہ جلد تقسیم تبدیل ہو جانے کے سب ملکوں سے زیادہ تھا۔ ایک دن بادشاہ کسی نواب کے محل کو جو ابھی بن کر تیار ہوا تھا دیکھنے گئے دوران گفتگو میں بادشاہ نے کہا کہ نواب صاحب آپکا مکان تو واقعی عالیشان ہے مگر کیا وجہ کہ مطبخ کے لئے آپنے نہایت تنگ جگہ تجویز کی۔ نواب صاحب نے جواب دیا حضور یہ باورچی خانے کے تنگ ہونے کی بدولت ہے کہ میرا مکان اتنا وسیع ہے۔"

۲۸۹

ایک معزز پادری اپنے دوستوں میں کہنے لگے کہ آج مجھ کیسے گلہ

کو وعظ سنانا پڑا تھا ایک ظریف دوست نے کہا آہا تب ہی آپ انہیں بار بار میرے پیارے بھائیو کہہ رہے تھے ،،

۲۹۰

باپ (بیٹی سے کیا اسے کوئی دولت کمانے کا بھی ہنر آتا ہے ؟

بیٹی ہاں میرے خیال میں تو آتا ہے حالانکہ وہ کئی غریب لڑکیوں سے شادی کر سکتا تھا لیکن اس نے مجھے ہی چنا ،،

۲۹۱

ایک دھوبی کے گدھے کھو گئے وہ ان کی جستجو میں کانجی ہوس پہنچا اتفاق سے منشی معائنہ کر رہا تھا دھوبی ہاتھ جوڑ کر باہر کھڑا رہا منشی نے اسے دیکھکر کہا کیا ہے دھوبی نے کہا حضور گدھے ،،

۲۹۲

مسٹر جونز (اپنی بیوی سے) کیا تم نے اس حادثہ کی نسبت جو مسٹر سمتھ کے ہاں واقع ہوا ،، سنا

مسز جونز نہیں وہ کیا ہے

مسٹر جونز (کچھ دیر چپ رہکر) مسز سمتھ نے اپنی چھوٹی لڑکی کو ایک بوتل کھیلنے کے لئے دی ہے اور آپ کمرے سے باہر چلی گئی اتفاق سے وہ جھولے میں سے نیچے گر گئی اور اسکی گردن ٹوٹ گئی ؟

مسز جونز ہیں کیا اس معصوم لڑکی کی ہائے افسوس ؟

مسٹر جونز ہنسکر بوتل کی ،،

۲۹۳

ایک نوجوان لڑکا میں نے اپنی عمر میں سب سے پہلے صرف تم سے ہی محبت کی ہے ؟

معشوقہ پھر تو مجھے بہت جلد تم سے دل ہٹا لینا چاہئے کیونکہ میں تو آموز

عاشق نہیں

۲۹۴

ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا بیگم آج ایک شریف آدمی باہر تشریف لائے ہیں اور ہماری تین لڑکیوں میں سے کسی ایک کے ساتھ شادی کرنا چاہتے ہیں بیگم نے کہا بہت خوب۔ وہ کون ہے کیا کام کرتا ہے شوہر نے کہا ایک نوجوان ہے اور شراب فروش ہے بیگم نے کہا بہت خوب پھر تو وہ ہماری بڑی لڑکی سے ہی شادی کریں گے کیونکہ شراب جتنی پورانی ہو اتنی اچھی ہوتی ہے۔"

۲۹۵

بیرسٹر موکل سے اچھا تو کیا تم نے میرے مشورے پر عمل کر کے اپنے مقدمہ کی پیروی کیلئے مقرر کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔"

موکل جھجکتے ہوئے ہاں ہاں جی

بیرسٹر منشی اس موکل کے فیس کے بل میں ۱۵ پندرہ روپے مزید جمع کرلو کیونکہ اس نے میرے مشورہ پر عمل کر کے مجھے پیروی کے لئے مشورہ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔"

۲۹۶

میونسپل کمشنر جو گھر میں اپنی بیوی کے سامنے شیخی مار رہا تھا آج صبح ایک اخبار کا خاص رپورٹر آیا کہ میری میونسپل کمشنری کی تقرری پر میرے ساتھ انٹرویو کر گیا۔

بیوی تم نے اس کو کیا کچھ کہا ہو۔

میونسپل کمشنر مجھے ٹھیک یاد نہیں اخبار آلے اس میں چھپا ہوا ہوگا۔"

۲۹۷

ایک افیونی گنا چوس رہا تھا مکھیاں بار بار ناک کی نوک پر بیٹھ جاتی تھیں وہ خراٹے اڑاتے تنگ آ کر چاقو سے ناک کاٹ ڈالی اور کہا کیوں اب کہاں بیٹھو گی یار دانے تو اڈا ہی اڑا دیا ہے۔"

۲۹۸

ایک شخص دھوپ میں بیٹھا ہوا تھا کسی نے کہا بھائی چھاؤں میں بیٹھ جائیں

آپ نے فرمایا کیا دو گے جو بیٹھ جاؤں ہو

۲۹۹

مصور تم کو اپنی تصویر کیسی پسند ہے"

گاہک مجھے اور تو سب کچھ پسند ہے مگر ناک ذرا اچھی نہیں بنی ہو

مصور ناک مجھے بھی پسند نہیں ہے مگر کیا کروں تمہاری ہی ہے اچھا اسے کاٹ دیتا ہوں

۳۰۰

ایک عورت کیا تمہیں کھانا خود پکانے میں کچھ کفائت معلوم ہوتی ہے"

دوسری عورت ہاں بہت کفائت معلوم ہوتی ہے کیونکہ میرا پکایا ہوا کھانا میرا شوہر بہت کم کھاتا ہے"

۳۰۱

پہلا آدمی مجھے علم ہے کہ میں اپنی بیوی کو اچھی طرح سے قابو میں رکھ سکتا ہوں

دوسرا آدمی تو پھر تم اسکو کیوں قابو میں نہیں رکھتے"

پہلا آدمی بھئی اصل میں بات تو یہ ہے کہ وہ بڑی ضدی ہے اور مجھے اپنے آپ کو قابو میں رکھنے دیتی"

۳۰۲

مریض ڈاکٹر صاحب میرا خیال ہے کہ آپ نسخہ لاطینی زبان میں لکھتے ہیں تاکہ کوئی سمجھ نہ لے"

ڈاکٹر شائد"، مریض اور حساب صرف انگریزی میں لکھتے ہیں تاکہ مریض بخوبی دیکھ لے"

ڈاکٹر بیشک۔ بالکل بجا ہے"

۳۰۳

ماں بڑے بیٹے سے عمر تمہارا چھوٹا بھائی کیوں رو رہا ہے"

عمر اماں یہ نالائق بہت بدتمیز ہے میں اسے کچھ سکھانا چاہتا ہوں اور یہ سیکھنا نہیں چاہتا

ماں۔ وہ کیا"

عمر اماں جان یہ نالائق مٹھائی کو ہاتھوں میں خراب کر رہا تھا۔ اور کھاتا نہیں تھا

اور میں نے ان سے مٹھائی لے لی اور خود کھا کر طریقہ بتایا کہ اس طرح
مٹھائی کھایا کرتے ہیں اور یہ اس قدر سدور ہا ہے"

۳۰۴

ایک جاٹ کسی شہر کے بازار سے گذر رہا تھا راہ روں کا ازدیاد ہجوم تھا اسکا
کندھا اتفاقیہ ایک رئیس کے ساتھ جو کہ خدا کے فضل سے فربہ تن تھے ٹکرایا رئیس کو
کندھے کے لگنے سے تکلیف محسوس ہوئی اور فوراً جاٹ کو گال سنائی جاٹ بیچارے
نے دل میں یہ سمجھ کر کہ یہ رئیس ہے اس کو گالی سنانی مناسب نہ خیال کی
لیکن اسکے معاوضہ کا علاج دو جوتی کے لگانے کا سوچا اور اس میں وہ کامیاب
بھی ہو گیا بھلا رئیس کو برداشت کب تھی اس نے فی الفور ہتک عزت کا دعویٰ
داغ دیا۔ اور جاٹ بذریعہ چپڑاسی عدالت طلب کیا گیا تحصیلدار صاحب
نے جاٹ کو صاف صاف اظہار کرنے کا حکم دیا لیکن جاٹ نے جواباً کہا کہ یہ
شہر کا رئیس ہے اور میں غریب جاٹ میرا اس کا کیا مقابلہ۔ تحصیلدار صاحب
نے کہا یہ عدالت ہے یہاں ہر امیر غریب یکساں ہے صاف صاف بیان کرو
جاٹ نے کہا میں سچ ہی کہہ رہا تھا حضور کچھ سزا ہی دیں جو حقیقت تھی
وہ سچ بیان کر دی تحصیلدار صاحب نے یہ سوچکر کہ در اصل جاٹ کا کوئی
قصور نہیں ہے اگر اتفاقیہ اس کا کندھا لگ بھی گیا تھا تو اسکو درگذر کرنا چاہیے
تھا لیکن جاٹ نے جتی لگا کر رئیس کی عزت کی ہے بجوازی ۸ ر جرمانہ کر دیا
سادہ لوح جاٹ نے جو کہ حکم کی انتظاری میں دست بستہ ایستادہ تھا
فوراً ہی اپنی جیب سے ایک روپیہ نکال کر دو عدد جوتیاں تحصیلدار صاحب کے
رسید کیں کہ میرے پاس ریزگاری نہیں ہے لہذا آٹھ آنے تقسیم کئے جاتے
کاشی رام بھنڈاری"

۳۰۵

سکندر آباد دکھن میں جب حضرت خواجہ نظامی صاحب قبلہ موسیٰ سیٹھ

کے گھر جیسے فروکش تھے بہت صاحب وہاں بطور ملاقات جمع آئے تھے ایک صاحب نے کہا خواجہ صاحب مجھے مسٹر سوڈان کے نام ایک رقعہ عنائت کیجئے - خواجہ صاحب نے فرمایا سوڈان کیا معنے چونکہ میں دہاں حاضر تھا فوراً کہدیا غالباً سوڈے کی تانیث ہوئی. اس پر حاضرین اور خواجہ مدظلہ بیساختہ ہنس پڑے خواجہ صاحب نے کہا دہلی میں سوڈانی عورتکو عموماً سوڈان کہتے ہیں،،

۳۰۶

ایک صاحب جوکہ ایک ایسے ملک کے باشندے تھے جہاں اگالدان کی رسم نہیں تھی ایک ہندوستانی صاحب کے یہاں مہمان ہوئے ایک دن دونوں صحاب گفتگو کر رہے تھے مہمان صاحب نے تھوکنے کے لئے گردن جھکائی یہ دیکھکر میزبان صاحب نے ایک چینی کا پھولدان اگالدان اٹھاکر سامنے رکھدیا انہوں نے ادھر سے منہ ہٹا کر دوسری طرف تھوکنا چاہا - میزبان نے اگالدان ادھر سے کھسکایا،، مہمان تیسری طرف تھوکنے کو جھکے پھر بیچارے میزبان نے اس طرف اگالدان اٹھاکر رکھ دیا اب تو مہمان صاحب کو تاب نہ رہی - چلاّ کر بولے سنو جی اب کے اگر تم نے یہ چیز سامنے رکھی - تو میں اس میں تھوک دونگا،،

۳۰۷

عرفی جو فارسی کا مشہور شاعر گذرا ہے اکبر کے زمانہ میں تھا فیضی و ابوالفضل کو ہمیشہ اس کے ساتھ کاوش رہتی تھی - کہا جاتا ہے کہ انہیں کی سازش سے عرفی کو زہر دیا گیا تھا - جب وہ قریب المرگ ہوا تو بادشاہ نے دونوں کو اسکی خبرگیری کے لئے بھیجا - جب یہ پہنچا تو اس وقت اس کا نزع کا وقت تھا فیضی نے کہا کیا نیم یعنی ہم کون ہیں - عرفی نے جواب دیا کہ مرغ روحم ور پرّ از ست حاجت ماکیاں ندارد - یعنی میرے روح کا

مرغ اڑ نے کو ہے اب مرغیوں کی حاجت نہیں کیونکہ ماکیاں نیم کے دوسرے معنے ہم مرغیاں ہیں،، بھی ہو سکتے ہیں،،

۳۰۸

ماں ،،!! جان تم نے مدرسے میں شرارت کرنے کا مجھ سے ذکر کیوں نہیں کیا،،

جان تو کیا عورتوں سے ہر قسم کی باتیں کہدینی چاہئیں،،

۳۰۹

باپ تو کیا تم شادی کرنا چاہتے ہو - اور کیوں ،،

لڑکی جی ہاں شادی کیطرف میلان طبع مجھے والدہ صاحبہ سے وراثتاً پہنچا ہے

۳۱۰

رحیمن آپا تم نے اس بچہ کا حال سنا ہے جو ایک ہفتہ ماں کا دودھ پی کر ایک من بھاری ہو گیا،،

باپ نہیں بیٹی کبھی ایسا نہیں ہو سکتا ،،

رحیمن وہ ہاتھی کا بچہ تھا ،،

۳۱۱

ایک ڈاکٹر نے اپنے نوکر کے ہاتھ سے گولیوں کا ایک بکس ایک مریض کی طرف اور چند زندہ مینڈک ایک محقق پروفیسر کی طرف بھیجے نوکر نرا بودم بے دال تھا۔ اس نے غلطی سے مینڈک تو مریض کو اور گولیوں کا بکس پروفیسر کو دیا،،

مریض کی حیرت کا کیا اندازہ ہو سکتا ہے جب اس نے نسخہ کھول کر دیکھا۔ تو کیا تھا۔ ان میں سے دو کو نصف گھنٹہ بعد پانی سے کھاؤ۔

۳۱۲

ایک شربت فروش کی دوکان پر اسکا بیٹا گیا اور باپ سے پوچھنے لگا بیٹا ابا ان بوتلوں میں کیا پڑا ہوا ہے،،

باپ بیٹا ان میں شربت ہے"

بیٹا شربت کیا ہوتا ہے"

باپ شربت میٹھا ہوتا ہے جب کسی کو تپ چڑھتا ہے تو اسے پلایا جاتا ہے اور اس کا تپ اتر جاتا ہے"

بیٹا تو پھر مجھے تپ کب چڑھیگا"

۳۱۳

دوست تو ڈاکٹر کل تم پر عمل جراحی کریگا"

امیر آدمی ہاں لیکن وہ ایسا خوش معلوم ہوتا ہے گویا اسے محض خربوزہ ہی کاٹنا ہے"

۳۱۴

بیوی:- تمہیں وہ رات یاد ہے جب کہ تم نے میرے ساتھ شادی کرنے کی درخواست کی تھی تم کیسے خوش قسمت ہو"

میاں اچھیطرح اس نے مجھ سے دس پونڈ قرض مانگا تھا اور میرے پاس اس وقت روپیہ موجود نہیں تھا"

۳۱۵

مکان کرایہ پر لینے والا (شکایت کرتے ہوئے) دیکھو یہ تہ خانہ تو پانی سے بھرا پڑا ہے"

مکان کا ایجنٹ تو کیا تم شراب سے بھرا ہوا چاہتے ہو یا دودھ سے"

۳۱۶

ایک امریکن سیاح کلکتہ کے عجائب گھر میں پہنچا بہت قسم کی اشیاء دیکھنے کے بعد اس کی نظر کچھ کاغذوں پر پڑی - ایک ہندوستانی بھی پاس کھڑا تھا اس نے جھٹ کہا"

ہندوستانی جناب یہ وہ کاغذ ہیں جن پر شاہجہان بادشاہ لکھا کرتا تھا

امریکن اجی یہ کونسی بڑی بات ہے ہمارے گھر میں وہ پنسل ہے جس سے طوفان کے وقت حضرت نوح نے جانوروں کی گنتی لی تھی،،

۳۱۷

ایک دوست میری مونچھیں مجھے کیسی سجینگی،،
دوسرا دوست نہائت خوبصورت معلوم ہوں گی مگر ابھی تو وہ اگی بھی نہیں،،

۳۱۸

ایک گدھیا گھوڑی پرچڑھ رہی تھی۔ اور قریب ہی اس کا بچہ ہی کھڑا تھا بچہ نے پوچھا اماں پدمنی کسے کہتے ہیں گدھیا نے کہا۔ بیٹا چپ رہو لوگ مجھی پر گمان کرتے ہیں،،

۳۱۹

دلی میں ایک بنجیا نامی چوڑی گرنی رہا کرتی تھی جس کے خاوند زندہ نہیں رہتے تھے اس بیچاری نے یکے بعد دیگرے چھ شوہر کئے جو سال سال ڈیڑھ ڈیڑھ سال زندہ رہکر مر گئے آخر اس نے ساتویں نکاح کی بڑی احتیاط سے تجویز کی اور مرد ایسا تلاش کیا جو اسیطرح تندرست اور تنومند تھا مگر مشیئت ایزدی میں کسی کو چارہ کیا نکاح سے چودہویں مہینے یہ بدنصیب بھی بیمار ہوا اور بنجیا کے دوڑ دھوپ کرنے پر بھی ایک رات صبح ہوتے ہوتے چل بسا۔ چوڑی گرنی میت کا منھ ڈھک کے باہر آئی اور ایک خاص انداز سے بولی۔ اللہ میاں تیرے یہ ظلم یاد رہ جائینگے،، ورنہ بنجیا تو بے خصم کے رہے گی نہیں استغفراللہ



۳۲۰

رام پور :- میں دو پٹھان رہا کرتے تھے ۔ جو آپس میں حقیقی بھائی اور کسی قدر آسودہ حال تھے ۔ مگر دونوں چونکہ نہایت کاہل اور سست تھے ۔ اس لئے نماز تو کبھی ہفتے عشرہ میں پڑھ لیا کرتے تھے ۔ لیکن روزہ کی ہمت آج تک نہیں ہوئی تھی ۔ ایک سال گرمیوں میں رمضان آئے اور احباب نے ازراہ تمسخر انہیں روزہ کے لئے تنگ کرنا شروع کیا ۔ آخر پٹھان تھے ۔ کب تک تحمل کرتے ایک دن جوش میں آ کے دونوں بھائیوں نے روزے رکھ لئے گیارہ بجے کے قریب بڑے بھائی کو پیاس لگنے لگی ۔ اور اس نے دن کو ڈھلتا ہوا دیکھنے کے لئے بارہ بجے تک چار مرتبہ دالان سے نکل کر سورج کی طرف دیکھا اور اپنا سا منہ لے کر واپس چلا آیا ۔ اب چھوٹے بھائی کی طبیعت بھی پریشان ہو چلی تھی ۔ اور وہ بڑے بھائی کی اس حرکت کو بھی دیکھ چکا تھا ۔ بولا بھیا کیا بات ہے ۔ بڑے بھائی نے کہا کیوں میں نے کوئی دس دفعہ جا کے سورج کو دیکھا ۔ لیکن وہ تو جس جگہ ہے ۔ بس وہیں ہے ۔ چھوٹا بھائی غصہ میں بھرا ہوا صحن مکان میں نکلا ۔ اور سورج کی طرف ہاتھ اٹھا کے بلند آواز میں کہنے لگا ۔ نامعقول ! ہم پہ تو جو گذرنا ہوگا وہ گذر جائیگا ۔ مگر آج تو جو اس جگہ سے ایک قدم بھی آگے بڑھا تو تجھ پر زن طلاق "

۳۲۱

مسز ولسن مسز جانسن کی باورچن کو اڑا لے جانا چاہتی تھی ۔ چنانچہ وہ ایک روز مسز جانسن کی غیر حاضری میں اس کے گھر گئی ۔ اور اس کی باورچن کو زیادہ تنخواہ کا لالچ دیکر لے گئی ۔ دوسری دفعہ جب وہ دونوں ایک بڑی دعوت پر جمع ہوئیں تو مسز جانسن نے تجاہل عارفانہ سے مسز ولسن کو پہچانا بھی نہیں تھا ۔ اس پر صاحب خانہ نے مسز جانسن

کو کہا کہ کیا تم مسز ڈلس کو نہیں پہچانتیں"
مسز جانسن نے کہا کہ ہاں میں تو نہیں پہچانتی مگر میں سمجھتی ہوں کہ وہ میری باورچن سے ملنے آیا کرتی تھی"

۳۲۲

منیجر: بڑی اکٹرس کیوں فکر مند ہے"
پریس ایجنٹ: آج اس کو صرف نو گلدستے ملے ہیں"
منیجر: اے اور کیا چاہیے۔ کیا نو قدر دان تھوڑے ہیں"
پریس ایجنٹ: پر اس نے تو دس کی قیمت دے رکھی تھی"

۳۲۳

مرد: بہت اچھا خیال ہے کہ سب عورتوں کو تیرنا سیکھنا چاہیے۔ اس سے اور نہیں تو ایک فائدہ تو ہوگا۔
عورت: تو پیارے وہ کیا"
مرد: وہ اتنا عرصہ اپنا منہ بند رکھیں گی جب تک تیرنے کی مشق کریں گی۔

۳۲۴

وہ ان: عورتوں میں سے تھی جو ہر وقت اس بات کی تلاش میں رہتی تھیں کہ ان کے شوہر کبھی ایک دم بھر کے لیے بیکار نہ بیٹھیں"
جان: اس کی عورت نے کہا۔ میں چاہتی ہوں کہ تم سامنے کے دروازے کے تالے میں درست کر دو"
ورنہ نہیں۔ جان نے کہا" مجھے ت۔ت۔ تپ لرزہ چڑھ رہا ہے"
تو بہت اچھا اس کی بیوی نے کہا۔ مجھے تمہارے لائق ہی کام معلوم ہے تم یہ خاکستر چھلنی میں چھان دو"

۳۲۵

ایک گولی - ایک بات تو ایسی ہے جو میں ایک جرمن میں دیکھنا چاہتا ہوں
کیا جی تم اپنے آپ کو محب الوطن کہتے ہو۔ وہ کونسی شرارت ہے جو تم
ایک جرمن میں دیکھنا چاہتے ہو؟ ایک گولی!!

۳۲۶

ایک نوجوان نے ایک تانگہ کرایہ پر چلانے کے لئے خریدا مگر اس کا گھوڑا
بہت دُبلا تھا۔ پہلے روز جب وہ اڈے پر جا کر کھڑا ہوا تو ایک لڑکے
نے شرارت سے اُسے کہا کہ تم نے گھوڑے کا پنجر خرید کر فوراً اُسے
منڈھوا بھی لیا ہے۔

۳۲۷

ایک دفعہ کسی جگہ جلسہ دعوت تھا ایک مشہور شخص اُٹھا اور موقعہ کے مناسب
کامل تقریر کے بعد بیٹھ گیا اس کے بعد ایک وکیل صاحب کی باری آئی انہوں نے
حسب معمول اپنی پتلون کی جیبوں میں ہاتھ ڈال کر ہنستے ہوئے حاضرین جلسہ
سے مخاطب ہو کر پوچھا کہ کیوں صاحبان کیا یہ تعجب نہیں کہ ایک پیشہ ور
ظریف ظرافت کی بات کرے؟ یہ سن کر سب حاضرین ہنسنے لگے اتنے میں وہ شخص
جو ابھی اپنا لیکچر ختم کر کے بیٹھا تھا اٹھ کر کہنے لگا کہ کیوں صاحبان کیا یہ تعجب نہیں
ہے کہ ایک وکیل کے ہاتھ اس کی اپنی ہی جیبوں میں ڈالے ہوئے ہوں۔

۳۲۸

ایک شخص جب ایک حجام سے بال کٹواتا وہ اس کو ضرور بھوتوں یا
ڈاکوؤں کا ایک نہ ایک قصہ سناتا۔ اگر وہ سننے سے انکار کرتا تو حجام اصرار کرتا
ایک دن اس نے تنگ آ کر حجام سے پوچھا کہ کہو بھئی کیا وجہ ہے۔ کہ جب میں
بال کٹواتا ہوں تو تم ضرور بھوتوں یا ڈاکوؤں کا حیرت انگیز قصہ سناتے ہو
اس نے کہا حضور بات یہ ہے کہ جب کوئی سنسنی پیدا کرنے والا قصہ
سنایا جاتا ہے۔ تو خوف سے بال بدن پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور مجھے

وقت اس کے کاٹنے میں سہولت ہو جاتی ہے۔

۳۲۹

اعرابی:۔ کا اونٹ گم ہوگیا۔ بہت تلاش کی نہ ملا۔ آخر اس نے قسم
ی کہ اگر اونٹ مل گیا۔ تو میں اسے ایک روپیہ میں بیچ ڈالوں گا۔ کچھ دنوں
بعد حسن اتفاق سے جب اونٹ مل گیا۔ تو اعرابی بہت گھبرایا۔ سو روپیہ کا
ٹ ایک روپیہ میں جاتا تھا۔ اور نہ فروخت کرے تو قسم ٹوٹتی تھی بہت
و خوض کے بعد اونٹ کے گلے میں ایک بلی باندھ دی۔ اور نخاس میں لیگیا
ں سے کہتا تھا کہ یہ اونٹ ایک روپیہ کو فروخت ہوتا ہے اور اسکے گلے میں جو بلی
ی ہے وہ سو روپیہ کو فروخت ہوتی ہے مگر دونوں ایک دوسرے سے جدا فروخت
ہ ہونگے

۳۳۰

سٹریٹ:۔ تم پر یہ جرم عاید ہے کہ تم نے اپنے کتے کا لائسنس نہیں لیا کیوں
ت ہے یا نہ؟

م:۔ ہاں حضور لیکن۔۔۔۔

طریٹ:۔ ہم لیکن ویکن کچھ نہیں سنتے تم یہ کہو کہ کتا کتنے سال کا ہے؟

م:۔ حضور دس سال کا۔

طریٹ:۔ تو تین سال سے تم نے لائسنس حاصل نہیں کیا تم کتے کو اپنے ہمراہ
ہ نہیں لائے۔

م:۔ حضور میں ڈرتا تھا کہ لوگ ہنسی اڑائینگے۔

سٹریٹ:۔ وہ کیوں؟

م:۔ کیونکہ کتے میں بھس بھرا ہوا ہے۔

۳۳۱

ے دفعہ ریلوے کے اسٹیشن پر گاڑی کھڑی تھی ایک شخص دوڑتا ہوا ٹکٹ گھر کے پاس

آیا اور کہنے لگا کہ اس گاڑی میں دو شخص ٹکٹ لینے کے بغیر سفر کر رہے ہیں ٹکٹ کلکٹر گیا اور تمام گاڑیاں دیکھ ڈالیں مگر بغیر ٹکٹ کے کوئی شخص نہ نکلا جس شخص نے مخبری کی تھی اسکے پاس واپس آیا اور کہنے لگا کہ میں نے تو تمام گاڑیاں دیکھ ڈالی ہیں کوئی شخص بغیر ٹکٹ کے نہیں نکلا مخبر نے کہا کہ گارڈ اور ڈرائیور کو بھی ان کے پاس کہاں ٹکٹ ہے؟

۳۳۲

مسز ہارڈی اخبار پڑھ رہی تھی ناگاہ اُس کی نظر اوپر اٹھی اور اُسنے کہا یہاں لکھا ہے کہ ایک انگریز خاتون نے اپنے چار خاوند میدان جنگ میں بھیجے اور چاروں ہی مارے گئے مسٹر ہارڈی نے کہا کیا یہ بھی لکھا ہے کہ اس نے پھر بھرتی کا کام ہی شروع کر دیا۔

۳۳۳

ولایتی لڑکیوں کے ایک غول نے ایک دوسری لڑکی سے جسکو ایک سپاہی نے پکڑنے کی کوشش کی تھی حیران ہو کر دریافت کیا کہ بہن جب سپاہی نے تجھکو پکڑنے کی کوشش کی تو کیا تم کو خوف نہیں آیا تھا اور پھر تم نے کیا کیا کہ بچ گئی اس نے جواب دیا کہ یہ تو بڑی آسان بات تھی میں نے زور سے پکار کر کہا "اٹین شن" اور وہ ناچار ہو گیا۔

اٹین شن سپاہیوں کی قواعد کی ایک اصطلاح ہے جو سیدھے کھڑے ہو جانے کے موقعہ پر بولی جاتی ہے۔

۳۳۴

پہلا: کیا آپ نے نہیں سنا کہ جزائر فجی کی عورتوں کے جسم پر کپڑا بالکل نہیں ہوتا۔
دوسرا: مجھے تعجب تو یہ ہے کہ وہ باتیں کس چیز کے متعلق کرتی ہونگی"

۳۳۵

ایک شخص گھوڑے پر سوار تھا جب ایک کچے تالاب پر پہنچا تو اس جگہ ایک لڑکے

ڈالے ہوئے دیکھکر پوچھنے لگا کہ کیوں بے لڑکے یہ تالاب گہرا تو نہیں ہے؟
لڑکے نے کہا جناب گہرا نہیں ہے لیکن جب سوار ذرا تھوڑی دور پانی میں
گیا تو پانی گھوڑے کی گردن تک آیا وہیں سے پلٹ آیا اور کنارے پر پہنچ کر لڑکے
سے کہنے لگا کہ کیوں بے لڑکے تم تو کہتے تھے کہ یہ گہرا نہیں ہے یہ جھوٹ تم نے کیوں
بولا لڑکے نے جواب دیا کہ جناب میں نے جھوٹ نہیں کہا میں نے اپنی نانی
کی بطخوں کو دیکھا تھا کہ وہ پانی میں پیدل چل رہی تھیں۔

۳۴۶

ایک فقیر جس کا ایک بازو کٹا ہوا تھا ایک دروازہ پر آیا اور صاحب خانہ سے
کہا کہ میں ریلوے میں پورٹر تھا گاڑی کے نیچے آکر میرا بازو کٹ گیا ہے
نادار ہوں کچھ راہ مولا دلوائیں صاحب خانہ نے کہا کہ اندر چلے آؤ دروازہ بند کر
آنا فقیر نے اس کے حکم کی تعمیل کی لیکن جب اندر آیا تو صاحب خانہ نے کہا کہ باہر
نکل جاؤ تم ریلوے قلی نہیں ہو اگر ہوتے تو جب تم اندر داخل ہوئے تھے ایسے
زور سے دروازہ بند کرتے کہ اسکے دھماکا سے باورچیخانہ سے کم از کم نصف برتن
تو ضرور گر کر ٹوٹ جاتے

۳۴۷

ایک ٹریم گاڑی میں اسکی کنڈکٹر جو ایک عورت تھی مسافروں کے ہاتھ ٹکٹ
فروخت کر رہی تھی کہ سامنے سے ایک نوجوان مرد نے ہاتھ اٹھا کر انگلی دکھائی
اور پکار کر کہا کہ ایک ٹکٹ بہشت کا اس پر کنڈکٹر نے اپنے ٹکٹوں والے تھیلے
میں سے ایک ٹکٹ نکالا جو انگلی والے ٹکٹ سے مختلف تھا اور نوجوان کی
طرف مخاطب ہو کر کہا اس کی قیمت تین آنہ ہیں یہ لیجئے نوجوان نے جھٹ
تین آنے نکال کر دیدئے اور ٹکٹ لے لیا اس پر لیڈی کنڈکٹر نے یہ فقرہ
اور ایزاد کیا کہ یہ ٹکٹ آپ کو اس حد تک پہنچا دیگا جہاں تک گاڑی جاتی ہے
آگے آپ پیدل جا سکتے ہیں۔

۳۳۸

ایک بوڑھے گائیڈ درحقیقت کی انگشت شہادت نداردتھی ایک دن ایک خاتون سیاح نے اسکو اپنے ہمراہ لیا کہ شہر کے مشہور اور قابل دید مقامات کی سیر کرائے راستے میں خاتون کی نظر اسکی کٹی ہوئی انگلی پر پڑی اس نے پوچھا یہ تمہاری انگلی کس طرح کٹ گئی تھی گائیڈ نے ہنستے ہنستے جواب دیا کہ میں اس شہر میں پچیس سال سے گائیڈ کا پیشہ کرتا ہوں چونکہ قدرتی طور پر اسی انگلی سے اشارہ کرکے سیاحوں کو مقامات دکھانے پڑتے ہیں اس لئے یہ گھس کر بالکل ندارد ہو گئی ہے۔

۳۳۹

چھوٹا لڑکا۔ ابا جان کیا آپ نے کل مجھے یہ نہیں کہا تھا کہ اپنے سے چھوٹے کو نہیں مارنا نہیں چاہیئے؟

باپ: ہاں جان پدر میں نے یہ کہا تھا۔

چھوٹا لڑکا۔ تو پھر میرے خیال میں آپ میرے استاد کو ایک رقعہ کے ذریعہ یہ سمجھا دیں کیونکہ مجھے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس مسئلہ سے واقف نہیں ہیں۔

۳۴۰

ایک زمیندار بڑا کنجوس تھا اس کے پاس ایک گھوڑا گاڑی تھی اٹھویں روز پر سوار ہو کر شہر میں خرید و فروخت کو آیا کرتا تھا ایک دن اس نے ایک غریب لڑکے کو اپنا گھوڑا گاڑی پکڑایا اور خود بازار میں چیزیں خریدنے کو گیا واپس آکر گاڑی میں سوار ہو کر چلا گیا اور غریب لڑکے کو کچھ انعام نہ دیا جسپر وہ بڑا دکھیا۔ اگلے ہفتہ زمیندار پھر شہر آیا اور اتفاقاً وہ لڑکا کھڑا تھا اس سے کہنے لگا اے لڑکے یہ میرا گھوڑا گاڑی تھام رکھنا لڑکا پہلے سے جلا ہوا تھا اس نے جواب دیا کہ نہیں آپکا گھوڑا گاڑی ہرگز نہ تھاموں گا زمیندار نے پوچھا کیا

سب لڑکے نے کہا کہ اسکی وجہ یہ ہے کہ گذشتہ ہفتہ جو انعام آپ نے مجھ کو دیا تھا اس نے مجھکو اب مستغنی کر دیا ہے ۔

۳۴۱

ایک میم صاحب کا خاوند حد سے زیادہ موٹا تھا جب بیوی خاوند بازار سے گذرتے تھے تو لوگ اسکو دیکھ کر ہنسا کرتے تھے بیچاری بڑی چھینپتی تھی ایک روز اس نے اپنی تکلیف کو ایک اخبار نویس سے بیان کیا اور اس کا علاج پوچھا اخبار نویس نے جو جواب اسکو دیا بڑا لطیف تھا اس نے کہا کہ یہ درست ہے کہ انگریزی میں ایک کہاوت ہے کہ موٹے آدمی کو کوئی پسند نہیں کرتا لیکن یہ درست نہیں ہے میم صاحبہ اگر آپ کا موٹا شوہر اپنے بادشاہ اور اپنے ملک کی کوئی خدمت اس وقت بجا نہیں لا رہا تو اسکو ایسے کرنے کے لیئے مجبور کر دو پھر دیکھو کہ چند ہی ماہ میں اس کا جسم خوبصورت اور دلپسند نکل آئیگا ۔

۳۴۲

پہلا ۔ کل مجھے ایک عجیب واقعہ پیش آیا ۔ جو شائد کبھو ہی کبھی پیش آیا ہوگا ۔"

دوسرا ۔ وہ کیا "

پہلا ۔ یہہ کہ میں نے بعض آدمیوں کے بلوں کا روپیہ دینا تھا ۔ دفتر سے نکلتے ہی میں نے دل میں ٹھان لی کہ انکا روپیہ دیتا جاؤں پہلے میں اپنے مچھلی دینے والے کے پاس گیا ۔ مگر وہ نہ ملا "

دوسرا ۔ کیا وہ کہیں باہر گیا ہوا تھا "

پہلا ۔ بے شک ۔ پھر میں عطار کے پاس گیا "

دوسرا ۔ کیا وہ بھی باہر گیا ہوا تھا "

پہلا ۔ اس کے آدمی تو دوکان میں موجود تھے ۔ مگر مالک خود موجود نہیں تھا میں اس کے آدمیوں سے کہہ آیا کہ اپنے مالک سے کہدینا کہ فلاں شخص بل

کا روپیہ ادا کرنے کو آیا تھا۔ مگر تم دوکان میں موجود نہیں تھے۔ اور بل کی بعض رقوم میں کچھ جھگڑا تھا۔ اس لئے واپس چلا گیا"

دوسرا "تم بالکل حق بجانب تھے"

پہلا ۔ پھر میں قصاب کے پاس گیا۔ اور لطف یہہ کے وہ بھی وہاں موجود نہیں تھا۔

دوسرا ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تم بڑے خوش قسمت ہو"

پہلا ۔ نہیں ہرگز نہیں"

دوسرا ۔ کیوں"

پہلا ۔ اس واسطے کہ جب میں گھر میں پہونچا۔ تو یہہ سب آدمی وہاں موجود تھے۔ اور میرا انتظار کر رہے تھے"

۳۴۳

ایک شہر میں ایک پولٹیکل جلسہ کا پریسیڈنٹ جو ایک نامورے کشید کرنے والا تھا کاریگروں کے حقوق کے متعلق لیکچر دے رہا تھا کہ حاضرین جلسہ میں سے ایک شخص جو اس کے ہر ایک لفظ کو بڑی توجہ اور دھیان سے سن رہا تھا بول اٹھا کہ جناب صدر نشین صاحب میں خیال کرتا ہوں کہ آپ کاریگروں کو انکے حقوق دلانا پسند کرتے ہیں پریسیڈنٹ نے جواب دیا کہ میں کاریگروں کے فائدہ کے واسطے ہر شے کرنیکو تیار ہوں اسپر وہ شخص بولا تو پھر میں اپنی طرف سے اور اپنے بھائی بندوں کی طرف سے عرض کرتا ہوں کہ سب سے پہلے آپ ہی مہربانی کریں اور اپنے ہاں کی بیر شراب میں جو ذرا زیادہ ڈلوایا کریں

۳۴۴

ایک شہری لڑکی دیہات میں اپنے سکول کی چھٹیاں گذارنے کو گئی تھی جس گھر میں اُس نے قیام کیا وہ زمینداروں کا تھا زمینداروں کا بیل جب اس کو دیکھتا تو مارنے کو دوڑتا۔ اس نے زمیندار سے اسکی شکایت کی زمیندار نے

کہا کہ برخوردار اسکی وجہ یہ ہے کہ تم نے لال رنگ کی کرتی پہنی ہوئی ہے لڑکی نے کہا تم نے درست کہا میں جانتی تھی کہ یہ کرتی خلاف فیشن و وضع ہے مگر یہ معلوم نہ تھا کہ دیہات کے بیل بھی اسے برا سمجھتے ہیں۔

۳۴۵

ایک شخص گھڑی فروش کی دکان پر گیا اور گھڑی خریدنے کی خواہش ظاہر کی گھڑی ساز نے بہت سی گھڑیاں دکھائیں مگر گاہک کو کوئی پسند نہ آئی آخر اس نے ایک نئی طرز کی گھڑی نکالی اور گاہک سے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ یہ بیش قیمتی اور نادر گھڑی ہے آپ اسے ضرور پسند کرینگے اس میں یہ خوبی ہے کہ عین چھ بجے صبح کے گھنٹی بجنی شروع ہوتی ہے اور ایک پرندہ اس کے اندر سے نکل آتا ہے اور خدا کی حمد گانی شروع کر دیتا ہے گاہک نے کہا اگر آپ اس میں تھوڑی سی تبدیلی کر دیں تو میں لینے کو تیار ہوں گھڑی فروش نے کہا وہ کیا ہے۔ گاہک نے کہا کہ میری لڑکی ہے میں اسکے کمرہ میں اسے لگانا چاہتا ہوں جہاں وہ اپنی ہمجولیوں سے باتیں کرتی رہتی ہے میں چاہتا ہوں کہ جب رات کو گیارہ بجیں تو دودھ بیچنے والی عورت کی گھنٹی بجتی ہوئی سنائی دے اور ایک اخبار فروش لڑکا اس کے اندر سے نکل کر یہ آوازہ لگائے کہ صبح کا اخبار۔

۳۴۶

ایک ڈاکٹر صاحب جنکا نام ملنگ تھا تماشہ گاہ کی اگلی صف میں بیٹھے ہوئے تماشہ دیکھ رہے تھے کہ اتنے میں تماشہ گاہ کے دروازے میں کچھ شور سنائی دیا اور کسی نے نہایت سنجیدگی سے پوچھا کہ کیا ڈاکٹر ملنگ صاحب یہاں تماشہ ہوری میں موجود ہیں یہ سن کر ڈاکٹر صاحب متانت اور سنجیدگی سے اپنی جگہ سے اٹھے اور لوگوں کے آگے سے گذرتے ہوئے دروازہ میں پہنچے وہاں جا کر کیا دیکھتے ہیں کہ ایک نوجوان انکے انتظار میں کھڑا ہے ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ صاحب کیا بات ہے نوجوان نے کہا کہ میں جیبہ محل محصول لیتا ہوں آپکے

ذمہ کچھ تھوڑی سی رقم نکلتی ہے وہ عنایت فرمائیے۔

۳۴۷

ایک شخص کتابوں کا کیڑا تھا ہر وقت کتب خانہ میں گھسا رہتا تھا جب دیکھو کتاب ہاتھ میں اور ایسے مطالعہ میں ایسا محو ہے کہ دنیا مافیہا کی کچھ خبر نہیں ہے ایک دفعہ اس کا ایک دوست اسکی ملاقات کو آیا اسکو مطالعہ میں مصروف پایا تو دیوان خانہ میں اسکا انتظار کرنے لگا اتنے میں اسکا ملازم اسکا کھانا لایا اور رکھکر چلا گیا ملاقاتی کو بھوک لگی ہوئی تھی اسنے بعد انتظار کے کھانا کھا لیا اور برتن اسیطرح دسترخوان میں لپیٹ کر رکھدیئے صاحب خانہ مطالعہ سے فارغ ہوکر دیوانخانہ میں آیا اور دوست سے ملنے کے بعد کھانا کھانے لگا لیکن برتنوں کو خالی پایا کہنے لگا لاحول ولا قوۃ دماغی کام کرنے والے بھی کیسے بھلکڑ ہوتے ہیں مجھے یاد ہی نہیں تھا کہ میں کھانا کھا چکا ہوں۔

۳۴۸

حجام - جناب دیکھا کیسا استرہ چل رہا ہے۔

گاہک ایں استرہ چلا رہے ہو اگر تم نہ بتلاتے تو مجھے تو خبر ہی نہ تھی کہ استرہ چل رہا ہے۔

حجام تسلیم۔

گاہک مگر تم نے میرا مطلب نہیں سمجھا میں یہ سمجھ رہا تھا کہ میرے سر پر استرہ نہیں ریتی چل رہی ہے

۳۴۹

ایک ظریف اپنے دامن میں کچھ انڈے لیجا رہا تھا راستہ میں ایک سادہ لوح نے ملا زراہ ظرافت کہا کہ بھئی اگر بتلادو کہ میرے دامن میں کیا ہے تو میں ان انڈوں میں سے ایک انڈا تم کو دیدوں سادہ لوح بولا کہ بھئی میں غیب داں تھوڑا ہوں کچھ پتہ بتادو تو پوچھوں ظریف نے کہا کچھ زردی ہے کچھ سفیدی سادہ لوح

کہا تو کیا مشکل ہے کچھ گا جر ہیں کچھ مولی

۳۵۰

شبیر۔ داناؤں کا مقولہ ہے کہ علم بھی ایک قوت ہے
نظیر۔ میں تو اسکا قائل نہیں ہوں
شبیر۔ وہ کس طرح؟
نظیر۔ اسطرح کہ مجھے اس امر کا علم ہے کہ تم نے چھ مہینے ہوئے مجھ سے دس روپیہ قرض لئے تھے لیکن مجھ میں قوت نہیں ہے کہ میں انہیں واپس لے سکوں

۳۵۱

پولیس مین۔ ابھی خیر چاہتے ہو تو چپ چاپ میرے ساتھ چلے چلو ورنہ تمہارے لئے اچھا نہ ہوگا
مجرم۔ میں تو ہرگز نہیں جاؤنگا اس سے پہلے جب میں پیش ہوا تھا تو مجسٹریٹ صاحب نے فرمایا تھا کہ آئندہ میرے سامنے کبھی نہ آنا بس میں ان کے حکم کی تعمیل کرونگا۔

۳۵۲

نثار احمد۔ ڈاکٹر کہتے ہیں کہ بوسہ بازی بڑی خطرناک شئے ہے تمہارا اس قول سے اتفاق ہے یا نہیں۔
منظور احمد۔ تمہارے خیال میں اس سے کیا برائی پیدا ہوتی ہے
نثار احمد۔ شادی۔

۳۵۳

ہنفری۔ مس میڈلین آج کل ہم نے کبھی آپ کو گاتے ہوئے نہیں سنا
مس میڈلین۔ ڈاکٹر صاحب نے منع کردیا ہے کہ میں گایا نہ کروں۔
ہنفری۔ کیا ڈاکٹر صاحب تمہارے پڑوس میں رہتے ہیں

۳۵۴

ماں۔ جہانتک مجھے علم ہے اس نوجوان نے دو دفعہ تمہارا بوسہ لیا اور اس کے بعد مجھے خبر نہیں اور کتنی دفعہ لیا ہوگا

لڑکی۔ امی جان ایسا ہی مجھے بھی خبر نہیں کیونکہ میں بھی حساب کی بڑی کچی ہوں۔

۳۵۵

فوٹوگرافر۔ ذرا بشاش چہرہ بنا کر بیٹھو

تصویر کھنچوانے والا۔ میں بشاش چہرہ نہیں بنانا چاہتا کیونکہ میں ہی انجمن کا ممبر ہوں جو جنگ بند کرنے کی ساعی ہے۔

۳۵۶

آقا۔ (خراب دودھ دیکھکر) بھلا ایسا دودھ بھی کوئی پی سکتا ہے؟

نوکر نے جھٹ گلاس منہہ کو لگا لیا اور غٹ غٹ پی گیا اور کہنے لگا حضور بندہ پی سکتا ہے۔

۳۵۷

مسافر۔ (قلی سے) بستر بچا کر رکھنا گاڑی کی چھت سے پانی ٹپک رہا ہے

قلی۔ جی آپ گھبرائیے نہیں یہ تو مٹی کا تیل ہے۔

۳۵۸

اسمتھ۔ میں سمجھتا ہوں کہ بچوں کو مارنے پیٹنے سے کوئی نتیجہ نہیں نکلتا۔

براؤن۔ یہ بات غلط ہے۔

اسمتھ۔ غلط کیونکر ہے آج میں نے فوٹوگرافر کی دکان میں تین دفعہ چار لی کو مارا اور کہا کہ ہنستا ہوا چہرہ رکھ مگر وہ پھر بھی سڑی صورت بنائے رہا۔

۳۵۹

خادمہ۔ کیا تم کو یقین ہے کہ یہ دودھ جراثیم سے پاک و صاف ہے

کوالا مدِ غیر محتاط طور پر) ہاں میم صاحبہ جو پانی ہم استعمال کرتے ہیں اُس کا ہر ایک
قطرہ اُبالا ہوا ہوتا ہے

۳۶۰

ایک نادان بچہ ہاتھ میں پتاسا لئے کھیل رہا تھا کھیلتے کھیلتے پتاسا سے کو مٹکے
میں ڈال دیا آخر پتاسا ہی تھا گھل گیا لڑکا جھانک کر دیکھتا ہے تو مٹکہ میں پتاسا
ندارد۔ اپنا عکس پانی میں دیکھکر سمجھا اِسی نے لیا ہے روتا ہوا بوڑھے باپ
کے پاس گیا اور کہا وہ جو مٹکے میں بیٹھا ہے میرا پتاسا کھا گیا بوڑھے صاحب
جو عقل میں بچے سے بھی کم تھے جا کر مٹکے میں جھانکتے ہیں تو پانی میں انہیں کی سفید
ریش مبارک نظر آتی ہے دیکھکر فرماتے ہیں ارے میاں تمکو شرم نہیں آتی
بوڑھے ہوکر بچے کا پتاسا کھا گئے ۔

۳۶۱

ایک رئیس کے ہاں برات آئی سب مہمان ایک ہی بڑے کمرہ میں بٹھلا دئے
گئے اور رنڈی کا گانا شروع ہو گیا ایک صاحب جو سب سے اوّل اندر داخل
ہوئے تھے ایک کونے میں آرام کی جگہ سمجھ کر اور کچھ اِس خیال سے کہ کھڑکی
سے کچھ ہوا آئیگی وہیں جا بیٹھے کچھ رات گذرے انہیں پاخانہ کی حاجت ہوئی
مگر سخت مجبوری تھی تمام محفل کو چیر کر باہر نکلنا بھی قوانین آداب کے برخلاف تھا
جب وہ بہت تنگ ہو گئے تو ایک طشتری میں پاخانہ پھر کر لوگوں کی آنکھ بچا کر
کھڑکی کے باہر پھینکدیا اتفاقاً رنڈی حضرت داغ کی ایک غزل گا رہی تھی جس کے
آخر میں یہ الفاظ آتے تھے (بس کہدونگی) جب وہ صاحب اِس بات سے مطمئن
ہو گئے کہ اُن کی اِس حرکت بیجا کو کسی نے نہیں دیکھا تو اُن کا خیال رنڈی
کی طرف گیا جو انکی طرف منہ کرکے غزل گا رہی تھی جسکے آخری الفاظ یہ ہیں
(کہدونگی) وہ صاحب سمجھے کہ غضب ہو گیا اِس مال زادی نے میری اِس
بیہودہ حرکت کو دیکھ لیا ہے بہتر ہے کہ اسے کچھ دیکر ٹالدیا جائے بقول شخصے

(یہی سلسلہ دوبارہ ہوا) آپ نے رنڈی کو کچھ روپیے دیئے وہ سمجھی کہ یہ غزل انہیں بہت پسند ہے اس نے اور بھی سریلی آواز اور ناز و ادا سے گانا شروع کیا اُدھر یہ سمجھتے ہیں کہ یہ اور بھی روپیہ طلب کرتی ہے آخر ایک ایک کر کے جیب خالی کر بیٹھے اور یہ دیکھکر کہ وہ ان الفاظ کے کہنے سے باز نہیں رہتی بہت ترش رو ہوکر بولے کہ بس زیادہ کیا ہو گی یہی کہدو گی کہ اس نے ایک طشتری میں پاخانہ کر کے کھڑکی کے راستے پھینک دیا ہے۔ ایک بار چھوڑ سو بار کہدو یہ سنکر تمام برات لوٹ پوٹ ہو گئی۔

۳۶۲

ایک دن مشہور شاعر سید انشاء اللہ خاں انشاؔ نواب سعادت علی خاں صاحب کے ساتھ بیٹھے کھانا کھا رہے تھے اور گرمی سے گھبرا کر دستار سر سے رکھ دی تھی منڈھا ہوا سر دیکھکر نواب کی طبیعت میں چہل آئی ہاتھ بڑھا کر پیچھے سے ایک دھول ماری آپ نے جلدی سے ٹوپی سر پر رکھ لی اور کہا سبحان اللہ بچپن میں بزرگ سمجھایا کرتے ہیں آج معلوم ہوا کہ وہ بات سچ ہے کہ ننگے سر کھانا کھاتے ہیں تو شیطان دھولیں مارا کرتا ہے۔

۳۶۳

ایک میراسی کو معلوم ہوا کہ دو پیسے کا ٹکٹ لگانے سے لفافہ کو ہندوستان کے کسی حصہ میں بھیج سکتے ہیں۔ اُس نے خود ہی کسی دور جگہہ جانا تھا۔ چنانچہ اس نے دو پیسے کا ٹکٹ خرید کر اپنی پیٹھ پر لگا لیا۔ اور بازار میں جا کر لیٹر بکس میں ہاتھ ڈال کر کھڑا ہو گیا۔ جب پوسٹ مین ڈاک نکالنے کے لئے آیا۔ تو میراسی کو اس حالت میں دیکھ کر نہایت ہی متعجب ہوا۔ اور میراسی کو ہاتھ باہر نکالنے کے لئے کہا۔ مگر میراسی نے کچھہ جواب نہ دیا۔ پوسٹ مین نے پھر میراسی کو ڈانٹا۔ مگر میراسی کی وہ حالت تھی کہ گرز مین جنبد جنبد گل محمد نہ جنبد،، جب تیسری دفعہ پوسٹ مین نے ایک لات

رسید کر کے میراسی کو ہٹنے کے لئے کہا تو میراسی فوراً بول اٹھا۔ ارے یار غصہ کیوں ہوتا ہے۔ میں کوئی بیرنگ تو نہیں ہوں۔ دیکھ لو میری پیٹھ پر ٹکٹ موجود ہے یا نہیں۔ پوسٹ مین اور بازار والے میراسی کا یہ جواب سن کر ہنس دیئے۔

۳۶۴

ایک بوڑھی طوائف چلی جا رہی تھی اُس کے پیچھے دو چار گدھے بھی جا رہے تھے۔ ایک ظریف نے بآواز بلند کہا۔ گدھوں کی اماں سلام۔ اُس نے جواب دیا۔ بیٹا جیتے رہو۔"

۳۶۵

پوتا۔ دادا جان کیا آپ کے منہ میں دانت تو نہیں"

دادا۔ نہیں بیٹا۔ کیوں کیا کرو گے"

پوتا۔ اچھا تو یہ لیجئے میرے اخروٹ ذرا رکھ لیجئے"

۳۶۶

باپ (بچوں سے کھانے کی میز پر) جب میں چھوٹا تھا۔ تو میری ماں مجھے صرف جام اور روٹی دیتی تھی"

ایک بچہ۔ تو ابا جان آپ کو ہمارا شکر گزار ہونا چاہئے۔ کہ ہم آپ کو عمدہ سے عمدہ کھانا میز پہ کھلاتے ہیں"

۳۶۷

گاہک۔ تم سے نسخہ میں کبھی سخت غلطی ہوئی ہے"

دوا ساز (منہ بنا کر) ہاں ایک مرتبہ میں نے ایک شخص سے بجائے ڈیڑھ شلنگ کے صرف ایک شلنگ قیمت لی تھی"

۳۶۸

مرد۔ گویا یہ قطعی بات ہے کہ تم مجھ سے شادی نہ کرو گی"

عورت :۔ مجھ سے شادی کی امید رکھنے کے بجائے بہتر ہے کہ تم ریل کے نیچے آ کر اپنا دماغ پاش پاش کر دو۔"

مرد۔ طنزاً :۔ یہ تم نے کیا کہا۔ اگر خدا نے مجھے دماغ عطا کیا ہوتا تو میں تم سے شادی کی درخواست کیوں کرتا۔"

۳۶۹

لڑکا۔ ابا اعلیٰ درجہ کا شاعر کس کو کہتے ہیں۔"

باپ :۔ اعلیٰ درجہ کا شاعر وہ ہے۔ جو شاندار لفظوں اور ذو معنے فقروں سے ثابت کر سکے کہ دو اور تین پانچ ہوتے ہیں۔"

۳۷۰

جنٹلمین :۔ اے گاڑی والا۔ ہم نے ہوٹل تک جانا ہے۔ کیا کرایہ لوگے۔"

گاڑی والا :۔ حضور دو روپیہ لوں گا۔"

جنٹلمین ۔ کیا ہمارے سامان کا کرایہ بھی لوگے۔"

گاڑی والا :۔ حضور سامان مفت پہنچاؤں گا۔"

جنٹلمین :۔ بہت خوب ۔ تم یہ ہمارا سامان ہوٹل میں لے جاؤ۔ ہم تمہارے پیچھے پیدل چل کر آجائے گا۔"

۳۷۱

گاہک :۔ جو کہ بہت پھٹا ہوا پرانا جوتا پہنے ہوئے تھا۔ موچی سے، کیوں جی اس نئے بوٹ کے کیا دام ہیں۔"

موچی :۔ جناب تین روپے۔"

گاہک :۔ یہ تو بہت ہیں۔ کیا آپ میرا پرانا بوٹ مرمت کر دیں گے۔ اور کیا دام لیں گے

موچی :۔ ساڑھے تین روپے :۔

گاہک :۔ نئی جوتی سے بھی زیادہ وہ کیوں۔"

موچی۔ اس لئے اس میں سے جیتنے سے زیادہ وہ چمڑا خرچ کرے گا۔ اور محنت کے دام الگ لینے ہوں گے۔"

۳۷۲

ایک۔ لڑکا ایک رئیس کے یہاں نوکر ہوا۔ رئیس نے اس سے کہا کہ دیکھو اگر تم نے کوئی چیز توڑی تو نکال دیئے جاؤ گے۔ اتفاق سے اسی روز دعوت تھی۔ لڑکا بہت سے چینی کے برتن لئے ہوئے بالاخانہ سے اُتر رہا تھا۔ برتن ہاتھ سے پھسل کر چکنا چور ہو گئے۔ لڑکا فوراً صاحب خانہ کے پاس دوڑا گیا۔ اور کمرے کی کھڑکی میں منہ ڈال کر پکارا۔ "حضور برتن سب ٹوٹ گئے ہیں۔ اور میں اب جاتا ہوں۔"

۳۷۳

جج (ملزم سے) اس سے پہلے کہ سزا کا حکم سنایا جائے کیا تم عدالت کے سامنے کچھ پیش کرنا چاہتے ہو۔ مطلب یہ کہ کچھ عذر کرنا چاہتے ہو۔

ملزم۔ نہیں حضور۔ جو کچھ میرے پاس تھا سب وکیل کی نذر کر چکا ہوں اب عدالت کے سامنے کیا پیش کروں۔ ہادی بہت خوب"

۳۷۴

ایک شخص نے حادثہ ریلوے کے بعد اپنے دوست کی بیوی کو حسب ذیل ٹیلیگرام بھیجا"

تمہارا خاوند تصادم ریلوے میں ہلاک ہوا اور دونوں ٹانگیں اور دونوں ہاتھ کٹ گئے تھے"

تھوڑی دیر بعد آپ نے دوسرا تار بھیجا۔ جو اس طرح کا تھا"

پہلی خبر مبالغہ آمیز تھی۔ تمہارا شوہر ضرور مر گیا ہے۔ اور اس کا سر اور ٹانگیں بھی کٹ گئی ہیں۔ مگر ہاتھ صرف ایک ہی کٹا ہے۔

۳۷۵

ایک شیخی باز نے جو تاش کا [illegible] واپس آکر دوستوں سے فخریہ بیان کیا۔ کہ مجھے ایک بادشاہ کے ساتھ تاش کھیلنے کی عزت حاصل ہوئی ہے۔

ایک ظریف نے فوراً کہا کہ ہم تو اکثر چار بادشاہوں اور چار بیگموں کے ساتھ تاش کھیلتے رہے ہیں۔"

شیخی باز فی البدیہہ جواب سنکر بہت نادم ہوا۔

۳۷۶

ایک کابلی سوداگر اسپاں ایک رئیس کے ہاتھ گھوڑا فروخت کر رہا تھا۔ اور بار بار کہتا جاتا تھا۔ کہ یہ تو بہت ہی ایماندار گھوڑا ہے۔ جب سودا ہو گیا تو رئیس نے دریافت کیا کہ گھوڑے کے بار بار ایماندار کہنے سے تمہارا کیا مطلب ہے۔

سوداگر اسپاں۔ جب کبھی میں اس پر سوار ہوا۔ تو اس نے ہمیشہ مجھے گرانے کی کوشش کی۔ اور مجھے ہمیشہ یہ خیال ہوا کہ اب میں ضرور گروں گا۔ چنانچہ ہر دفعہ اس نے ضرور گرایا۔ اور کبھی دھوکا نہیں دیا۔"

۳۷۷

ایک فربہ اندام زمیندار نے اپنے نوکر سے کہا۔ کہ آج میں نمائش مویشیاں میں جاتا ہوں۔"

نوکر۔ مجھے امید ہے۔ کہ آپ وہاں جا کر اول درجہ کا انعام حاصل کریں گے

۳۷۸

شیخی باز۔ میرے باپ کے نیچے تقریباً ۱۰-۱۵ ہزار آدمی ہوا کرتے تھے۔"

دوست۔ کیا وہ کوئی جنرل تھا؟"

شیخی باز۔ نہیں وہ غبارہ پر چڑھا کرتا تھا۔

۳۷۹

ایک ۔ بنے ہوئے رئیس نے فخریہ کہا "
میں جولیا کی آنکھوں میں رہتا ہوں"
جارج نے کہا۔ میں اس پر تعجب کرتا ہوں۔ کیونکہ جب میں نے اس کو آخری مرتبہ دیکھا تھا۔ تو میں نے دیکھا کہ اس کی آنکھوں میں پھولے ہیں"

۳۸۰

دو خواتین :۔ جو ہم عمر خیال کی جاتی تھیں۔ اپنی اصلی عمر کو چھپانے کی یکساں خواہش رکھتی تھیں۔ اس لئے وہ بڑے دن کو ایک دوسرے کے پاس جایا کرتی تھیں۔ اور کہتی تھیں کہ
"میڈم میں یہ معلوم کرنے کے لئے آئی ہوں۔ کہ ہماری عمر اس سال کتنی ہوگی"

۳۸۱

مجسٹریٹ (ملزم سے) تم روتے کیوں ہو"
ملزم " حضور میں نے آج تک قید خانہ کی شکل نہیں دیکھی ،،
مجسٹریٹ :۔ مت گھبراؤ۔ ہم ابھی تم کو وہاں بھیجکر دکھا دیتے ہیں"

۳۸۲

کلیلر:۔ جب لیم تمہارا بوسہ لینے کے لئے جھپٹا تو تمہارے حواس بجا رہے تھے۔ یا گھبرا گئیں تھیں"
ماڈ :۔ ہاں ذرا دیر کے لئے۔ تو گھبرا گئی تھی۔ لیکن تھوڑی میں ہی میں نے اس سے کہدیا تھا کہ اب بس کرو"

۳۸۳

ایک طالب علم متواتر ۳ دن صبح اور بعد دوپہر کے مدرسہ میں دیر سے گیا"
استاد کیا وجہ ہے کہ ہر روز دیر لگاتے ہو"
شاگرد ۔حضور مجھ کو کھانا کھانے میں بہت دیر ہو جاتی ہے"
استاد " تو گویا پڑھنے کے مقابلہ میں تم کو کھانا کھانے میں بہت مصروف

رہتے ہو۔

شاگرد:۔ جی ہاں! کھانا تو میں خود کھاتا ہوں۔ اور علم آپ پڑھاتے ہیں"

۳۸۴

جارج:۔ اچھا تو کیا سموئل نے اپنی بیوی کو روپیہ کی خاطر اس سے شادی کی ہے"

ولیم:۔ نہیں جی اس نے اپنے ہی روپیہ کی خاطر سے یہ شادی کی ہے"

جارج:۔ وہ کیسے"

ولیم:۔ اس کی بیوی نے اس پر بدعہدی اور وعدہ خلافی کا دعویٰ کر دیا تھا جس میں عدالت نے اس کو دو ہزار روپے دلوائے۔ اس پر سموئیل زیادہ پریشان ہوا۔ اور ترکیبیں لڑا کے اس کے ساتھ ہی شادی کر لی"

۳۸۵

انگریزی خواں:۔ کیوں صاحب بحر اٹلانٹک کو اردو میں کیا کہتے ہیں

اردو خواں:۔ جناب یہ تو مجھے معلوم نہیں۔ البتہ اتنا جانتا ہوں کہ یورپ اور امریکہ کے درمیان فوبحر اوقیانوس ہے اور ایشیا اور امریکہ کے درمیان میں بحر الکاہل اب آپ خود سمجھ لیں کہ آپ کون سا معلوم کرنا چاہتے ہیں"

۳۸۶

کوئی:۔ جنٹل مین لال ٹین لئے ہوئے رات کو ۱۲ بجے مکان کو واپس آرہے تھے۔ راستہ میں سپاہی نے ٹوکا۔ جنٹل مین کو بہ سبب روشنی لئے ہونے کے سپاہی کا ٹوکنا۔ ناگوار معلوم ہوا۔

جاہل سپاہی ہالٹ حکم دیئے (ہو کمز دیر)

جنٹلمین۔ یور فادر۔

سپاہی۔ آدھی رات کو کہاں گئے تھے"

جنٹل مین۔ ٹو یو مدر

سپاہی۔ صاحب بہت بہتر آپکا شکریہ

جنٹلمین۔ ویری ویل ڈیئر

جنٹل مین تو روانہ ہوئے مگر کوئی انگریزی خوان جو کہ پاس چبوترہ پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس گفتگو کو سنکر قہقہہ مار کر ہنسا اور سپاہی کو بہت کچھ سمجھا کر کہا بھائی تھوڑی بہت انگریزی سیکھ لو۔ اور بلا ضرورت کسی کو گالی مت دو

۳۸۷

بیوی (میاں سے) میاں ہماری لڑکی بڑی ہوشیار ہے۔ میرا ارادہ ہے کہ ہم اسے اردو۔ فارسی۔ عربی وغیرہ کئی زبانیں سکھائیں۔

میاں۔ عورت کی ایک زبان سے پناہ نہیں ملتی۔ اتنی زبانیں سکھا کر طوفان برپا کرنا ہے؟

۳۸۸

ایک الٰہ آبادی ڈپٹی صاحب لکھنؤ میں ایک دوکان پر چیزیں خریدتے تھے ایک ضعیفہ اِدھر اُدھر سوال کرتی ہوئی اُن تک بھی پہنچی۔ ڈپٹی صاحب نے چار آنے کے پیسے اُسے مرحمت فرمائے۔ اور خیال کیا کہ بیچاری کو دو وقت کو سہارا ہو جائے گا۔ بڑی بی نے پیسے لئے۔ اور سیدھی ایک بالائی والے کی دوکان پر جا کر آنے کی بالائی لی۔ اور کھڑے کھڑے ہضم کر گئیں۔ اور بڑی بی پھر اُسی طرح پھر گشت لگاتی ہوئی ڈپٹی صاحب کے پاس آ موجود ہوئیں۔ ڈپٹی صاحب نے فرمایا کہ بڑی بی میں نے ابھی تمکو چار آنے کے پیسے دئیے اور تم نے اُن پیسوں کی بالائی کھالی۔

اُس نے جواب دیا کہ اُن پیسوں کی تنگی اور اس وقت کی تنگی سے دماغ خراب ہو جاتا ہے۔ اور ڈپٹی صاحب کی طرف دیکھ کر بالائی نہ کھاؤں تو کیا کروں گنوار ہے

۳۸۹

ایک سکول میں استاد بچوں کو سفید رنگ کی ماہیت بتلا رہے تھے۔ بچوں کو سفید رنگ کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے استاد نے پوچھا کہ:

دلھن دیوبین، شادی کے موقع پہ سفید کپڑے کیوں زیب تن کرتی ہے؟

بچوں میں سے جب کوئی اس کا جواب دے سکا۔ تو استاد نے کہا:- وہ سفید رنگ کے کپڑے اس واسطے زیب بدن کرتی ہے۔ کہ سفید رنگ خوشی کی علامت ہوتی ہے۔ اور شادی کا دن عورت کے واسطے نہایت ہی خوشی کا دن ہوتا ہے۔

ایک چھوٹا لڑکا۔ استاد صاحب! تو پھر یہ سارے مرد کیوں سیاہ کپڑے پہنتے ہیں؟

۳۹۰

حال :- ہی کا ذکر ہے۔ کہ سرکار عالیہ بیگم صاحبہ بھوپال ملاحظہ عمارت سے فارغ ہو کر عکسی تصویر لئے جانے کے لئے باہر تشریف لارہی تھیں کہ دفعتاً ایک جگہ ٹھٹک گئیں۔ صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب جو سرکار عالیہ کے ہمراہ تھے۔ اس وقت راہنمائی کے لئے آگے ہوئے تھے۔ اتفاق سے آفتاب کا رخ بھی بالکل سیدھا سامنے ہی کی طرف تھا۔ آفتاب احمد خاں صاحب نے یہ سمجھ کر کہ شاید سرکار عالیہ راستہ کی تلاش میں ٹھہر گئی ہیں۔ اشارہ کر کے عرض کیا۔ کہ حضور اس طرف تشریف لے چلئے۔ جواب میں سرکار عالیہ نے بے تکلف ارشاد فرمایا۔ کہ جب آفتاب سامنے آجاتا ہے۔ تو راستہ دکھائی نہیں دیتا۔ اس پر صاحبزادہ صاحب نے مسکرا فرمایا۔ بجا ہے۔

۳۹۱

ایک جاٹ کا نام دھڑا تھا۔ جب ڈیلدار ہو گیا۔ تو ایسا نام سرکاری کاغذات میں درج کراتے ہوئے شرماتا تھا۔ ایک شاعر کے پاس گیا۔ اور اس سے استدعا کی کہ اس کے نام کا ایک سجع تیار کرے۔ شاعر نے ذیل کا سجع تیار کر کے حوالہ کیا۔ "دھڑا غریب گاؤ خراس محمد است"

۳۹۲

خلیفہ منصور کے عہد میں ثعلبی ایک مشہور شاعر گذرا ہے۔ ایک دفعہ اس نے خلیفہ کی تعریف میں ایک قصیدہ کہا اور خلیفہ کو سنایا۔ خلیفہ خوش ہوا اور کہا اے ثعلبی کیا تم اس کے صلہ میں تین سو دینار زر سرخ چاہتے ہو یا اس کی بجائے میں تم کو تین ایسی حکمت کی باتیں بتلاؤں کہ ہر ایک ان میں سے ایک ایک سو دینار قیمت رکھتی ہے۔ ثعلبی نے کہا کہ زر ایک فانی چیز ہے اور حکمت کی باتیں زوال سے محفوظ ہیں۔ آپ مجھے حکمت کی باتیں بتائیں خلیفہ نے کہا اے ثعلبی جب کپڑے پرانے ہو جائیں۔ ان کے ساتھ نئے موزے نہیں پہننے چاہئیں۔ کیونکہ برے معلوم ہونگے۔ یہ سن کر ثعلبی دونوں ہاتھوں سے سر پیٹ لیا۔ اور کہا کہ ہائے میرے ایک سو دینار مفت ضائع گئے۔ خلیفہ مسکرایا اور کہا کہ اے ثعلبی دوسرا کلمہ حکمت یہ ہے۔ کہ جب تو داڑھی میں تیل ملنا چاہے۔ داڑھی کے نیچے تک تیل نہ پہنچانا۔ کیونکہ اس سے تمہارا گریبان چرب ہو کر خراب ہو جاویگا۔ اس پر ثعلبی نے بڑا واویلا کیا اور کہا کہ افسوس میرے ایک سو دینار دوسرے بھی رائیگان گئے۔ خلیفہ پھر مسکرایا اور چاہتا تھا کہ تیسرا کلمہ بھی کہے۔ کہ ثعلبی نے دست بستہ ہو کر عرض کی کہ قبلہ عالم مجھے تیسرے کلمہ حکمت سے مجھے یہ ایک سو دینار ہزار درجہ بہتر ہیں خلیفہ ہنس پڑا اور اس کو پانسو دینار دیئے جانیکا حکم فرمایا ؛

۳۹۳

ایک برخوردار گھر سے کچھ چرا کر روپوش ہو گئے۔ کچھ دن تو خوب

[illegible] ۔ مگر جب روپیہ ختم ہو گیا۔ تو باپ کو [illegible]
دو آپ کا لڑکا دُودکش کے نیچے دب کر مر گیا ہے۔ فرمایئے اس کی لاش کا کیا جائے؟"

اس کے جواب میں باپ نے تیس پونڈ کا چیک بھیجدیا۔ اور لکھا کہ مردہ دفنا دیا جاوے۔ صاحبزادہ روپیہ لیکر خوش ہوئے کہ داؤں چل گیا۔ مگر چند روز کے بعد تیس پونڈ بھی اُڑ گئے۔ اور اب فکر ہوئی کہ کیا کیا جائے۔ اپنے جھٹ باپ کے نام خط لکھا جسکا مضمون تھا۔ کہ مجھے معلوم ہوا۔ کہ کسی نالائق نے جھوٹ موٹ آپکو لکھدیا تھا کہ میں مرگیا ہوں۔ اور اس طرح تیس پونڈ آپ سے ٹھگ لئے۔ اس بدذات نے مجھ سے ہی پانچ پونڈ قرض لئے تھے۔ اب وہ کہیں غائب ہوگیا ہے۔ میں زندہ ہوں۔ اور آپ کی قدمبوسی کے لئے تڑپ رہا ہوں۔ مگر مالی حالت خراب ہونے کی وجہ سے حاضر نہیں ہوسکتا بیس پونڈ بھیجدیں تو شکر گذار ہوں گا"

باپ نے جواب میں لکھا کہ برخوردار میں تمہیں ایک دفعہ دفن کرچکا ہوں۔ اور اس لئے میرے اور تمہارے تعلقات قطع ہوگئے ہیں۔ تمہاری لاش سے میں کوئی سروکار رکھنا نہیں چاہتا"

۳۹۴

ڈاکٹر:۔ ڈاکٹر کی بدولت بہت مخلوق مرنے سے بچ گئی"

مریض:۔ لیکن مریضوں کی موجودگی سے ہزاروں ڈاکٹر اب بھی زندہ ہیں

۳۹۵

اشتہاری طبیب:۔ اس دوا سے بہتر کوئی شے اب تک تندرستی و درازی عمر کے لئے ایجاد نہیں ہوئی"

دیہاتی:۔ اگر یہ سچ ہے۔ تو کیا آپ کے گھر کے بزرگ اس دوا کو استعمال نہ کر سکے؟"

اشتہاری طبیب:۔ گھبرا کر۔ جبھی تو وہ سب مر گئے ہوں گے"

۳۹۵

حکیم:۔ دوا دینے کے بعد تمہارے شوہر پر پھر تو بیہوشی طاری نہیں ہوئی
عورت:۔ صبح کو کچھ ہوش بھا گنے لگے تھے۔ اب علاج بدلو حکیم صاحب
کچھ بیوقوف سے ہیں"

۳۹۵

پیر جی:۔ دولت سے ہمیشہ خوشی اور راحت نصیب نہیں ہوتی"
مرید:۔ لیکن پیر مرشد دولت اکثر شادی کی رغبت کا باعث ہوتی ہے"

۳۹۶

ایک:۔ بہرے صاحب ایک مریض کی عیادت کے واسطے جانے لگے۔ لیکن قبل جانے کے سوچنے لگے۔ کہ یہ بڑے غضب کی بات ہے۔ میں بالکل اُن کی بات سُن نہیں سکتا۔ پھر جواب کیسے دوں گا۔ بدیں خیال میں صرف مریض سے تین سوال کرونگا۔ پہلا سوال میں یہ کرونگا۔ کہ اب آپ کی طبیعت کیسی ہے پہلا سوال میں یہ کرونگا۔ کہ اب آپ کی طبیعت کیسی ہے۔ تو وہ ضرور یہی جواب دیگا۔ اچھا ہوں۔ میں کہونگا۔ الحمد للہ۔ پھر دوسرا سوال یہ کرونگا۔ کہ آج کونسی دوا کھائی ہے۔ تو وہ ضرور ہی کچھ بتلائے گا۔ میں کہہ دوں گا۔ کہ اللہ تعالیٰ اس کو ہضم کرے۔ اور جلد موثر ہو۔ پھر تیسرا سوال یہ کروں گا۔ کہ کون سے حکیم کا علاج ہے۔ تو اس کے جواب میں بھی بہرحال وہ کسی حکیم کا نام بتلائیں گے۔ میں کہوں گا۔ اللہ بارک کرے۔ یہ خیالات کر کے سیدھے مریض کے پاس پہونچے۔ آپ جانتے ہیں کہ مریض کی طبیعت سخت نازک اور چڑچڑی ہو جاتی ہے۔ بہرے صاحب کو آتے ہوئے دیکھکر جل ہی تو گیا۔ کہ اب یہ مغز چاٹیگا۔ بہرے صاحب نے آتے ہی نہایت پیار و محبت سے اپنے سوالات شروع کر دیئے:

بہرے صاحب ۔ آپ طبیعت کیسی ہے "
مریض (جھلا کر) قریب المرگ ہوں "
بہرے صاحب (الحمدللہ آج کیا دوائی کھائی ہے "
مریض (زہر)
بہرے صاحب : اللہ تعالیٰ اس کو ہضم کرے " اور جلد موثر ہو کون سے حکیم کا علاج ہے "
مریض (ملک الموت کا)
بہرے صاحب :۔ خدا مبارک کرے اور فوراً ہی چھٹ جائے "

۳۹۷

ایک روز ایک نوجوان لیڈی ایک گدھے کی گاڑی میں سوار ہو کر تفریح کو نکلی سامنے سے ایک نوجوان آیا اور یوں مخاطب ہوا "
نوجوان :۔ مس صاحب آج تم بڑی تیز معلوم ہوتی ہو ۔ گویا کسی نے تمہارا بوسہ لیا ہو "
لیڈی :۔ کیا بوسہ انسان کو تیز کرتا ہے "
نوجوان :۔ بیشک "
لیڈی :۔ تو براہ مہربانی میرے گدھے کا بوسہ لیجئے ۔ آج صبح سے وہ بڑا سست ہے "

۳۹۸

ایک ۔ پاگل خانہ میں ایک پاگل آیا جس کا یہ دعویٰ تھا ۔ کہ میں رسول خدا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں ۔ اور خدا نے مجھ کو پھر بھیجا ہے کہ اپنی امت کو نصیحت کروں کہ وہ گناہ سے باز آئے ۔ ایک بزرگ عالم یہ سن کر پاگل خانہ گئے تاکہ معلوم کریں کہ وہ کون شخص ہے ۔ اور کیوں ایسا دعویٰ کرتا ہے "

بزرگ عالم :- پاگل سے مخاطب ہو کر "تمہارا دعویٰ کیا ہے"
پاگل :- میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں - اور خدا نے مجھکو آسمان سے بھیجا ہے
ایک دوسرا پاگل جو درخت پر بیٹھا تھا - فوراً بول اُٹھا - نہیں یہہ بالکل جھوٹ
ہے - میں نے اس کو ہرگز نہیں بھیجا - یہہ جھوٹا ہے"

۳۹۹

ایک طالب علم اپنے استاد سے فارسی کی کتاب کا سبق پڑھ رہا تھا - اتفاقاً
پڑھتے پڑھتے ایک جگہ "باز بخوان" کا لفظ آیا - طالب علم نے استاد سے دریافت
کیا کہ مولوی صاحب باز بخوان کے معنے کیا ہیں - مولوی نے فرمایا "دوبھر پڑھ"
طالبعلم سمجھا کہ پھر پڑھ مجھے اس کے معنے بتاتے ہیں - اس نے اپنے سبق کو جہاں
اس نے شروع کیا تھا - دوبارہ شروع کر دیا"

۴۰۰

بی بی (میاں سے) "تم مجھ سے متنفر کیوں رہا کرتے ہو"
میاں - اس لئے کہ تم خوبصورت نہیں ہو"
بی بی :- تو پھر خوبصورت دیکھ کے کوئی کی ہوتی"
میاں - ہمارے ملک میں دیکھنے کا رواج ہی نہیں ہے"
بی بی - تو پھر آخر تمہارا منشاء کیا ہے .... کیا بدصورت لڑکیوں کو
پیدا ہوتے ہی زہر دیدیا جائے"
میاں :- (نہایت متانت سے) نہیں نہیں - میرا یہہ ہرگز منشاء نہیں
ہے - لیکن شادی کے وقت اس امر کا ضرور لحاظ رکھا جائے - کہ فریقین
میں سے ایک خوبصورت ضرور ہو"

۴۰۱

ایک دیہاتی کے ہاتھ میں جس نے کبھی پہلے برف نہ دیکھی تھی - اس کے
باپ نے برف کا ٹکڑا لاکر رکھدیا - بچہ کہنے لگا"

ابا یہ کیا ہے؟"
باپ "یہ کھانے کی چیز۔"
بچہ۔ "تو ابا اس کا پانی خشک کر دیجئے۔ پھر میں کھاؤنگا۔"

۴۰۲

کسی قصبہ میں ایک ملاجی رہتے تھے۔ جو وہاں کی مسجد میں پانچ نماز پڑھایا کرتے تھے۔ اور اہل دیہ کے ہاں جشن تقریب پر کھانا کھانے چلے جایا کرتے تھے جب ان کا انتقال ہو گیا۔ تو بجائے ان کے دعوت میں ان کا لڑکا بلوایا گیا کھانا خوش ذائقہ تھا۔ اس واسطے لڑکے نے دو چند کھا لیا۔ اور بڑی تکلیف سے مکان پر واپس پہونچکر دروازے پر سے ہی ماں کو آواز دیکر کہا کہ اماں ذرا کھاٹ بچھا دینا میں لیٹوں گا۔ آج کھانا کچھ زیادہ کھا لیا ہے۔ ملانی جی بولیں۔ خدا ایسی نالائق اولاد کسی کو نہ دے۔ لڑکے نے کہا کیوں؟ ملانی جی نے کہا۔ کہ تیرا باپ تو جس کے یہاں کھانے کھانا جاتا تھا۔ اس کی چارپائی پر چڑھ کے آتا تھا۔ اور تو اپنی اماں کو روتا ہوا یوں کیسے چلا آیا۔ پرانے طریقے کو گاڑنے کو۔"

۴۰۳

آقا۔ اپنے ملازم سے "محمد گوشت لے آیا؟"
ملازم ۔ "جی ہاں"
آقا۔ میرے خیال میں گوشت تھوڑا ہو گا۔ اس واسطے دو ایک مرغیاں لیتے آنا۔ کیونکہ میرے ہاں چند ایک مہمان آنے والے ہیں۔ جو ٹھیک نو بجے کھانا کھائیں گے۔"

ملازم :۔ "بہت اچھا حضور۔"
آقا: "تمہیں معلوم ہے۔ اس وقت کیا ٹائم ہے؟"
ملازم :۔ "حضور نو بجے میں پندرہ منٹ باقی ہیں۔"

آقا۔ تو کھانے کے کمرے میں کھانا رکھوا دو چونکہ میں کچھ کھانا چاہتا ہوں۔

ملازم: بہت خوب سرکار۔"

آقا: (کھانا دیکھتے ہوئے) دو اب گوشت کہاں ہے؟"

ملازم:۔ حضور گوشت تو نہیں ملا!"

آقا:۔ اور مرغیاں کدھر ہیں؟"

ملازم:۔ مرغیاں تو میں نہیں لایا۔"

آقا۔ دیکھو تمہیں کل یہاں سے بالکل نکل جانا ہوگا۔ کیونکہ تم سخت نالائق ہو تمہیں معلوم ہے۔ کہ میں نے صبح تم سے کیا دریافت کیا تھا۔"

ملازم۔ جی ہاں مجھے خوب یاد ہے۔ مگر میں نے تو اس واسطے جھوٹ بولا تھا کہ آپ ناراض نہ ہوں۔ کیونکہ آج آپ کے ہاں مہمان آنے والے تھے۔"

۴۰۴

آقا۔ (کھانے کی میز پر فل پوٹ دھرے ہوئے اور اس میں پھولوں کے گلدستے رکھے ہوئے دیکھ کر اپنے ملازم سے) دیکھو جوزف۔ تم نے کیسی سخت نالائقی کی ہے۔ کہ کھانے کے ٹیبل پر پاٹ رکھے اور ان میں پھول رکھ دیئے۔ انکو یہاں سے جلدی اٹھاؤ۔ کیونکہ ابھی مسٹر نارمن آتے ہوں گے۔

ملازم:۔ صاحب انکے اٹھانے کی چنداں ضرورت نہیں۔ کیونکہ آج صبح چپڑاسی نے پھولدان توڑ دیا تھا۔"

۴۰۵

ایک:۔ امیر نے اپنے ایک مصاحب سے پوچھا۔ سورج پچھم میں کیوں ڈوبتا۔ اور پورب سے کیوں نکلتا ہے؟"

مصاحب:۔ یہ تو جس بیوقوف سے پوچھوگے وہ بتا دیگا۔

امیر۔ اس لئے تو تم سے پوچھتا ہوں!"

۴۰۶

...نا:۔ تو بڑا گدھا ہے"
...کر:۔ حضور میں تو خاصہ سمجھدار تھا۔ یہیں آکر کچھ ہو گیا ہے"

۴۰۷

...بیٹا:۔ ابا ہمیں ایک ٹٹو لا دو"
...باپ:۔ بیوقوف۔ ٹٹو وغیرہ کے لئے میرے پاس پیسہ نہیں ہے۔ سُن ...روز برابر اسکول جایا کر اور دل لگا کر سبق یاد کر لیا کر۔ اور ایسا کرتے کرتے ...ہو گا۔ تو تیرے پاس ٹٹو وغیرہ خریدنے کو بہت پیسے ہو جائیں گے"
...بیٹا:۔ اگر ٹٹو دلانے کے لئے آپ کے پاس پیسے نہیں تو معلوم ہوتا ہے ...بچپن میں آپنے کچھ پڑھا ہی نہیں

۴۰۸

...بیٹا:۔ اماں تیرے بال سفید کیوں ہوتے جا رہے ہیں"
...ماں:۔ تو مجھے تکلیف دیا کرتا ہے۔ اس لئے۔
...بیٹا:۔ تب اماں تو نے نانی کو کتنی تکلیف دی ہوگی۔ جس کے بال تو مانند ...برف کے سفید ہو گئے ہیں"

۴۰۹

...جناب آپ دو شخص کہاں چلے۔ ٹکٹ تو صرف ایک کرسی کا ہے"
...دونوں" تو ہم دونوں ایک ہی کرسی پر بیٹھیں گے"

۴۱۰

...افسر:۔ اس کھڑکی سے سرد ہوا آرہی ہے۔ ذرا اسے بند کر دینا"
...سپاہی:۔ حضور ایسا کیوں کرتے ہیں۔ یہہ دوسری کھول دیتا ہوں ...ہوا ادھر سے ادھر نکل جائے گی۔

۴۱۱

...جج:۔ آخرکار تو وہ روپیوں کا صندوق اٹھا کرلے ہی گیا نا اچھا

ے کیسے لے گیا تھا۔"

۔ آپ کو بتا کر کیا فائدہ آپ تو ایسا کرتے ہیں۔"

۴۱۲

دیہاتی اسکول میں صرف دو ہی لڑکے تھے۔ ایک روز دونوں
درسہ میں آنے کو دیر ہو گئی۔ ان کے آنے پر معلم نے دونوں کو اپنے
ے بلایا۔ اور دریافت کیا۔"
منٹی سنتے ہی مدرسہ میں کیوں نہیں آئے۔"
طالب علم۔ جناب صبح میں ریل گاڑی میں سوار ہونے کے لئے اسٹیشن
یا۔ اتنے میں سکول کی گھنٹی ہوئی۔ مگر میں نے سمجھا گاڑی کی گھنٹی
ہے۔"
معلم۔" دوسرے کی طرف مخاطب ہو کر " اور تو "
سرا طالب علم۔" اور جناب میں اسے اسٹیشن پر پہنچانے کے لئے گیا تھا
گاڑی چلنے تک وہاں کھڑا رہا۔"

۴۱۳

شخص کی ساری عمر بیوی کے ہاتھوں سے تلخ گذری جب
ر ہو کر قریب المرگ ہوا۔ تو اس نے بیوی کو اپنے پاس بلایا۔ اور اس
، کہا کہ اگر تو مجھ سے وعدہ کرے کہ جب میں مرجاؤں تو میری لوح
ر پر الفاظ "در راحت ہیں"، کندہ کرائے۔ تو میں اپنی ساری جائیداد
ے نام لکھ جاؤں گا۔ بیوی نے کہا میں وعدہ کرتی ہوں اور اسے
ا کروں گی۔ جب وہ شخص مر گیا۔ تو اس کی کوئی جائیداد نہ نکلی عورت
نکہ وعدہ کر چکی تھی۔ اس لئے اس نے اس کی قبر پر الفاظ "در راحت ہیں"
ہوا کر اس کے آگے لکھوا دیا کہ "جب تک میں نہ آؤں۔"

۴۱۴

زمبیا عاشق ...
(دولت مدار کی مدد کروں اور جرمنوں سے لڑوں "

بیوہ عورت :۔ فضول "
زمبیا عاشق :۔ اس سے تمہارا کیا مطلب ہے "
بیوہ عورت :۔ کچھ نہیں۔ میں یہ کہتی ہوں کہ دو سال سے تم ایک بیوہ عورت کے پاس آتے ہو۔ اور اس عرصہ میں تمہیں جرات نہیں ہوئی کہ اپنے حال دل کا اظہار اس کے پاس کر سکو سپاہی بن کر کیا کرو گے "

۸۱۵

الف :۔ اس اخبار میں لکھا ہے کہ ایک گھوڑا ایک عورت کو لے کر بھاگ گیا اور وہ عورت چھ ہفتہ تک گم رہی "
ب :۔ کوئی تعجب کی بات نہیں۔ میرا ایک دوست ایک گھوڑے کو لے کر بھاگ گیا تھا۔ اور چھ سال تک گم رہا تھا "

۸۱۶

ایک خاتون :۔ نے اپنی خادمہ کو برطرف کرتے وقت مندرجہ ذیل قسم کا سرٹیفکیٹ دیا "
درحامل رقعہ ہذا میرے پاس ایک سال (گیارہ ماہ کم) ملازم رہی ہے اس عرصہ میں مجھے اسکو کارکن (گھر کے دروازہ پر) کفایت شعار (کام کرنے میں) متوجہ (اپنی ذات کی طرف) ہوشیار (بہانہ سازی) میں دوست (لوگوں کی) وفادار (عاشقوں کی) اور دیانتدار (جب چیزیں ختم ہو جائیں) پایا ہے "

۸۱۷

دفتر محکمہ جنگ کا ایک افسر سخت تنگ آ گیا۔ ایک شخص بار بار

دفتر کے اندر آتا تھا۔ اور اس سے چپڑاسی کی نوکری مانگتا تھا۔ چونکہ دوسرے چپڑاسی کی ضرورت نہیں تھی۔ افسر جس کو جواب دیتا تھا۔ مگر امیدوار باز نہیں آتا تھا۔ آخرکار افسر مذکور نے اپنے دفتر کے چپڑاسی کو بلایا۔ اور اس سے یوں مخاطب ہوا:۔

افسر: "کیا تم اس آدمی کو دیکھتے ہو۔ یہ بار بار اندر آتا ہے"

دفتر کا چپڑاسی: "ہاں حضور جانتا ہوں"

افسر: "کیا تمہیں معلوم ہے۔ یہ کیا چاہتا ہے"

دفتر کا چپڑاسی: "نہیں حضور مجھے نہیں معلوم"

افسر: "یہ تمہاری جگہ مانگتا ہے۔ اور اگر یہ اس کے بعد میرے پاس آیا۔ تو میں اسے تمہاری جگہ دیدوں گا" اس کے بعد افسر نے پھر اس امیدوار کو نہ دیکھا۔

۴۱۸

کسی اخبار کا نمائندہ کسی وزیر سے ملا۔ اور جنگ کے متعلق وزیر کے لئے سوال کئے۔ کہ وہ تنگ آگیا۔ اور اس سے پیچھا چھوڑانا مشکل ہوگیا

نمائندہ: "آپکی رائے میں جنگ کب تک رہے گی۔"

"ایک رسی کا ٹکڑا کتنا لمبا ہوتا ہے"

نمائندہ اخبار: (متعجب ہوکر) "مجھے نہیں معلوم"

وزیر: "اور مجھے بھی نہیں معلوم۔ میں خوش ہوں۔ کہ آخر ایک امر میں ہم دونوں کا اتفاق ہے۔ اچھا تشریف لیجائیے" سلام

۴۱۹

کسی گاؤں میں جو ایک چھوٹے سے عارضی ریلوے سٹیشن سے چار میل کے فاصلہ پر تھا۔ ایک موٹا تازہ اور خوب ہٹا کٹا شخص رہتا تھا۔ اس کا کام یہ تھا۔ کہ وہ ریلوے سٹیشن سے لوگوں کے پارسل

لایا کرتا تھا۔ ایک دن ایک زمیندار نے اُسے کہا کہ وہ ریلوے اسٹیشن پہ جائے اور مرغیوں کا ڈربہ لے آئے جو وہاں آیا ہُوا ہے جب وہ سٹیشن پہ گیا۔ تو سٹیشن ماسٹر کو موجود نہ پایا۔ اِدہر اُدہر دیکھ بھال کر ایک شے اُٹھا لایا۔ جسے اس نے مرغیوں کا ڈربہ خیال کیا۔ راستہ میں اُسے اسٹیشن ماسٹر سٹیشن کو واپس جاتا ہُوا ملا۔"

سٹیشن ماسٹر۔ اسے کہاں اُٹھائے لے جا رہے ہو۔"

مضبوط آدمی:۔ کیوں یہ میرے آقا کی مرغیوں کا ڈربہ ہے۔ جو آج ریل گاڑی میں آیا تھا۔

سٹیشن ماسٹر:۔ ارے احمق یہ مرغیوں کا ڈربہ نہیں ہے۔ یہ تو ہمارا اسٹیشن ہے

۴۲۰

ایک صاحب:۔ جو دہلی کے رہنے والے تھے۔ اپنے ایک ہموطن دوکاندار کی دوکان پہ کچھ سودا خریدنے کے لئے گئے۔ دوکاندار سے بھاؤ دریافت کرنے پہ معلوم ہوا۔ کہ دوسرے دوکانداروں کی نسبت فرق ہے۔ چیں بجبیں ہو کر فرمانے لگے۔

خریدار:۔ میاں تمہارا کیا قصور ہے۔ اس شہر کے رہنے والے سارے جھوٹے ہیں۔"

دوکاندار:۔ بھائی جان تم بھی تو اس شہر کے رہنے والے ہو۔ اس لئے تم بھی جھوٹے ہوئے۔ تو تمہارا یہ کہنا کہ اس شہر کے رہنے والے جھوٹے ہیں جھوٹ ہوا۔ اور جب تمہارا یہ کہنا جھوٹ ہوا تو اس شہر کے سارے رہنے والے سچے ہوئے۔"

خریدار:۔ جب یہاں کے سب رہنے والے سچے ہیں۔ تو میں بھی سچا ہوں۔ کیونکہ میں بھی اس شہر کا رہنے والا ہوں اور جب میں سچا ہوا۔ تو میری بات ہی سچی ہوئی۔ اس لئے میرا یہ کہنا کہ یہاں

کے رہنے والے جھوٹے ہیں بالکل سچا ہے۔ اس لئے یہاں کے رہنے والے سب جھوٹے ہیں۔"

۴۲۱

کسی شہر:۔ میں ایک شریف آدمی رہتا تھا۔ اس کو معلوم ہوا کہ اس کے یار دوست اس کو اشتباہ کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور پولیس کے آدمی اس کے پیچھے لگے رہتے ہیں۔ ایک پولیس والا اس کے مکان کے گرد و پیش گھومتا رہتا ہے۔ اور ایک اجنبی آدمی جو بعد میں معلوم ہوا کہ خفیہ پولیس کا ہے اس کو تاڑتا رہتا ہے۔ اس نے تنگ آکر ایک دوست سے پوچھا۔ کہ اس کی کیا وجہ ہے"

دوست کیا آپ کو معلوم نہیں۔ یہ لوگ آپ پر قتل کا اشتباہ رکھتے ہیں"

شریف آدمی (خوف زدہ ہو کر) قتل کا اس سے تمہارا کیا مطلب ہے"

دوست:۔ پچھلے ہفتہ آپکو کوئی پوسٹ کارڈ ملا تھا"

شریف آدمی:۔ ایک کیا! ایک درجن بھر ملے تھے"

دوست:۔ پوسٹ کارڈ میں یہ الفاظ درج تھے بچہ کو بچا لیں لیکن عورت کو قتل کر ڈالیں" اور پوسٹ ماسٹر صاحب نے پڑھا۔

شریف آدمی مسکرایا اور کہا کہ حضرت معاملہ یہ ہے۔ کہ میں نے ایک ایڈیٹر کو ایک کہانی لکھکر بھیجی تھی۔ پوسٹ کارڈ مذکور اس کی طرف سے تھا۔ اس کا مطلب یہ تھا۔ کہ اس کی ہدایات مندرجہ پوسٹ کارڈ کے مطابق کہانی میں رد و بدل کروں"

۴۲۲

ایک معلم صاحب بڑے تند مزاج تھے۔ اور اگر ان کے حکم کی تعمیل جھٹ پٹ نہیں ہوتی تھی تو بڑی آشفتگی اور غصہ ظاہر کرتے تھے ایک دن ایک شاگرد کا سبق سن رہے تھے۔ لڑکا پڑھتا پڑھتا "بھونکو"

کے لفظ پر آکر اٹک گیا" اور کہنے لگا۔ ب۔ ب۔ ب بہو"
معلم:۔ "بہونکو بے بہونکو"
لڑکا متحیر ہو کر معلم کے چہرہ کی طرف دیکھنے لگا۔ جس پر معلم نے نہایت برہم ہو کر گرج کر کہا"
"بہونکو بے بہونکو"
لڑکا:۔ "باؤ۔ واؤ۔ واؤ۔ واؤ"

۴۲۳

حجام۔ (جو بہت بولنے والا تھا۔ گاہک سے)۔ "آپ کیسے بال کٹوائیں گے"
گاہک "طوالت کلامی کی منہائی سے"
حجام "جناب وہ کیا ہوتا ہے"
گاہک "اختصار یا کلی خذف تذکرات سے"
حجام:۔ "کیا فرمایا"
گاہک:۔ "بغیر بیدن بال یا کلام کئے"
بلکہ قلیل الکلامی کو ہی اپنی غیر حاضری سے نمایاں جگہہ حاصل کرنی چاہئے
کوئی ایک سکنڈ تک تو حجام خیال کے گھوڑے دوڑاتا رہا لیکن جب اس کی سمجھہ میں کچھہ نہ آیا۔ تو استاد کے پاس جا کر اس کے کان میں کہا
حجام۔ "میں نہیں جانتا۔ یہہ آدمی جو بیٹھا ہے دیوانہ ہے۔ یا کسی دوسرے ملک کا رہنے والا ہے۔ میں اس کی باتوں کے سمجھنے سے بالکل قاصر ہوں۔ معلوم نہیں کہ وہ چاہتا کیا ہے"
گاہک سے جب پوچھا گیا۔ تو اس نے کہا کہ میں خاموشی سے حجامت کرانا چاہتا ہوں"

۴۲۴

ایک وکیل صاحب اجلاس میں مقدمہ کی پیروی کر رہے تھے۔

کہ دوران تقریر میں چند جملے مدعی کی طرف کے اور چند جملے مدعا علیہ کی طرف کے کہہ جاتے تھے۔ جس پر حاکم اجلاس کو شبہ ہوا۔ اس نے دریافت کیا "

حاکم۔ جھلا کر " وکیل صاحب میں حیران ہوں کہ آپ وکالت کس فریق کی کر رہے ہیں "

وکیل۔ (کاغذات کی طرف دیکھکر) اور جناب! الا منشی جی یہ لکھنا بھول گئے۔ کہ میں کس فریق کا وکیل ہوں دریافت کراؤں "

۴۲۵

امیر (رنج پہونچنے کی خاطر) اگر میرے کوئی بیٹا ہوتا۔ اور وہ بیوقوف ہوتا۔ تو میں اس کو مولوی بناتا "

مولوی " تحقیق معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا والد مختلف خیال کا آدمی تھا "

۴۲۶

مکان۔ تو نیا تھا۔ مگر دروازوں میں جو لکڑی لگی تھی۔ وہ ناقص قسم کی تھی۔ اور بعض مقامات پر بہت بڑی طرح سکڑ کر اندر دھنس گئی ہوئی تھی۔ مالک مکان بڑا کنجوس تھا۔ کرایہ دار نے کئی بار اس سے کہا تھا۔ کہ مرمت کرادے مگر وہ کچھ پرواہ نہیں کرتا تھا "

کرایہ دار بہت تنگ ہوا تو اس نے ذیل کا رقعہ مالک مکان کو لکھا جناب من ہمارے اکثر دروازوں کے نیچے چوہے گھس جاتی ہیں لیکن ہماری بلی گھس نہیں سکتی۔ براہ مہربانی اپنا کوئی آدمی بھیجیں کہ وہ دروازوں کے نیچے اس قدر جگہ بنا دے کہ ہماری بلی اندر گھس سکے۔ میں مشکور ہوں گا "

۴۲۷

قندان ساز " چار روپے "

گاہک وہ آپ کے سائن بورڈ میں تو لکھا ہے۔ کہ بغیر درد کے دانت مفت نکالے جاتے ہیں "

دندان ساز۔ بیشک۔ لیکن آپکو یاد ہوگا۔ کہ آپنے قدرے آواز نکالی تھی۔ اس واسطے یہہ قاعدہ آپ پر اطلاق پذیر نہیں ہو سکتا۔ میں بغیر درد کے دانت ضرور مفت نکالتا ہوں۔ مگر آپکے دانت سے ظاہر ہے۔ کہ بغیر درد کے نہیں نکالے گئے۔ اور اس لئے میں اس کی اجرت طلب کرتا ہوں۔ آپ مہربانی کرکے چار روپے نکالیں "

۴۲۸

ایک لڑکا ایک کھیت میں سے جس میں ہل چلائی ہوئی تھی۔ گذر رہا تھا کہ جاٹ نے اُسے دیکھ پایا اور ناراض ہو کر چلایا "

جاٹ۔ ابے او چلنے والے یہہ سڑک نہیں ہے۔ کدھر جاتا ہے۔

لڑکا۔ ذرا فاصلہ پر پہونچکر مڑکر) مجھے معلوم ہے۔ مگر آپ مہربانی کرکے میرے واسطے سڑک بنانے کی تکلیف نہ کریں۔ میں واپس ہو کر ادھر سے نہیں آؤں گا۔

۴۲۹

ایک صاحب بہادر جو مزاج کے بڑے تلخ تھے۔ جب کمرے میں داخل ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں۔ کہ ان کی دختر صاحبہ اور اس کے عاشق ایک ہی کرسی پر بیٹھی ہیں۔ دل میں ناراض ہوئے اور مرد کے سر کو آرام سے ہلا کر بولے "

صاحب بہادر۔ مسٹر صاحب جب میں اپنی عورت سے کورٹ شپ (شادی سے پیشتر میل ملاپ) کیا کرتا تھا۔ تو وہ کمرے کے ایک جانب بیٹھی ہوئی تھی۔ اور میں دوسری جانب "

عاشق (بیباکانہ) اگر میں آپ کی عورت سے کورٹ شپ کرتا تو

میں بھی ایسا ہی کرتا؟"

۴۳۰

ایک استاد طلبار کو کاہلی سے پرہیز کرنے کے لئے پند و نصیحت کر رہا تھا۔ اور اُن کے سامنے ایسے لوگوں کی ردی اور قابل نفرت حالت کا نقشہ کھینچ رہا تھا۔ جو کچھ کام نہیں کرتے۔ اور آوارہ گردی میں دن گذار دیتے ہیں۔ اور مانگ کر گذارہ کرتے ہیں" آخر کار ایک لڑکے سے جو نہایت بے توجہی سے سن رہا تھا۔ اس نے پوچھا"

"احمد میں نے جو کچھ کہا ہے۔ تم اس کو اپنے الفاظ میں بیان کر دو"

لیکن چونکہ اس نے استاد کی باتوں کو توجہ سے نہیں سنا تھا۔ اس واسطے وہ حیران تھا۔ اور منہ سے کچھ نہیں بولتا تھا۔ اس پر استاد نے اس کی حوصلہ افزائی کے لئے پھر کہا کہ شاباش بتلاؤ۔ وہ کون شخص ہے جس کی حالت ایسی قابل افسوس ہے۔ کہ پہننے کو کپڑے کھانے کو روٹی اور رہنے کو مکان تو پاتا ہے۔ لیکن اس کے بدلہ میں نہ تو کچھ کام کرتا ہے۔ اور نہ ہی کچھ دیتا ہے"

اس پر احمد کے دل میں فوراً ایک خیال آیا۔ اس کی حیرانگی بشاشت سے مبدل ہو گئی۔ اور اس نے کہا۔ "جناب وہ شیر خوار بچہ ہے"

۴۳۱

ایک ممتحن نے امتحان لیتے وقت لڑکوں سے دریافت کیا کہ شبنم کیا ہے۔ اور لڑکے تو سوچتے رہے۔ ایک نے جھٹ سے اُٹھ کر جواب دیا کہ جب زمین اپنے محور کے گرد ۲۴ گھنٹے کے اندر دورہ ختم کرتی ہے۔ تو اس اثنا میں اُسے پسینہ آجاتا ہے۔ پس اس کا نام "شبنم" ہے"

۴۳۲

پادری۔ مسز بکس میں نے سنا ہے۔ کہ تمہارا خاوند آج صبح جنگ پر چلا گیا ہے

اور وہاں گھٹنے سے پھٹ گیا ہے۔

مسز بکس: اچھا اس کے دشمنوں کو کوئی چوٹ تو نہیں آئی؟

پادری: مسز اس کے دشمن تو صحیح سلامت ہیں۔ مگر اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی ہے۔

۴۳۳

دوائی کو ہلا کر پیو:۔ حامد بیمار پڑ گیا۔ اس کی والدہ نے اُسے ڈاکٹر کے پاس بھیجا۔ جنہوں نے اُس کی نبض دیکھکر اُسے دوائی دیدی۔ مگر اس پر یہ الفاظ لکھدیئے۔ کہ "پینے سے پہلے دوائی کو خوب اچھی طرح ہلا لو"۔ ماں حامد کو دوائی پینے کی تاکید کر کے کسی کام کو دوسرے کمرے میں چلی گئی۔ کچھ دیر بعد اُسے یک لخت کسی کے اچھلنے کودنے اور قلابازیاں لگانے کی آواز آنے لگی۔ وہ بھاگی ہوئی حامد کے کمرے میں آئی تو کیا دیکھتی ہے۔ کہ حامد میاں بستر میں سے نکل کر فرش پر اچھل رہے ہیں۔ اور ساتھ ساتھ قلابازیاں بھی لگا رہے ہیں۔ ماں نے حیران ہو کر اس فضول حرکت کی وجہ پوچھی۔ تو آپ کہنے لگے "اماں مجھے دوائی پینے سے پہلے ہلانی یاد نہیں رہی۔ جب پی چکا تو اپنی غلطی یاد آ گئی۔ اب میں اس لیے اچھلتا ہوں تاکہ دوائی پیٹ کے اندر ہی اچھی طرح ہل جائے۔

۴۳۴

یورپ کے ساس اور داماد:۔ داماد بیچارہ ساس سے بہت تنگ آیا ہوا تھا۔ ایک دن غضب ہی ہو گیا۔ بیچاری ساس بھولے سے داماد صاحب کی ٹوپی پر بیٹھ گئی۔ جس سے وہ خراب ہو گئی۔ وہ تو پنجے جھاڑ کر اس کے پیچھے پڑ گئے۔ ان کی بیوی نے اپنی ماں کی حمایت کرنی چاہی۔ تو اس کو بھی دو ایک سنا دیں۔ بیوی نے آہ سرد بھر کر کہا:۔

بیوی:۔ اب بہادری اور جوانمردی کے دن گئے۔ جب مرد عورتوں کی خاطر اپنی جان دینے سے بھی دریغ نہیں کرتے تھے۔

خاوند۔ ان دنوں کی ایسی تھی۔

بیوی۔ ایک وقت تھا کہ جب ملکہ ایلزبیتھ سڑک پر چلی جا رہی تھی کہ راستہ میں سڑک پر کیچڑ آگیا۔ اس کے منتظر نظر درباری سرو الٹر ریلے نے فوراً اپنا چوغہ اس کیچڑ میں ڈالدیا۔ اور ملکہ اس پر سے گذر گئی۔ مگر اب میری ماں غلطی سے تمہاری ٹوپی پر بیٹھ گئی۔ تو تم اس کے پیچھے پڑ گئے۔

خاوند۔ سروالٹر ریلے کو تو ملکہ سے کچھ غرض ہوگی۔ مگر مجھے اس بڑھیا سے کیا کام۔

۳۴۵

مرغی کا چوزہ۔ کھانا کھانے والا (خانساماں سے) کون بیوقوف بھلا اس گوشت کو چوزے کا گوشت کہیگا۔ یہ چوزے کا گوشت ہرگز نہیں ہے۔

خانساماں۔ نہیں حضور یہ چوزے کا گوشت ہے۔ (دوسرے لفظوں میں کہہ گیا کہ آپ بیوقوف ہیں)

۳۴۶

تمہاری ملکیت ہے۔ ایک کسان ایک نئی بیوی بیاہ کر لایا۔ شادی کے چند دنوں کے بعد اس نے اپنی بیوی سے کہا۔ کہ جا کر بیلوں کو چارہ ڈال دو۔ بیوی نے یہ کام کرنے سے انکار کیا۔ جس پر خاوند نے کہا۔ دیکھو پیاری اب جبکہ میں نے تم کو اپنی بیوی بنالیا ہے۔ تو جو چیزیں میری تھیں۔ وہ تمہاری ہوگئی ہیں۔ اس لئے تمہیں ان کی خبر گیری کرنے میں کوتاہی نہیں کرنی چاہئے۔ بیوی یہ بات سن کر چپکے سے اٹھکر بیل خانے کی طرف چلی گئی۔ اور کسان کھیت پر کام کرنے چلا گیا۔ شام کو جب گھر واپس آیا۔ تو بیوی سے پوچھا کہ تم نے بیلوں کو چارہ ڈال دیا تھا۔ بیوی نے جواب دیا نہیں۔ جبکہ وہ میری ملکیت ہو گئے ہیں۔ اس

سے میں نے اس آنے دن کی تکلیف سے بچنے کے لئے اُن کو پہنچ ڈالا

۳۷ لم

بولنے سے پہلے دو دفعہ سوچ لو۔ ایک باپ آگ کی انگیٹھی کے پاس کھڑے ہو کر اپنے بیٹے کو نصیحت کر رہا تھا کہ دیکھو بیٹا! جلد بازی کا برا ہوتا ہے۔ جب کبھی تم کوئی رائے دینے لگے یا بولنے لگو۔ تو کم از کم دو دفعہ سوچ لو کہ آیا یہ بات کہنی مناسب ہے یا نہیں...... ابھی باپ یہیں تک کہنے پایا تھا کہ بیٹے نے جلدی سے کہا۔

بیٹا۔ ابا جان!......

باپ۔ دیکھو جو بات کہنے سے پہلے دو دفعہ سوچ لو تب بات کرو۔ اب میں تمہاری اس بات کا جواب نہیں دوں گا۔

بیٹا۔ پورے پانچ منٹ تک چپ بیٹھا رہا اس کے بعد اس طرح گویا ہوا ابا جان! میں نے دو دفعہ سوچ لیا ہے اور اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ واقعی آپ کے دامن کو آگ لگ گئی ہے۔

۳۸ لم

روح اور ریح ایک ہے۔ طالب علم۔ جناب روح کیا چیز ہے

فلسفی۔ روح ریح سے مشتق ہے

طالب علم۔ اور نفس؟

فلسفی۔ نفس یعنی سانس سے مشتق ہے۔

"کیوں سمجھ گئے نا"

طالب علم۔ مجھے بادی اور اسیر و دمہ کی کھانسی کا مرض ہے۔

فلسفی۔ تو پھر؟

طالب علم۔ ڈرتا ہوں کھانسی اور ہوا میں روح ہی نہ نکل جائے۔

۳۹ لم

بلی کو جھڑا۔ بیوی نے بلی پال رکھی تھی۔ جو کہ خاوند کا دودھ ہمیشہ پی جاتی

تھی - ایک دن اس بیچارے نے تنگ آکر اس کو ایک بوری میں ڈالا اور اس میں دو تین اینٹیں بھی ڈال دیں - اور اُن کو اُٹھا کر دریا میں پھینکنے گیا دریا پر جا کر زور سے جو بوری کو پھینکا تو آپ بھی پانی میں جا پڑا - بمشکل اپنی جان بچا کر کنارے پر آیا - اور بری حالت میں واپس گھر پہونچا - آگے دیکھا تو وہی بلی اس کی بیوی کی گود میں بیٹھی ہوئی مزے کر رہی ہے - اس کے غصہ اور حیرانی کی کچھ انتہا نہ رہی - اور اس نے بیوی سے اس کا سبب پوچھا -

بیوی - تم چونکہ غصہ میں تھے اس لئے میں نے کہنا مناسب نہ سمجھا کہ بوری میں ایک بڑا سا سوراخ ہے - سو بلی تو پہلے ہی نکل گئی تھی -

۴۴۰

اپریشن - تین ڈاکٹر ایک مریض کے پیٹ سے رسولی نکال رہے تھے - رسولی نکال کر انہوں نے زخم کو ٹانکے لگا دیئے - کہ ایک ڈاکٹر کہنے لگا - کہ ایک اسپنج کا ٹکڑہ اندر رہ گیا ہے - چنانچہ زخم کو پھر کھولا گیا - اور اسپنج کا ٹکڑہ نکال کر پھر سی دیا گیا - کہ اتنے میں دوسرے ڈاکٹر کو یاد آیا کہ ایک چھوٹی قینچی اندر رہ گئی ہے - چنانچہ زخم کو کھول کر اس قینچی کو نکالا گیا - اور پھر زخم سی دیا گیا - اتنے میں تیسرے ڈاکٹر نے کہا کہ میری زخم سینے کی سوئی اندر رہ گئی ہے - چنانچہ زخم پھر کھول کر وہ سوئی نکالی گئی - مریض کو کچھ ہوش تھی - اور وہ بیچارہ سخت تنگ آگیا اور کہنے لگا صاحب اگر آپ نے میرے پیٹ کو جیب سمجھ لیا ہے - تو زخم کے اوپر بٹن لگا دیں تاکہ کھولنے میں آسانی ہو -

۴۴۱

لڑائی سے چھڑانا - دو لڑکے آپس میں خوب لڑ رہے تھے - اور باقی لڑکے اردگرد کھڑے تماشہ دیکھ رہے تھے - کہ اتنے میں ایک بوڑھا آدمی آن پہونچا - اور لڑکوں کو ڈانٹ کر کہنے لگا -

بوڑھا آدمی۔ تم بڑے بے شرم لڑکے ہو کہ کھڑے تماشہ دیکھ رہے ہو۔ اور ان کو چھڑاتے نہیں!

ایک لڑکا بولا۔ اجی جناب ہمیں کامل آدھ گھنٹہ اس لڑائی کے شروع کروانے میں لگا ہے۔ ہم ابھی سے اس کو بند کیسے کروا دیں۔

۴۴۲

روپیہ کھویا گیا ہے۔ ایک آدمی سڑک پر چلا جا رہا تھا۔ کہ سامنے سے ایک لڑکا بھاگا ہوا آیا اور کہنے لگا۔

لڑکا۔ کیوں صاحب آپ کا کوئی روپیہ کھویا گیا ہے۔

آدمی (جیب میں ہاتھ ڈالکر) ہاں ہاں کھویا تو گیا ہے۔ تمہیں کہاں سے ملا ہے۔ لاؤ مجھے دیدو؟

لڑکا۔ اجی صاحب مجھے روپیہ تو کوئی نہیں ملا۔ میں صرف آزمانا چاہتا تھا کہ ایک روپے کی خاطر لوگ جھوٹ بولنے کو کس طرح تیار ہو جاتے ہیں۔ آپ سے پہلے میں پچاس آدمیوں کو یہی سوال پوچھ بیٹھا ہوں۔ اور سب نے آپ والا ہی جواب دیا ہے۔ یہ کہکر لڑکا بھاگ گیا۔ اور آدمی حیران کھڑا رہ گیا۔

۴۴۳

گھنٹی کی مرمت۔ ایک شخص۔ اور دکاندار سے ایں تم سے کہہ گیا تھا۔ کہ میرے دروازے کی گھنٹی خراب ہو گئی ہے۔ اس کو اپنے مستری کو بھیجکر ٹھیک کر دو۔ مگر تم نے اب تک کوئی مستری نہ بھیجا؟

دوکاندار۔ جناب میرا مستری گیا تھا۔ اس نے تین دفعہ گھنٹی بجائی مگر کوئی جواب نہ ملا۔ اس نے سمجھا کہ آپ گھر پر نہیں ہیں۔ اس لئے وہ چلا آیا۔

شخص۔ آپ عجب احمق ہیں۔ گھنٹی تو خراب تھی وہ بجتی کیسے۔ اسی لئے تو اس کی مرمت کرائی تھی۔ بلکہ سارے ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہو۔

۴۴۴

بہرا دوست :- ایک بہرے آدمی کا ایک دوست تھا۔ جو بیمار پڑ گیا۔ بہرہ اس کی عیادت کو گیا۔ اور دل میں سوچا کہ میں سوال و جواب پہلے ہی سے سوچ لوں تاکہ وہاں جاکر تکلیف نہ ہو۔ دل میں سوچا کہ میں پوچھونگا۔ آپ کا کیا حال ہے؟ وہ کہیگا اچھا ہے۔ تو میں جواب میں الحمدللہ کہونگا۔ پھر میں دوسرا سوال کرونگا کہ کونسی دوائی پیتے ہو۔ وہ کسی عمدہ سے نسخے کا نام لیگا۔ میں کہونگا بہت عمدہ ہے۔ پھر تیسرا سوال کرونگا۔ کہ کس حکیم کا علاج کرتے ہو۔ وہ کسی لائق طبیب کا نام لیگا میں کہونگا کہ اس کا علاج مبارک ہو۔ طبیب تو بہت لائق ہے۔ چنانچہ یہ سوچکر وہ وہاں گیا۔ اور اس طرح سلسلہ کلام جاری کیا۔

بہرہ۔ آپ کا مزاج کیسا ہے؟

بیمار دوست۔ نہایت خراب ہے۔

بہرہ۔ الحمدللہ۔ آپ کونسی دوائی پیتے ہیں؟

بیمار دوست۔ میں خون جگر پیتا ہوں۔

بہرہ۔ بہت عمدہ دوائی ہے۔ خدا شفا دے۔ مگر کس طبیب کا علاج کرواتے ہو؟

بیمار دوست۔ (تنگ آکر) ملک الموت کا اور کس کا۔

بہرہ۔ اس کا علاج مبارک ہو۔ طبیب تو بہت لائق ہے۔

۴۴۵

بیہوش ہونے کی وجہ :- ایک دوست۔ میں کل ساتا ایسی گہری جگہ میں پڑ گیا تھا۔ کہ تقریباً چھ سات گھنٹے بیہوش رہا۔

دوسرا دوست۔ وہ کس طرح اور کس جگہ۔

ایک دوست۔ میں نیند میں پڑ گیا تھا۔ اور سات گھنٹے تک سوتا سویا رہا۔

۴۴۶

ہر روز کیلئے سوٹ - حمید - احمد نے ہفتہ کے روز کے لئے ایک سوٹ سلوایا ہے۔

مجید - میں تو اُسے ہمیشہ ایک ہی سوٹ میں دیکھتا ہوں۔

حمید - ہاں وہی تو ہے۔

۴۴۷

میں نے پہلے ہی علاج کر دیا ہے - خاوند - میری پیاری۔ کیا تم نے میرے اوورکوٹ کا بٹن دیکھا ہے۔

بیوی - میں پہلے ہی سے اسے تلاش کر رہی تھی - چونکہ وہ نہیں ملا۔ میں نے کاج کو ہی سی دیا ہے۔

۴۴۸

خداداد قابلیت - ایک دوست - میرا درزی تو بہت ہی ہوشیار ہے

دوسرا دوست - تب تو میں اپنے کپڑے اُس کو نہیں دونگا۔

پہلا دوست - وہ کیوں؟

دوسرا دوست - اس لئے کہ تمہارا ہوشیار درزی ہمیشہ کام خراب کر دیا کرتے ہیں۔

۴۴۹

اس کو ہونا بھی چاہئے - پہلا دوست - کتا نہایت ہی وفادار جانور ہے۔

دوسرا دوست - اس میں کونسی بڑی بات ہے - اس کو وفادار ہونا ہی چاہئے - اگر کوئی شخص مجھے بھی کھانا اور کپڑے دے اور ہمیشہ میری خدمت کرے - تو کیا میں نہ اس کا وفادار بن جاؤں۔

۴۵۰

کاغذی مزا۔ خاوند۔ میری پیاری معلوم ہوتا ہے کہ یہ کھانا تم نے کتاب خوان نعمت کی مدد سے ہی پکایا ہے۔
بیوی۔ ہاں آپ درست فرماتے ہیں۔ یہ ترکیب میں نے وہیں دیکھی تھی۔
خاوند۔ تب ہی مجھے کاغذ کا سا مزا آتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ میں نے کاغذ کچھ کھا یا بھی ہے۔

۱۵۱

کافی سے بھی زیادہ تھا۔ دکاندار۔ وہ تربوز جو میں نے تم کو دیا تھا۔ کیا وہ تمہارے کنبے کے لئے کافی تھا۔
گاہک۔ ہاں وہ کافی سے بھی زیادہ تھا۔ کیونکہ اب تک سب کا سب کنبہ اس کی وجہ سے ڈاکٹر کے ہاں جا چکا ہے۔

۱۵۲

جوڑنے والی کڑی۔ استاد۔ حیوانات اور نباتات کو جوڑنے والی کون سی کڑی ہے۔
تمام جماعت یک زبان ہو کر ہنڈیا جناب!

۱۵۳

عادت کا مقتضی۔ ایک دندان ساز نے کئی دنوں کی بڑی محنت کے بعد ایک دن بصد مشکل اپنی فرصت کا نکالا۔ جس میں اس نے سیر کرنے کا ارادہ کیا۔ فوراً اپنی موٹر کو نکال صاف کر کے باہر کو سیر کے لئے ہو لیا۔ ٹھنڈی سڑک پر پہونچتے ہی اس کی موٹر نے آگے چلنے سے انکار کر دیا۔ چار و ناچار بیچارہ اوزار وغیرہ نکال کر گاڑی میں نقص دیکھنے لگا۔ آخر نقص معلوم کرنے کیلئے وہ گاڑی کے نیچے لیٹ گیا۔ اور جونہی اپنے رنچ کو کالے پر رکھا تو بے اختیار کہنے لگا۔
گھبراؤ نہیں درد بہت تھوڑی دیر ہوگی۔

۴۵۴

کیا ایک بوسہ کافی نہ ہوگا۔ نیا دولہا اس حالت پر پہونچگیا تھا۔ کہ اب اسے معمولی روٹی ناپسند معلوم ہونے لگی۔

دولہا۔ (کالی جلی ہوئی روٹی پر نگاہ ڈالتے ہوئے کرخت آواز میں) "وہ یہ کیا ہے"؟

دلہن۔ (عاجزانہ طور پر) باورچن نے جلادی ہے۔

دولہا۔ اب معلوم دیتا ہے۔ کیا تم نے اس کی سزا میں اسے گھر سے نکال نہیں دیا۔

دلہن۔ میں اسے کس طرح نکال سکتی ہوں۔ جبکہ میرے پاس کوئی دوسری خادمہ نہیں ہے۔ کیا تم ایک بوسہ لیکر راضی نہ ہو جاؤ گے۔

دولہا۔ (جو غلط فہمی میں) کہ بیوی کی مراد باورچن کے بوسہ سے ہے۔ اچھا جاؤ اور باورچن کو اندر بھیجدو۔ آج اسی پر گذارا کرلیں گے۔ روٹی نہ سہی۔

۴۵۵

میں گھڑی میں دیکھتا۔ مالک کارخانہ (ملازم سے جسے وہ نوکر رکھنا چاہتا تھا) کیا تم ان لوگوں میں سے تو نہیں ہو جو ہر بار گھڑی کی طرف دیکھتے ہیں۔ کہ کب دن گذرے اور اس طرح تمام دن ضایع کر دیتے ہیں۔

ملازم۔ نہیں صاحب میں کبھی گھڑی نہیں دیکھتا۔ بلکہ خوبصورت ٹائپ کرنے والی ملازمہ کو دیکھتا رہتا ہوں۔ جونہی کہ وہ اپنے منہ پر پاؤڈر ملنا شروع کرتی ہے۔ میں سمجھ لیتا ہوں کہ اب چھٹی کا وقت آگیا ہے۔

۴۵۶

اس میں سے ایک آنہ مل گیا ہے۔ سردی کا موسم تھا۔ اور موٹر لاری نہایت تیزی سے سفر کر رہی تھی۔ تمام مسافر ٹھٹھرے ہوئے تھے کہ ایک سکہ کے گرنے کی آواز آئی۔ فوراً ہی ایک بوڑھے نے (جس نے سکہ کو گرتے دیکھا تھا) ہاتھ بڑھایا اور سکہ کو اٹھا کر یوں گویا ہوا۔

بوڑھا۔ کسی صاحب کا روپیہ گم گیا ہے!

سب سواروں نے فوراً کانپتے ہاتھوں کو بغلوں سے نکال کر اپنی اپنی جیبیں ٹٹولنی شروع کر دیں۔ اور تقریباً سب ایک دم بول اُٹھے کہ جی یہ میرا روپیہ ہے۔ اس پر بوڑھے میاں نے ان میں سے ایک کو وہ آنہ پکڑ کر کہا۔ تو یہ لو اس گم شدہ روپے میں سے مجھے اس وقت صرف ایک آنہ ہی ملا ہے۔

۴۵۷

ذاتیات کا ذکر تہذیب میں — استاد۔ رشید تمہارے ہاتھ کس قدر گندے اور میلے ہیں۔ تم کو شرم نہیں آتی۔ اگر میں تمہاری جگہ ہوں تو تم کیا کرو؟

رشید۔ میں مہذب بنوں اور ذاتیات کا ذکر کبھی نہ کروں۔

۴۵۸

درحقیقت پیار کرنیوالا ہے — عاشق۔ میری پیاری یہ تمہارا کتا کیا خوبصورت ہے۔ کیا یہ خوش خلق اور پیار کرنے والا بھی ہے۔ یا کہ جلد کاٹتا ہے۔

معشوقہ۔ ہاں خوش خلق اور پیار کرنے والا کیوں نہیں (کتے کی طرف مخاطب ہو کر) ادھر اُدھر دیکھکر۔ آؤ پیارے کتے آؤ میرا بوسہ لے کر دکھاؤ کہ کس قدر پیار کرنا جانتے ہو۔

عاشق بیچارہ کتے کو اپنی معشوقہ کا بوسہ لیتے دیکھ کر جل بھن گیا۔

۴۵۹

راز معلوم ہو گیا — بیوی۔ میرے پیارے اگر میں مر جاؤں اور تم رنڈوے ہو جاؤ۔ تو تم کیا کرو؟

خاوند۔ میرے خیال میں میں وہی کروں جو تم کرو اگر تم رانڈ ہو جاؤ۔

بیوی۔ واہ میاں تو تم یونہی اگلے روز لڑا کرتے تھے کہ تم کبھی دوسری

شادی نہ کرو گے۔

۴۶۰

سمجھ بوجھکر روح قبض کرنا۔ ایک بیمار بحالت زار چارپائی پر بیقرار پڑا رہتا تھا۔ اس کی بی بی اُس کی چارپائی کی پٹی پکڑے زار و قطار لیل و نہار رویا کرتی تھی۔ اور ہر وقت یہ دعا مانگا کرتی تھی کہ الہی کسی کی آئی ہوئی موت مجھکو آئے اور میرا پیارا شوہر لوٹ پوٹ کر اچھا ہو جائے۔ قضاء کار ایک دن صدر دروازہ بند کرنے سے رہ گیا۔ رات کی تاریکی میں ایک گائے سیاہ رنگ مکان میں گھس آئی۔ اور کسی مٹکی میں کچھ غلہ رکھا تھا۔ اس کے کھانے کو منہ ڈالا۔ مٹکی سینگوں میں پھنس گئی۔ گائے گھبرا کر ادھر اُدھر دوڑنے لگی۔ جب بی بی کے کمرہ میں داخل ہو لی۔ تو بی بی کی آنکھ کھل گئی۔ اور بے تحاشا پکار کر کہنے لگی۔ میاں ملک الموت تم جس بیمار کی تلاش میں سرگرداں ہو وہ برابر کے کمرہ میں ہے۔ میں تو تندرست ہوں۔ سمجھ بوجھ کے روح قبض کیجئے گا ایسا نہ ہو کہ اندھیرے میں دھوکا کھا جاؤ۔

۴۶۱

عجیب عقل۔ ایک مالکہ نے اپنی ملازمہ سے کہا۔ کہ میں سنتی ہوں کہ چٹھیوں کا محصول بڑھنے والا ہے۔ اس لئے بہتر ہے کہ تم خود ڈاکخانہ جاؤ اور میرے لئے پانچ پونڈ قیمت کے ٹکٹ خرید لاؤ۔ قبل اس کے کہ قیمت بڑھ جائے۔

۴۶۲

تم موقعہ بھی دو۔ **قرض خواہ۔** تم نے میرے پانچ روپے لئے تھے کیا تم بھول گئے۔

مقروض۔ جب تمہارے جیسا قرض خواہ میرے پیچھے پڑا ہوا ہو تو ممکن ہے کہ میں بھول جاؤں۔ اپنا قرضہ بھولنے کے لئے مجھے موقعہ بھی

۴۶۳

کشتی ڈوبنے کا غم کس کو ہونا چاہئے؟ - دو شخص ایک کشتی پر سوار تھے۔ کشتی طوفان میں آ گئی۔ ایک بولا الیسا نہ ہو کشتی ڈوب جائے۔ دوسرے نے جواب دیا کہ ڈوب جائے تو ہماری بلا سے۔ کشتی ڈوبنے کا غم کشتی والوں کو ہونا چاہئے۔ نہ کہ ہمیں یا تمہیں۔

(بہت خوب)

۴۶۴

میرا کان بہرا نہیں ہے - ایک معلمہ افسوس کے ساتھ ایک کم عمر بچے کی طرف دیکھ رہی تھی۔ جس نے دوسرے لڑکے کی قلم چرالی تھی۔ معلمہ نے لڑکے کو سزا کے جسمانی دینا مناسب نہیں سمجھا۔ اور خیال کیا کہ ایک اخلاقی لیکچر دینے سے کام چل جاویگا۔ چنانچہ اُس نے کہا لڑکے خیال رکھو کہ پختہ ارادہ کر لینے سے بھی لالچ روکی جا سکتی ہے۔ ہمیشہ لالچ کی طرف سے کان بہرا رکھنا چاہئے۔ لڑکا خاموشی سے معلمہ کی طرف دیکھتا رہا۔ پھر بولا۔ معلمہ صاحبہ۔ میرا کان تو بہرا نہیں ہے۔

۴۶۵

مرنے کے بعد کا فکر نہیں۔ دوست۔ کیا تمہارا خیال ہے کہ تمہارے مرنے کے بعد تمہاری عورتیں زندہ رہیں گی۔

شاعر۔ مرنے کے بعد کا تو مجھے فکر نہیں ہے۔ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ مجھے اب ہی زندہ رہنے دیں۔

۴۶۶

لاؤ تو لاٹھی - ایک مرتبہ لکھنؤ کے شاہی محل میں سانپ نکلا۔ بیگمات میں شور ہوا کہ ارے کسی مرد کو بلاؤ۔ ایک شہزادے صاحب (جو کہ وہاں موجود تھے) بھی اُن بیگمات کے ہمزبان ہو کر یہی کہنے لگے۔ کہ ارے کسی مرد کو بلاؤ۔

جاما - حضور آپ بھی تو مردہ ہیں۔
شہزادہ صاحب - واللہ خوب یاد دلایا۔ لاؤ تو لاٹھی۔

۶۷ نظم
اپنا نانا آپ ہی تھا

اک تعجب خیز سنئے ماجرا　　جو کبھی تم نے نہ ہو شاید سنا
اک نیا رشتہ عجب اے مہرباں　　اک بشر کرتا ہے اپنا یوں بیاں
صاحبو میں اپنا نانا آپ ہوں　　اس طرح میں اپنی ماں کا باپ ہوں
اس کی ہے تفصیل یوں عالیجناب　　جبکہ آئے میرے ایام شباب
بیاہ اک بیوہ سے شادی اپنی کی　　جس کی اک لڑکی موئے شوہر سے تھی
میرا والد تھا جوانی میں ہنوز　　آتا جاتا تھا مکاں پر میرے روز
وہ تھی لڑکی نوجواں رشک قمر　　عاشق اس پر ہو گیا میرا پدر
اس نے شادی اس سے کر لی باخوشی　　اس طرح وہ لڑکی میری ماں بنی
چونکہ اس لڑکی کا میں والد بھی تھا　　یوں پدر داماد میرا بن گیا۔
کچھ دنوں کے بعد وصلت کا ثمر　　میری زوجہ کے ہوا پیدا پسر
میرے والد کا تو وہ سالہ ہوا　　میرا ماموں وہ پسر میرا ہوا
کیونکہ تھی اس کی بہن جو ذی شعور　　تھی میرے والد کی زوجہ بیقصور
بعد چندے اتفاق ایسا ہوا　　زوجہ والد کے بھی لڑکا ہوا
وہ برادر اور نواسا تھا میرا۔　　کیونکہ لڑکی سے تھا وہ پیدا ہوا
اس طرف اب کیجئے صاحب نظر　　گرچہ بیوی تھی میری زوجہ مگر
میری نانی بھی وہ اک رشتہ سے تھی　　کیونکہ مادر وہ میری مادر کی تھی
اپنی بیوی کا میں شوہر بھی ہوا　　اور نواسہ بھی میں اس کا ہو گیا
ہوتا ہے نانی کا شوہر نانا جان　　اپنا نانا یوں ہوا میں بے گماں
کیا عجب رشتہ نہیں ہے ناظریں؟　　آپ نے ایسا سنا ہے یا نہیں؟
ہنسنے ہنستے لوٹ جاؤ تم نہ گر　　تو نہ رکھیں نام ہم اپنا اگر

منظوم لطیفہ ۸۶

سنا ہے کہیں پر تھے اک خوشنویس
تھی یا کہ وہ تقریظ خط بھی نفیس

کرا تا تھا جب نقل کوئی کتاب
طلب ہوتے تھے یہ فضیلت مآب

دکھاتے تھے باریک بینی بہت
کیا کرتے تھے نکتہ چینی بہت

تھا ترمیم و تنسیخ ان کا عمل۔
بدل دیتے تھے منشئی بے بدل

کسی شخص نے اک قران پاک
کہا دیکے اُن کو کہ روحی فداک

مجھے اسکی اک نقل کر دیجئے!
مگر کچھ نہ رد و بدل کیجئے!

یہ سنکر وہ کہنے لگا واہ وا۔
بہت خوب صل علیٰ مرحبا

مجھے آپ سمجھے ہیں کوئی سڑی
جو کرتے ہیں غزالیں ایسی تیری

ہے قران بھی کیا بشر کا کلام
جو منھہ اُس کے لگے کوئی بد لگام

ہمارا تو یہ دین و ایمان ہے۔
ہے یہ دل کا دل جان کی جان ہے

ہوا مطمئن سن کے مرد سعید
دیا نقل کو وہ کلام مجید

وہ کاتب اُسے لکھہ کے آئے جب
دکھانے لگے اپنی صنعت کو تب

لکھائی تھی اُس کی بہت خوشنما
جو دیکھا تو النقل کالاصل تھا۔

بہت کچھہ کتابت کی تعریف کی
بہت اس نفاست کی توصیف کی

وہ مسرور تعریف سے جب ہوئے
تو پھر جوش میں خود ہی کہنے لگے

جناب ایک بات اس میں ہے جدید
نہایت مبارک نہایت سعید

وہ گھبرا کے بولے کہ سمجھائیے!
خدا کے لئے جلد فرمائیے!

تو بولے کہ انعام ہو گر عطا۔
میں جوہر دکھاؤں کچھ اس عقل کا

وہ کہنے لگے آپ سمجھائیں تو۔
خدا کے لئے جلد فرمائیں تو۔

تو کہنے لگے غور کیجے ذرا۔
ہے نام اس مردود ابلیس کا

نہ کیوں دل یہ پا بند آلام ہو
کلام الٰہی میں یہ نام ہو۔

جہاں نام لکھا تھا مردود کا
دیا اک قلم میں نے اُس کو مٹا

لکھا اُس بیل میں نے مٹا کر تمام | کہیں آپ کا اور کہیں اپنا نام

۴۶۹

بیکاری کا دفعیہ

ایک جج نے ایک مجرم سے کہا ۔ پہلے جب تو آیا تھا پکڑا ہوا
تب کہا تھا تم نے ہم سے برملا جرم بیکاری سے یہ سرزد ہوا
بولا مجرم اب بھی ہے حالت وہی جیسا پہلی بار میں ناکام تھا
پھر کہا جج نے کہ آسانی سے تو کونسی خدمت ہے کر سکتا ادا
کوئی خدمت کوئی سا بھی کام ہو کر سکونگا جج سے مجرم نے کہا
سن کے جج بولا کہ بہتر ہے ۔ مگر بول کیا تنخواہ لیگا سچ بتا ۔
بولا مجرم روٹی کپڑا اور مکان بس سوا اس کے نہیں کچھ چاہتا
کام گو کیسا ہی دشوار ہو بے تامل اُس کو لاؤنگا بجا ۔
بولا جج بہتر تجھے بالفعل میں ۔ چھ برس کو جیل میں ہوں بھیجتا
روٹی کپڑا اور رہنے کو مکان واں پہونچتے ہی تجھے مل جائیگا
پلیس واں ہر روز آٹا ایک من روٹی کھا کپڑا پہن اور دندنا

۴۷۰

معقول وجہ ۔ الف ۔ ہمیں مجبوراً اُس ملازم کو چھوڑنا پڑا ۔

ب ۔ وہ کیوں کیا اچھی طرح کام نہ کرتا تھا ۔

الف ۔ نہیں یہ بات تو نہیں ہے ۔ کام تو اپنا بخوبی کرتا تھا ۔ لیکن بچوں سے اچھا برتاؤ نہ کرتا تھا ۔

ب ۔ وہ کس طرح ؟

الف ۔ وہ بہت بدمزاج تھا ۔ جب کوئی بچہ اس کی ٹانگ پر یا پیٹھ پر چھڑی مارتا ۔ تو وہ فوراً اُن سے لڑ پڑتا تھا ۔

۴۷۱

ایک اشتہاری حکیم ۔ اجنبی ۔ کیا آپ ہی نے تپ دق کے علاج کرنے

کا اشتہار دے رکھا ہے؟

اشتہاری حکیم- ہاں میں تپ دق کا علاج کر سکتا ہوں۔ بشرطیکہ میری ہدایت پر عمل کیا جائے۔

اجنبی- میرے لڑکے نے آپ کی دوا کا ایک سال تک استعمال کیا۔ لیکن جانبر نہ ہو سکا۔

اشتہاری حکیم- میری ہدایات میں صاف طور پہ لکھا ہے۔ کہ مریض دو سال تک دوا کا استعمال کرے۔

۳۷۲

ظاہر الثبوت- ایک غریب مسافر جو مارا مارا پھر رہا تھا۔ ایک دیہات میں پہونچا اور ایک مکان کے دروازے پر دستک دیکر سوال کیا۔ ایک قدآور قوی ہیکل و تندخو ادھیڑ عمر کی عورت نے آن کر دروازہ کھولا۔ اور بہت تیزی کے ساتھ مسافر سے آنے کی وجہ دریافت کرکے بولی۔ "میں تجھ کو کچھ نہ دونگی۔ اگر تو عقلمند ہوتا تو یہاں نہ آتا۔ کیا تو جانتا ہے کہ میں کون ہوں۔ مسافر نے نرمی سے جواب دیا۔ کہ میں واقف نہیں ہوں۔ عورت نے کہا کہ میں ایک پولیس مین کی زوجہ ہوں۔ اگر وہ موجود ہوتا تو تجھکو فوراً پکڑ لیتا۔ تھکے ہوئے مسافر نے تھوڑی دیر چپ چاپ عورت کے منہہ کی طرف دیکھا۔ اور جواب دیا۔ میم صاحبہ مجھے آپ کے کہنے کا پورا یقین ہے۔ جب اس نے آپ کو پکڑ لیا۔ تو بیشک وہ کسی شخص کو بھی پکڑ سکتا ہے۔

۳۷۳

خوب حساب لگایا- ایک بیوہ عورت کے صرف ایک لڑکا اور ایک لڑکی تھی۔ ایک روز لڑکے نے کہا۔ کہ ہمارے گھر میں صرف تین ہی آدمی رہیں گے۔ ماں نے کہا نہیں بیٹا جب تمہاری شادی ہو جائیگی چار ہو جائیں گے۔ لڑکے نے جواب دیا۔ اس وقت تک

بہن کی شادی ہو جائیگی۔ تین کے تین ہی آدمی رہے۔ ماں نے کہا۔
بیٹا تمہارے لڑکا پیدا ہوگا۔ اُس وقت تو چار ہو جائیں گے۔ لڑکے نے
کہا اماں اس وقت تم مرجاؤ گی۔

۷۴۴

بلاٹنگ کا استعمال۔ ایک عورت ہانپتی کانپتی ایک عطار کی دوکان پر پہونچی اور اس سے کہا۔ کہ مجھکو جلد کچھ بلاٹنگ پیپر دو۔ عطار نے جواب دیا کہ میں بلاٹنگ پیپر نہیں بیچتا ہوں۔ مگر تم کو شکور کرنے کیلئے چند تختے دے سکتا ہوں۔ جو میرے خانگی استعمال کے لئے ہیں۔

عورت نے کہا کہ ایک پانچ سال کے لڑکے کے لئے کتنے دوگے؟

عطار نے شدومد سے جواب دیا۔ کہ بالکل نہیں۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ یہ کھانے کی چیز نہیں ہے۔ ہم اسے نسخوں کے کام میں نہیں لاتے ہیں۔

عورت نے دم لیکر تعجب کے ساتھ جواب دیا۔ ہاں تم اسے نسخوں کے کام میں نہیں لاتے ہو تو شاید تم یہ بتلا سکو گے کہ دوسری کیا چیز سیاہی جذب کرنے کیلئے کام میں لائی جاتی ہے۔ کیونکہ یہ لڑکا ابھی ایک بوتل سیاہی پی گیا ہے۔

۷۴۵

عزت رکھ لی۔ ناسخ و آتش دونوں صاحب کہیں ناچ کی محفل میں پہونچے۔ جو طوائف اس وقت گا رہی تھی۔ لمبی بہت تھی۔ آتش نے اس کو دیکھتے ہی کہدیا۔ آتش۔ ع طول شب فرقت سے بھی دو ہاتھ بڑھی کہیں اُس رنڈی نے بھی سن لیا۔ رنڈی۔ کیا کہا پھر تو کہنا۔ آتش۔ طول شب فرقت سے بھی دو ہاتھ بڑھی ہے۔ اپنی رسوائی کا خیال کرکے ناسخ نے دوسرا مصرعہ لگا دیا۔ ناسخ۔ ع جو زلف مسلسل جو ترے سر پڑی ہے۔

۷۴۶

لڑکی - اسے بار فلاں آدمی کس طرح تمہاری موٹر کے نیچے آگیا تھا - کیا تم بہت
تیز دوڑا رہے تھے؟
ڈرائیور - کیا کہوں میں تو تیز نہیں چلاتا تھا - وہی کمبخت تیزی
سے دوڑ کر آگے سے ہٹ نہ سکا -

۴۷۷

بہتر موقع - استاد - لڑکے سے جبکہ وہ پھلوں کے بونے اور علم
زراعت کے دیگر پہلوؤں پر لیکچر دے رہا تھا - کیوں حامد پھل توڑنے کا
بہترین وقت کون سا ہے -
لڑکا - میرے خیال میں جب باغبان باغ میں موجود نہ ہو -

۴۷۸

وعظ - ایک مولوی صاحب گاؤں کے لوگوں میں بہت دیر تک
خیرات اور زکوٰۃ پر وعظ کرتے رہے - مگر لوگوں پر کوئی اثر نہ ہوا - اور
مولوی صاحب خالی ہاتھ نہایت غصے میں گھر کو واپس آئے - اور اپنے
ایک ساتھی سے کہنے لگے - یہ سب لوگ نہایت احمق اور گدھے ہیں -
ساتھی بولا تبھی آپ ان کو میرے پیارے بھائیو کہکر مخاطب کر
رہے تھے -

۴۷۹

صحبت کا اثر - آقا - (نوکر سے ناراض ہوکر) تم بڑے گدھے ہو -
نوکر - (ہاتھ جوڑ کر) حضور تھا تو میں انسان ہی - مگر آپ کی صحبت کا
اثر ہو کر رہی رہا -

۴۸۰

چوری کا مال - گٹھیا - کیوں بھئی جوتا چلتے میں شور
مچاتا ہے - شاید چوری کا ہے؟
جھرو - اگر یہ بات ہے - تو مجھے پگڑی اور کوٹ کو بھی شور مچانا چاہیئے

۴۸۱

جنت میں یا دوزخ میں - ایک پادری صاحب کو ایک شیر نے مار کر کھا گیا - اُس کے چھوٹے بچے نے اپنی ماں سے پوچھا -

بچہ - ماما! پاپا جنت میں جائیں گے ؟

ماں - کیوں نہیں ضرور جائیں گے -

بچہ - اور شیر دوزخ میں جائیگا ؟

ماں - ہاں ضرور!

بچہ - (بے اعتباری سے) بھلا یہ کس طرح ہو سکتا ہے - کہ شیر تو جائے دوزخ میں اور پاپا جو اس کے پیٹ میں ہیں جنت میں جائیں -

۴۸۲

لوٹے میں سوراخ - ایک افیونی کے لوٹے میں سوراخ تھا - جب تک پاخانے پھرتا تمام پانی بہہ جاتا - آخر اُس نے یہ صلاح کی کہ آئندہ پہلے ہی آب دست کر لیا کریں گے - تاکہ بے فکری سے پاخانے بیٹھا جا سکے -

۴۸۳

ایک جیسا مزاج - **دوست** - تمہاری بیوی سے آئے روز لڑائی کیوں رہتی ہے ؟

رام - کیونکہ ہم دونوں کا مزاج ایک سا ہے -

دوست - عجیب بات ہے - اگر مزاج ایک سا ہے - تو پھر تم میں آپس میں خوب نباہ ہونا چاہئے تھا -

رام - تم تو بیوقوف ہو - وہ چاہتی ہے کہ میں گھر پر حکومت کروں میں بھی چاہتا ہوں کہ میں کروں - اس لئے ہماری آپس میں لڑائی رہتی ہے -

۴۸۴

خدمت کی اصل وجہ - خاوند کی تمام بیماریوں کے دوران میں اچھا

کی بیوی اس کی ہر طرح تیمار داری کرتی رہی۔ جب کبھی اس کی رات کو آنکھ کھلتی تو اُسے پلنگ کے پاس بیٹھا ہوا پاتا۔ آخر کار اُسے کچھ افاقہ ہوا۔ اور اس نے ایک دن نہایت محبت سے اپنی بیوی سے کہا۔
خاوند۔ میری جان میں تمہاری ان مہربانیوں کا کسی طرح شکریہ ادا نہیں کر سکتا۔ اور میں تمہارے احسانات کو کبھی فراموش نہ کروں گا۔ مگر تمہیں کس بات نے میری اس قدر خدمت کرنے پر مجبور کیا تھا؟
بیچارے خاوند کا خیال تھا۔ کہ اس کی بیوی ضرور یہی کہے گی۔ کہ مجھے تمہاری محبت نے ایسا کرنے پر مجبور کیا تھا۔ مگر اس کی حیرانی اور افسوس کی کچھ انتہا نہ رہی۔ جبکہ اس کی بیوی نے مفصلہ ذیل جواب دیا۔
بیوی۔ پیارے تم جانتے ہو کہ سب لوگ کنواری لڑکیوں کو ہی چاہتے ہیں۔ سو اگر تم مر جاتے تو مجھ بیوہ عورت کو اور میرے تین بچوں کو کون اپنے سر منڈھتا۔

۴۸۵

اس کی وجہ۔ میم:- مرد ہونا بڑی بات ہے۔ مرد کیلئے تو ایک ہی سوٹ (کوٹ پتلون) سالہا سال کافی ہوتا ہے۔ مگر بیچاری عورتوں کو ہر پارٹی کے لئے ایک لباس کی ضرورت پڑتی ہے۔
صاحب۔ یہی تو وجہ ہے۔ کہ مردوں کو ایک ہی سوٹ سے کئی سال گذارنے پڑتے ہیں۔ (انیسویں)

۴۸۶

قابل دید نظارہ۔ معلوم ہوتا تھا کہ گھر والی تھکی ہوئی اور پریشان ہے۔ مگر اس نے سائل سے کہا کہ اگر میں تمہیں کھانا کھلا دوں تو تم اس کے بدلے میرا کیا کام دو گے۔
آوارہ گرد سائل نے کہا میم صاحبہ میں تمہیں ایسا موقع بہم پہنچا دوں گا کہ تم اپنی آنکھوں سے دیکھ لو گی کہ تمام کھانے کے درمیان ایک بھی حرف

شکایت مرد کی زبان پر نہیں آئیگا۔
عورت نے ایک منٹ کے لئے سوچ کر کہا۔ کہ بہت اچھا آؤ میں تمہیں کھانا کھلائے دیتی ہوں۔ (انیسرز)

۴۸۷

ابھی خطرہ ہے۔ کیا تمہارا بیٹا اب خطرہ سے باہر ہو گیا ہے؟
نہیں ابھی ڈاکٹر تین چار مرتبہ اور مریض کو دیکھنے آنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ (گیٹ وے ڈسٹرابیٹ)

۴۸۸

بالواسطہ کامیابی۔ کیا تمہارا باغ اسال خوب کامیاب رہا؟
بالکل میرے ہمسایہ کی مرغیوں کو مرغیوں کی نمائش میں اول درجہ کا انعام ملا تھا۔ (پاسنگ شو)

۴۸۹

بہادر ایڈیٹر۔ خاص نامہ نگار۔ جب انہوں نے مجھے رہا کر دیا تو انہوں نے مجھے صفائی سے کہدیا تھا۔ کہ اگر تم نے پھر آئیرلینڈ میں منہہ دکھایا۔ تو تم کو گولی ماردی جائیگی۔
ایڈیٹر۔ میں ان سن فینزوں کو دکھلادونگا۔ کہ میں ان سے ڈرنے والا نہیں۔ نہ ان کی گیدڑ بھبکیوں کی پرواہ کرتا ہوں۔ تمہیں دوسری ٹرین سے واپس چلے جانا چاہیئے۔
(راوی) بلا تو نامہ نگار کے سر آئیگی۔ ایڈیٹر صاحب کی بہادری مفت میں رہی۔ (لنڈن پنچ)

۴۹۰

سخت دھمکی۔ مس مگ۔ میں چاہتی ہوں کہ تم سے اپنی تصویر کھنچوالوں۔ مگر ایک پونڈ بڑی زیادہ اجرت ہے۔
مصور۔ بہتر ہے۔ میں پچاس پونڈ میں بھی تمہاری تصویر اتار دونگا

مگر میں تمہیں پہلے ہی بتلا دیتا ہوں کہ یہ تمہاری نہایت بیجا اور بیہودہ تصدیع ہوگی۔ (لنڈن دو بنیتین)

۴۹۱
ایک ہندو جنٹلمین کہتا ہے۔ کہ دونوں سے شادی کرلونگا

کئی سال ہوئے جب میں جوان تھا تو دو نوجوان لیڈیاں میرے پاس آئیں۔ اور کہا کہ آپ ہمارا ایک جھگڑا طے کردیجیے۔ آپ فرمائیے کہ آپ کے نزدیک ہم دونوں میں سے زیادہ خوبصورت کون ہے؟ میں نے زمانہ کے دستور کے مطابق دونوں کا دل رکھنا چاہا۔ اور جواب دیا کہ میرے نزدیک تو آپ دونوں ہی خوبصورت ہیں۔ زندہ دل ہوشیار اور رنگیلی مس لیڈیوں کی تسلی میرے اس گول مول جواب سے نہ ہوئی۔ ان میں سے ایک نے جو زیادہ مستعد اور معاملہ فہم معلوم ہوتی تھی۔ کہا کہ آپ زمانہ سازی کا جواب دے کر ہم کو ٹال نہیں سکتے۔ آپ کو ہمارے سوال کا صاف صاف اور کھرا کھرا جواب دینا ہوگا۔ اچھا ہم آپ سے یوں سوال کرتی ہیں۔ کہ فرض کرو کہ ہم دونوں میں سے ہر ایک آپ سے شادی کی درخواست کرے تو آپ کس کے ساتھ شادی کریں گے؟ سوال بہت پریشان کن تھا۔ لیکن دفعتاً حاضر جوابی میری مدد کو آئی۔ میں نے جھٹ کہدیا۔ کہ اس صورت میں میں مسلمان ہو جاؤنگا۔ اور دونوں سے شادی کرلونگا۔

۴۹۲
قانون کا مطلب۔ وہ کون شخص ہے جو سامنے گاڑی میں ایسی سج دھج سے آرہا ہے؟

یہ وہ شخص ہے جو قانون کی مدد سے لاکھوں روپیہ کا مالک بن گیا ہے

ایں! کیا وہ بیرسٹر ہے؟

نہیں۔ اپنے لاولد چچا کے بعد از روئے قانون اس کے لاکھوں روپیہ کی جائداد کا مالک بن گیا ہے۔

۴۹۳

خوشامد۔ عورت۔ ولیم نے گپ بازی میں میرے وقت کا خون کر ڈالا۔ لیکن میں نے اس پر ظاہر نہیں ہونے دیا۔ کہ میں اُس کی گپ سے دل برداشتہ ہو گئی ہوں۔ جب مجھے جمائی آتی تھی میں ہاتھ سے منہ ڈھانپ لیتی تھی۔

مرد۔ پیاری یہ کیونکر ممکن ہے کہ تم اپنے چھوٹے ہاتھوں سے اپنا کشادہ دہن چھپا سکو۔

۴۹۴

بوا۔ پیسہ تو ایک ہی ہے۔ کسی خانم صاحبہ کی ایک سہیلی ایک شام کو ملاقات کے لئے آئی۔ تو صاحب خانہ نے حیران ہو کر کہا۔ کہ دیکھو بوا! آج چھوٹی لڑکی ایک پیسہ نگل گئی ہے۔ اور ہم لوگ سخت حیران ہیں۔ سہیلی سے یہ سن کر جلدی میں کوئی جواب نہ بن آیا۔ مگر بولی کہ بوا! ایک پیسا بھی بھلا کوئی بات ہے۔ کہ جس پر تم لوگ ایسے حیران ہو رہے ہو۔

۴۹۵

مچھروں کے کاٹنے کی وجہ۔ لڑکا۔ اماں جان مچھر کیوں کاٹتے ہیں آپ جانتی ہیں۔

ماں۔ نہیں بیٹا۔

لڑکا۔ اس لئے کہ وہ ہمیں ناپسند کرتے ہیں۔

۴۹۶

میں اسے مشق ہی سمجھ لونگا۔ جہاز پر ایک حبشی نے۔ لیڈی کو اُٹھا کر لیجانا چاہا اور کہا کہ آپ کو خود اوپر جاتے ہوئے تکلیف ہو گی۔ میں آرام سے لیجاؤنگا۔ لیڈی نے مسکرا کر کہا۔ نہیں تمہیں تکلیف ہو گی۔ میں سمجھتی ہوں کہ میرا جسم کسی قدر بھاری ہے۔ حبشی نے سادہ پن سے جواب دیا۔ نہیں میڈم میں نے بڑے بڑے پیپے شراب کے اُٹھائے

ہیں۔ اور خوب مشق کر لی ہے۔ آتے آتے میں آنکھیں بند کر کے یکھ لونگا
کہ یہ بھی اسی مشق میں سے ایک کثرت ہے۔

۴۹۷

حوصلہ ہی کس مردود میں ہے - میم صاحب۔ ہماری شادی کو اب دس برس ہو گئے۔ نکاح کے دن ہی تم گرجا گئے تھے۔ پھر تو گویا تم نے قسم ہی کھالی ہے۔ مجھے یاد نہیں کہ پھر تم نے گرجا کے دروازہ میں قدم بھی رکھا ہو۔

صاحب۔ تم جانتی ہو کہ انسان ٹھوکر کھا کر ہی سنبھلتا ہے۔ دودھ کا جلا چھاچھ پھونک پھونک کر پیتا ہے۔ ایک دفعہ کے جلنے کو تو آج دس برس سے بھگت رہے ہیں۔ اب پھر جانے کا حوصلہ کس مردود میں ہے۔ (کیونکہ گرجا میں شادی ہوئی تھی)

۴۹۸

قوت لامسہ - ایک۔ جناب میرا خیال ہے۔ آپ میری ٹوپی پر بیٹھے ہوئے ہیں۔

دوسرا۔ کیا تمہاری ٹوپی سخت ہے یا نرم۔

ایک۔ جناب نرم ہے۔

دوسرا۔ تو میں آپ کی ٹوپی پر نہیں بیٹھا ہوا۔ میرے نیچے تو کسی کی سخت ٹوپی ہے۔

۴۹۹

کوٹ لمبا پہن کر آیا کریں - ایک صاحب ایک روز ایک مچھلیاں بیچنے والے کی دوکان پر کچھ مچھلی خرید کرنے اور حساب کرنے گئے۔ آپ کو مچھلی کھانے کا بڑا شوق تھا۔ اور آپ کو اپنی تعریف کرنے کا بھی بڑا فخر تھا۔ باتوں باتوں میں دوکاندار کی نظر بچا کر ایک مچھلی اٹھا کر کوٹ کے دامن کے نیچے چھپالی۔ اور دوکاندار کی طرف ... کر کہنے لگے۔ آپ جانتے ہیں میں آپکا خاص

ہمیشہ کوڑی کوڑی تک چکا دیا کرتا ہوں۔ دوکاندار ہاں صاحب بجا ہے۔ مجھے آپ پر کوئی شکایت نہیں۔ دیانتدار۔ اور ہمیشہ سے یہی قول ہے کہ دیانتداری بہت عمدہ حکمت ہے"۔ اور یہ کہکر چلدیا۔ دوکاندار نے دیکھ لیا کہ اس کے کوٹ کے نیچے ایک مچھلی ہے۔ کیونکہ کوٹ چھوٹا تھا اور مچھلی کچھ بڑی تھی۔ دوکاندار نے آواز دی کہ ایک بات اور سنتے جانا۔ اور قریب بلا کر کہا۔ ایک میری نصیحت یاد رکھئے۔ دیانتداری بیشک عمدہ حکمت ہے۔ لیکن آئندہ جب آپ دوکان پر آیا کریں۔ تو کوٹ لمبا پہن کر آیا کریں۔ یا مچھلی چھوٹی چرایا کریں۔

۵۰۰

انتقال کا انتظام کسان (وکیل سے) جناب اس شخص نے وہ زمین خرید لی ہے اور روپیہ مجھے ابھی تک نہیں ادا کیا۔

وکیل:۔ اس کے انتقال کا انتظام ہو چکا ہے۔

کسان۔ نہیں صاحب وہ تو ابھی زندہ ہے۔ مرا تو نہیں!

۵۰۱

ملازم کی عقلمندی۔ وکیل صاحب۔ اگر کوئی آج شام کو مجھے پوچھنے آئے تو کہدینا کہ مجھے ایک نہایت ضروری کام پر بلا یا گیا ہے

نوکر۔ بہت بہتر جناب۔

آدھ گھنٹہ کے بعد ایک اجنبی نے آکر دریافت کیا۔ کہ وکیل صاحب گھر میں ہیں۔

نوکر۔ (اندر سے) نہیں صاحب آج دن کو کرکٹ کھیلنے کے لئے ایک نہایت ضروری کام پر بلا یا گیا ہے۔

۵۰۲

۸ سال کے لڑکے کی بلاغت۔ ایک صاحب پہلے درجے کی

لیکن ان کی بیوی عقیل اور ہوشیار تھی - ان کی ایک لڑکی بھی جوان تھی جس
کی شادی نہیں ہوئی تھی - ان کی بیوی نے کہا کہ جاؤ اس کا رشتہ کہیں کر آؤ
مگر لڑکا خواندہ اٹھارہ سال کا ہو - انہوں نے حسب درخواست اپنی بیوی
کے اکثر جگہ لڑکا تلاش کیا - مگر نہ ملا - ناچار انہوں نے دو لڑکے آٹھ اور دس
برس کی عمر کے تجویز کئے - جب گھر آئے تو بیوی نے پوچھا کہ کہو لڑکا حسب
منشا مل گیا - تو آپ کیا فرماتے ہیں - کہ ایک لڑکا تو ۱۸ سال کا نہیں ملا - مگر
دو لڑکے آٹھ اور دس برس کی عمر کے جنکی عمر کا مجموعہ ۱۸ سال ہے تجویز کر
آیا ہوں - دونوں کے نکاح کر دینا - بیوی نے سن کر ایک دو ہتھڑ رسید کی

۵۰۳

گستاخ سوال - **عورت** - جانی - کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ
تمہارے ناک پر داغ ہے - یہ کس طرح پڑ گیا تھا -
مرد - پیاری گلاسز (یعنی عینک) کی وجہ سے پڑ گیا ہے -
عورت - کس قسم کے گلاسز سے پڑ گیا ہے -
عورت کا مطلب شراب کے گلاسوں سے تھا - شرابی کے ناک پر عموماً سرخ
داغ پڑ جاتے ہیں -

۵۰۴

لعنت ہے ایسی اولاد پر - ایک جولاہا اور اس کی جورو رات کو کوٹھی
پر چارپائی بچھا کر سوئے - لیٹے لیٹے جولاہی اپنے خاوند سے بولی - میرے پیارے
میاں جب ہمیں لڑکا پیدا ہوگا - تو اس کے واسطے چارپائی کہاں بچھائیں گے
اس نے کہا کہ تم اپنی چارپائی تھوڑی سی اُدھر سرکا لو - میں اپنی ادھر سرکا
لیتا ہوں - پھر اس عورت نے کہا کہ لڑکے کی دلہن کے لئے بھی جگہ بنا لو -
جولاہے نے کہا اور تھوڑی تھوڑی چارپائی سرکا لو - غرض اس طرح پر
دونوں چارپائیوں کا ایک ایک پایہ منڈیر سے نیچے اتر گیا - جب کروٹ بدلی
تو ایک طرف میاں اور دوسری طرف بیوی جا پڑی - پھر تو دونوں رونے لگے

اور کہنے لگے کہ خدا کرے ایسی اولاد کسی کے گھر پیدا نہ ہو۔

۵۰۵

تم کو پتہ نہیں - لڑکا - ابا جان چاند شاہ سود خوار کون تھا؟
باپ - جوان پڑھ اور جاہل مطلق تھا۔ خفگی سے - او نالائق تم دو سال سے گلستان پڑھتے ہو اور تم کو ابھی تک چاند شاہ سود خوار کا پتہ نہیں کہ کون تھا۔

۵۰۶

میاں کی گت - ایک پست قد جولاہے کی عورت دراز قامت تھی۔ ایک دن دونوں کا تکرار ہو پڑا۔ اور مار کٹائی تک نوبت پہونچ گئی۔ اب لطف یہ تھا۔ کہ جب عورت جوتا مارتی تھی۔ تو میاں کے فرقدان پر لگتا تھا اور میاں بڑی ہمت کرتا تو کمر تک ہاتھ پہونچتا تھا۔ جب مارے جوتوں کے بیچارے کی چندیا گنجی ہو گئی۔ تو گھبرا کر اپنے سالے کے پاس گیا اور نہایت غصہ سے بولا کہ میاں اپنی بہن کو سمجھانا ورنہ اونٹ پر چڑھ کے اتنی جوتیاں رسید کروں گا کہ مردار کا بھیجا نکل پڑیگا۔

۵۰۷

اب میں چلا کر بولونگا - مس کارٹر - (شادی کی درخواست کے جواب میں) بس بس! میں آپ کی یہ باتیں نہیں سن سکتی۔
مسٹر برے - (بلند آواز سے) تو اب میں چلا کر بولونگا۔

۵۰۸

اگر پسند نہ ہو تو دام واپس - ایک شخص کسی دوکان پر گیا۔ اور وہاں سے گھڑی خریدی۔ اس دوکان پر لکھا تھا کہ اگر پسند نہ ہو تو دام واپس اتفاقاً دوسرے روز گھڑی خراب ہو گئی۔ تو وہ شخص واپس آیا۔ اور کہا آپ کی دوکان پر لکھا ہے۔ کہ اگر پسند نہ ہو تو دام واپس۔ یہ گھڑی مجھے پسند نہیں ہے اس کے دام واپس لیجئے۔ اس نے جواب دیا۔ مجھے آپ کے دام پسند

ہیں۔ اس لیے میں واپس نہیں دیتا۔ آخر اُس بیچارے کو ناکام واپس ہونا پڑا۔ (شانتی لال شرما مدرس مدرسہ کوٹلہ قاضی)

۹

میراسی صاحب۔ ایک شخص کی کسی مراسی کے ساتھ ملاقات ہوئی۔ اس نے کہا کیا آپ کچھ شعر و شاعری سے بھی واقف ہیں۔ مراسی نے کہا۔ ہاں بتاؤ میں تمہیں اس کا جواب دوں۔ اس آدمی نے کہا کہ ؎

درد ہے یاں ہاتھ میں واں پاؤں میں

اس کا دوسرا مصرع بتاؤ۔

میراسی نے جواب دیا ؎

رات کو طبلہ بجایا اور تم ناچا کئے۔

درد ہے یاں ہاتھ میں واں پاؤں میں

تو اس شخص نے کہا کہ اگر تم کی بجائے ہم ہوتا تو بہتر تھا۔ (شانتی لال)

۱۰

دو حرفی لطیفہ۔ ایک معزز شخص معزز دوست کو ملنے آیا۔ رام رام کر کے بیٹھنے لگا۔ معزز دوست نے کہا کہ آپ تخت پوش پر بیٹھ جائیے۔ کہا نہیں صاحب۔ کہا کیوں۔ جواب دیا کہ جناب نیچے اور میں اوپر ✦

ولت کمانے کی مستند و مشہور کتا

صنعت و حرفت حصہ اول طبع بارہویں حجم ۳۰۴ صفحہ ۱۸؍
نعت و حرفت حصہ دوم طبع دسویں حجم ۲۰۸ صفحہ عہ
نعت و حرفت حصہ سوم طبع ساتویں حجم ۲۴۴ صفحہ ۱۲؍
نعت و حرفت حصہ چہارم طبع نویں حجم ۲۳۰ صفحہ ۱۲؍
ن سازی - جس میں ہر قسم کے دیسی انگریزی صابن بنانے کی عملی ترکیبیں عہ
چھپائی - سوتی ریشمی اور اونی کپڑوں پر چھینٹ چھاپنا ۱۸
ائی - جس میں مختلف قسم کے رنگ بنانے اور سیاہیوں کے نسخے ۸؍
ازی - یورپ اور ہندوستان کی اشتہاری سالہ (۱۲۵) نسخے ۱۲؍
ے - (۱۴۴) قسم کے سیمنٹ جس سے ہر قسم کی چیزیں
ی جا سکتی ہیں - لکڑی پتھر تک ..... ۸؍
آبداری - تلوار چھری لوہے کو پلانے اور صیقل
نے کے مجرب نسخے .... ۱۲؍
کے روغن و وارنش - ہر قسم کے روغن بنانے اور وارنش
نے (۱۰۰) نسخے .... ۸؍
نوعی دھاتیں اور ان کے ملمع لگانا جس سے [illegible]
نوعی دھاتیں بنانے کی عملی ترکیبیں ۸؍
مرغی خانہ - مرغیوں کی پرورش تجارت کے لیے نفع [illegible]
کی بیماریاں علاج وغیرہ ۱۲؍
ت الدجاج - مرغ بط تیتر بٹیر وغیرہ کی پرورش
نگہداشت .... ۸؍
جواہرات - ہر قسم کے جواہرات کی شناخت ۱۲؍

ذخیرہ صنعت و حرفت حصہ پنجم
ذخیرہ صنعت و حرفت حصہ
ذخیرہ صنعت و حرفت حصہ
ذخیرہ صنعت و حرفت حصہ
خوان نعما - اس میں طعام کے
بھوجن پرکاش
کی ترکیبیں ...
مربے حلوے اچار چٹنیاں
رسالہ فوٹوگرافی
چینی مٹی اور اس کے مصنوعا
کارخانہ ڈھلائی یعنی
کپڑے
سے روپیہ کمانے کے
لوہا ڈھال اسٹیل کا
قائم کرنا ..
مکمل گھڑی سازی
صاف و درست کرنے
بھیڑ بکری کی پرورش
اور فروخت کرنے
آلہ مقیاس
مقیاس الحرارت وغیرہ